ترکِ موالات عن الرّوافض

جلد ہفتم

اہل حدیث مسلک علماء کے فتاوی جات

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کوزکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید وفروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج....!

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

ترکِ موالات عن الرّوافض

(جلد ھفتم)

اہل حدیث مسلک علماء کے فتاوی جات

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید و فروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی و خوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج.....!

(..... تالیف .....)

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب......................... **ترکِ موالات عن الرّوافض**

جلد ھفتم .... اہل حدیث مسلک علماء کے فتاویٰ جات

تالیف............................ حضرت مولانا محب اللہ قریشی صاحب

صفحات........................... 190

اشاعت.........................مارچ 2024ء

ناشر............................... تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ اکیڈمی کوئٹہ

فہرست مضامین: جلد ہفتم

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کا فتوی.....12

(1) رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا.....12
(2) جو طعام کہ تعزیہ، یا پنجہ، یا جھنڈی یا نشان پر چڑھایا جاوے اس کا کھانا.....12
(3) تعزیہ پرستی کرنے والے اسلام سے خارج ہیں، بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، محرم میں رافضیوں کے رسوم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے، مسلمانوں کو اِن اُمور بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہئے.....13
(4) تعزیہ داری میں شرکت اور تعاون کرنا اور اس کی زیارت کرنا.....15
(5) تعزیہ داری اور ہنود کے میلوں میں شامل ہونا.....17
(6) جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا.....18
(7) تعزیہ میں جانے سے اپنے عورتوں کو نہ روکنے والے دیوث ہیں.....19
(8) صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا.....19
(9) مرثیہ تصنیف کرنا اور شیعوں کی مجالس میں پڑھنا.....19
(10) زنا سے بچنے کے لئے متعہ کی اجازت نہیں مل سکتی.....20
(11) سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے.....20
(12) تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا، ماتم کرنا، اور اس میں سامان مہیا کرنا.....21

(13) شیعہ مرد نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا تو عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہوگا.................................... 22
(14) روافض کے ساتھ مناکحت کرنا.................................... 22
(15) تعزیہ بنانا اور اس میں شریک ہونا.................................... 22
(16) کفار و مشرکین کو زکوٰۃ کا مال دینا.................................... 23
(17) ارتکاب کفر و شرک سے مسلم و مسلمہ کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے.................................... 23
(18) مشرک باپ کی ولایت مسلمان بیٹی پر باقی نہیں رہتی، اور مسلمان عورت کا نکاح مشرک مرد سے حرام ہے... 24
(19) پرستش اور شراب کے واسطے غیر مسلموں کو دوکان یا گھر کرایہ پر دے کر اُس کرایہ کو استعمال کرنے کا حکم...... 24
(20) مسلمانوں کو اپنے مقدمہ اور فیصلہ میں کافر کو پنچ اور ثالث بنانا.................................... 25
(21) کافر کی اس بات کا کہ اس جانور کو مسلمان نے ذبح کیا ہے، اعتبار نہیں.................................... 25
(22) مالِ وقف خصوصاً مسجد کو بخاطر ہنود مسمار کرنا یا بیچ کرنا درست نہیں.................................... 26
(23) بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ سننا.................................... 26
(24) اہل بدعت جن کی بدعت حدِ کفر کو پہنچی ہو، اُن کے ساتھ معاملہ کا حکم.................................... 27

حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا فتوی..... 28

(1) تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد و محبت اور دوستی رکھنا، اُن کے جلسوں میں شریک ہونا، اُن کی دعوتیں کرنا، اُن کے ساتھ کھانا پینا، اُن کے ساتھ میل جول رکھنا اور خلط ملط کرنا.................................... 28
(2) تعزیہ داروں سے خلط ملط رکھنا.................................... 33
(3) تعزیہ داری حضرت حسینؓ کی توہین ہے.................................... 33
(4) تعزیہ بنانا اور اس میں مدد کرنا.................................... 33
(5) تعزیہ داری شرک ہے اور تعزیہ پرست مشرک ہیں.................................... 34
(6) تعزیہ پرستوں سے ترکِ سلام کلام اور ترکِ معاملات اور ترکِ مناکحت لازم واجب ہے.................................... 34
(7) کفار اور مشرکین کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا.................................... 35
(8) شیعہ نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے سنی عورت سے نکاح کر لیا.................................... 36

فضیلۃ الشیخ ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد کا فتوی.....38

(1)اہل سنت کے ساتھ شیعوں کے اصولی اختلافات ہے،شیعہ اہل کتاب نہیں ہے،اہل سنت لڑکی کو شیعہ مرد کے نکاح میں دینا.. 38
(2) گستاخ رسول ﷺ اور گستاخ صحابہؓ کے ساتھ تعلقات رکھنا اور ایسے شخص کو دینی جماعت یا مسجد کا ممبر بنانا...... 40
(3)روافض کی جنازہ پڑھانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے اور روافض کے اذان کے جواب میں: لعنۃ اللہ علی الکاذبین: کہنے کا حکم.. 41
(4) عباس علمبردار کے جھنڈے اٹھا کر گھومتے پھرنے کی بدعت سے اجتناب ضروری ہے........................ 42
(5)شیعہ کے اذان کا جواب دینا.. 42
(6)شیعہ اور مرزائی کا جنازہ پڑھنے والوں سے بائیکاٹ کرنا چاہئے.. 42
(7)غیر مسلم اپنے تہوار کے موقع پر کوئی چیز بھیجیں تو اس کا قبول کرنا اور کھانا...................... 43
(8)مشرک اور بدعقیدہ کی امامت.. 43
(9)مشرک کا ذبیحہ.. 44

مولانا محمود احمد میر پوری کا فتوی.....45

(1)حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہنا.. 45
(2)رجب کے کونڈے کی رسم سے اجتناب کرنا چاہئے.. 46
(3) گستاخ صحابہؓ سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی.. 47
(4)زوجین میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے.. 47
(5)ایسے گروہ کو چندہ دینا جو دین میں تحریف کرتا ہے.. 47
(6)غیر مسلموں سے پیار کرنے والی جماعتوں کو چندہ دینا.. 48
(7)غیر مسلم کو سلام کرنا یا اس کا جواب دینا.. 49
(8)غیر مسلموں کے جنازے اور مذہبی رسموں میں شرکت کرنا.. 49

محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری کا فتوی..... 51

(1) رافضی، مرزائی اور بریلوی کو قربانی میں شامل کرنا 51
(2) گستاخِ صحابہؓ کی قربانی قبول نہیں 53
(3) عاشورہ کے متعلق موضوع روایات اور رافضیوں کے افعالِ شنیعہ 54
(4) شیعوں سے میل ملاپ کرنا اور ان کی رسومات میں شامل ہونا 54
(5) شیعہ کی جلوسوں اور اجتماعات میں شرکت کرنے والے بالآخر شیعہ مذہب قبول کر لیتے ہیں، سنیوں کو اہم انتباہ 55
(6) شیعوں کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی پیشن گوئی 56
(7) تعزیہ بنانے والے اسلام سے خارج ہیں 56
(8) گستاخِ صحابہؓ کی سزا 57
(9) تعزیہ کے رسم سے بچنا واجب ہے 57
(10) تصویروں کی حرمت اور شیعہ مذہب میں تعزیہ اور شبیہہ بنانا 57
(11) سبیل حضرت حسینؓ کا شربت پینا اور پلانا 58
(12) تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے والی عورتیں جنت سے محروم ہے 58
(13) تعزیہ کی جلوسوں میں شرکت کرنے کی وجہ سے نمازیں چھوڑ دیتے ہیں 58
(14) مشرک کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا 59
(15) مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا 59
(16) مشرک اور کافر کی قربانی قبول نہیں 59
(17) بدعتی کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا 59
(18) بدعتی کی قربانی قبول نہیں 60

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری کا فتوی..... 61

(1) سنی لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنا 61
(2) ایام عاشورہ میں شادی کرنا 61

(3)تعزیہ کی مجلس میں شرکت کرنا 62
(4)یا علیؓ مدد کہنا شرک ہے 62
(5)محرم میں حلوا پکانا 62
(6)تعزیہ اور اس کے رسوم ادا کرنا خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے غضب کو دعوت دیتا ہے 62
(7)مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت مانگنا 63
(8) کافر مرد سے مسلمہ عورت کا نکاح 63
(9)غیر مسلموں کے مذہبی میلوں میں تجارت کی غرض سے جانا 63
(10)مسلمان کا وارث کافر نہیں ہوسکتا 64
(11)مشرک کے چھوڑے ہوئے جانور کو ذبح کر کے کھانا 64
(12)مشرکین کو زکوۃ کا مال دینا 64
(13)مشرک عورت سے نکاح 65

ابوالحسنات علی محمد سعیدی، مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال مغربی پاکستان کا فتوی 66

(1)شیعہ کا جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے بخشش کی دعا مانگنا 66
(2)تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی میں شرکت کرنے والے کی امامت 68
(3)شیعہ سے محبت اور تعلقات رکھنے والے کی امامت 68
(4)رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا 68
(5)شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 69
(6)رافضیہ وغیرہ فرقے...نماز میں ان کی اقتدا کرنا، ان سے سلام مصافحہ کرنا، ان کی ورثہ مسلمان کو یا مسلمان کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ نکاح کرنا، ان لوگوں سے میل ملاپ رکھنا 69
(7)تعزیہ اور عرسوں کے میلوں میں جا کر تجارت اور خرید و فروخت کرنا 70
(8)سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کی امامت 70
(9)تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا، ماتم کرنا اور اس میں سامان مہیا کرنا 71

(10) تعزیہ پرستی کرنے والے اسلام سے خارج ہیں، بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، محرم میں رافضیوں کے رسوم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے، مسلمانوں کو اِن اُمور بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہئے 72
(11) تعزیہ داری میں شرکت اور تعاون کرنا اور اس کی زیارت کرنا 74
(12) تعزیہ داری اور ہنود کے میلوں میں شامل ہونا 77
(13) تعزیہ بنانا گناہِ کبیرہ ہے 77
(14) جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا 78
(15) تعزیہ کے نزدیک شیرینی اور حلوا لے جانا 78
(16) مندر کی تعمیر کے لئے اہل ہنود کو چندہ دینا 78
(17) زکوٰۃ کا مال کفار اور مشرکین کو دینا 79
(18) غیر مسلم کو زکوٰۃ یا فطرہ دینا 79
(19) کافر اور مشرک کے روپیہ مسجد میں لگانا 80
(20) اہل ہنود کے مذہبی اُمور میں چندہ دینا 80
(21) قربانی میں مشرک کو شریک کرنا 80
(22) مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا 81
(23) مشرک اور بدعتی شخص کا مرید ہونا 81
(24) فتنہ اور فساد سے بچنے کے لئے مشرک کا نماز جنازہ پڑھنا 81
(25) اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں بغرض تجارت اپنا سامان لے جانا 82
(26) کفریہ عقائد والے کی امامت 83
(27) بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ سننا 83
(28) اہل بدعت کی بدعت اگر حدِ کفر تک پہنچ جائے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا 84

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا فتوی..... 86

(1) رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا، ان سے سلام مصافحہ کرنا، ان کے ساتھ نکاح کرنا، اِن لوگوں سے میل ملاپ رکھنا 86
(2) شیعہ کا جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے بخشش کی دعا مانگنا 87
(3) غیر مسلم کے لئے قرآن مجید کا تعویذ دینا 88
(4) غیر مسلموں کو تہواروں میں مٹی کے برتن بنا کر دینا 89
(5) قربانی میں سب حصہ داروں کا اہل توحید ہونا ضروری ہے 89

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی، فاضل مدینہ یونیورسٹی کا فتوی..... 90

(1) شیعہ سے اظہارِ بغض ہونا چاہئے 90
(2) مصائب ومشکلات میں: یا علیؓ مدد: کہنا 90
(3) شیعوں کو زکوۃ، فطرانہ اور خیرات دینا 91
(4) محرم میں شادی کرنا 91
(5) مسلمان عورت کا غیر مسلم ججوں کی جیوری میں شامل ہونا 92
(6) تعلیمی اداروں میں غیر مسلم نصاب داخل کرنا اور غیر مسلم اساتذہ مقرر کرنا، اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کے طلبہ کو سرکاری خرچہ پر خلافِ اسلام تعلیم دینے کی اجازت دینا، معصوم بچوں کو غیر مسلموں کے اداروں میں داخل نہ کرے 92
(7) کافر کی موت پر اظہارِ افسوس کرنا 94

ابوالحسن مبشر احمد ربانی کا فتوی..... 96

(1) ماتم اور شبیہوں کی شرعی حیثیت 96
(2) ماہِ محرم کی بدعات اور اُن میں شرکت کرنے کا حکم 97
(3) غیر مسلموں سے سلام کا طریقہ 99

حافظ زبیر علی زئی کا فتوی..... 100

(1) کفار اور مشرکین کے ذبیحہ کا حکم 100
(2) مرتد اور زندیق کے ذبیحہ کا حکم 100
(3) غیر مسلم کی وراثت 100

توحید، رسالت ﷺ، قرآن، صحابہ کرامؓ و ازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعوں کے کفریہ عقائد، اِن کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور اِن کے مستند ترین علماء و مجتہدین کے بیانات..... 102

(1) شیعہ اور عقیدۂ توحید و توہین باری تعالیٰ جل شانہ 104
(2) شیعہ اور بداء کا عقیدہ 106
(3) شیعہ مذہب اور کلمہ طیبہ 108
(4) شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت و توہین انبیاء کرام علیہم السلام و عقیدۂ امامت 110
(5) شیعہ اور عقیدۂ تحریفِ قرآن کریم 115
(6) صحابہ کرامؓ و ازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد 122
(7) شیعہ مذہب میں :تقیہ: اور :کتمان: کی اہمیت اور فضائل 130
(8) شیعہ مذہب میں متعہ (زنا) کے فضائل 134

صحابہ کرامؓ کی شان وعظمت اور شیعہ مذہب کے رد میں اسلافؒ اور اکابرینؒ کی لکھی گئی کتابیں.......... 138

مراجع و مأخذ کتب.......... 106

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب کی دیگر تالیفات...... 185

(1) پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی اپنائیں، جلد اوّل.......... 185

(2) پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی اپنائیں، جلد دوم.......... 186

(3) دفاعِ سپاہ صحابہؓ جلد اوّل.......... 187

(4) سنسنی خیز انکشافات.....شیعیت اور پاکستان.......... 188

(5) دفاع صحابہؓ اور علمائے کرام کی شرعی ذمہ داریاں.......... 189

(6) اظہارِ حقیقت.......... 190

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کا فتوی

رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: ایک آدمی شیعہ ہے، اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے، قرابت داری اور نکاح وغیرہ شیعوں سے ہے۔ ایسے آدمی کے پیچھے حنفی مذہب والوں کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے پیچھے حنفی کی نماز نہیں ہوتی۔ مرغینانی میں ہے کہ بدعتی آدمی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن رافضی، جہمی، قدری، مشبہہ اور قرآن کریم کے مخلوق ہونے کے قائل کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

(فتاوی نذیریہ: ج1: ص394)

جو طعام کہ تعزیہ، یا پنجہ، یا جھنڈی یا نشان پر چڑھایا جاوے اس کا کھانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اُس طعام میں جو کہ حضرت حسینؓ کے تقرب اور نیاز کیلئے تعزیہ پر چڑھایا جاتا ہے، یا حضرت حسینؓ کے چبوترہ پر رکھا جاتا ہے؟

جواب: جو طعام کہ تعزیہ، یا پنجہ، یا جھنڈی، یا نشان پر چڑھایا جاوے اس کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ وہ منذور لغیر اللّٰہ ہے، اور منذور لغیر اللّٰہ کا کھانا حرام ہے اور یہ فعل بھی حرام ہے، بلکہ شرک اور کفر ہے۔

(فتاوی نذیریہ: ج2: ص184)

تعزیہ پرستی کرنے والے اسلام سے خارج ہیں، بانس وکاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اوراس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، محرم میں رافضیوں کے رسوم خداتعالیٰ کی ناراضگی کاباعث اورجہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے، مسلمانوں کواِن اُمورِبدعیہ سے پرہیز کرنا چاہئے:

سوال: بعض آدمی اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور حضرت حسینؓ کی محبت کووسیلہ بنا کرعشرۂ محرم میں تعزیہ پرستی کرتے ہیں۔اِس کی کیفیت اس طرح ہے کہ پانچویں محرم کوکہیں سے دومشت خاک لے آتے ہیں اوراس کوحضرت حسینؓ کی لاش قرار دے کراس کی تعظیم کرتے ہیں،اورچبوترہ رکھتے ہیں،پھرہرروزاس پرشربت ،فالودہ اور مٹھائی وغیرہ کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں،اس مٹی کوباعثِ نجات ومطلب برآری سمجھتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اوراس سے مال ودولت واولادوغیرہ مانگتے ہیں۔پھرساتھویں رات کوطہارت کرتے ہیں،ایک پگڑی باندھتے ہیں اوراس پر پھولوں کاسہرا لٹکاتے ہیں،اورایک چوکی پرجس کی دونوں طرف ہاتھ کی شکل کی ہوتی ہے وہ دستار بڑی عزت سے رکھ دیتے ہیں۔آٹھویں رات کواِس چوکی کومع دستار کے سراُٹھالیتے ہیں ڈھول بجتا ہے اورماتم وسینہ کوبی کرتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرتے ہیں۔اورنویں رات کواِس دومشت خاک کوکفن پہنا کراس قبرمیں جوتعزیہ کے اندربنی ہوتی ہے دفن کردیتے ہیں اورپھراس کوکندھوں پراُٹھا کرگریہ وزاری اورسینہ کوبی کرتے ہوئے ہائے حسین ہائے حسین کہتے ہوئے گشت کرتے ہیں۔اوردسویں تاریخ کوچاشت کے وقت اس کفن میں لپٹی ہوئی مٹی کوبمعہ سازوسامان کے روتے پیٹتے اپنے بنائے ہوئے کربلامیں لے جاکردفن کردیتے ہیں،اوراس کے بعدکئی چیزوں پرجن کواپنے ہاتھ لے جاتے ہیں، فاتحہ پڑھتے ہیں،اورشام کواس قبرپرچراغ جلاتے ہیں۔

اوران لوگوں کے متعلق کیاحکم ہے جوحضرت حسینؓ کی قبرکی شبیہ اپنی طاقت کے مطابق لکڑی،سونے چاندی سے بناتے ہیں،اس کواپنے گھروں میں نہایت تعظیم سے رکھتے ہیں،اس کی پوجا کرتے ہیں،بعض لوگ ہاتھ وغیرہ کاعلم بناکرقبرکے ساتھ باندھ دیتے ہیں،اورساتویں رات علم کوتعزیہ سے جداکرکے گشت کیلئے لے جاتے ہیں اوردسویں دن علم مذکورکوسہرے وغیرہ پہنا کرتعزیہ کے ساتھ قبرمیں دفن کردیتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو محرم شروع ہوتے ہی پورے تکلفات سے کمروں کو آراستہ کرتے ہیں، آدمیوں کو بُلا کر مرثیہ خوانی کرتے ہیں، کربلا کے واقعات سناتے ہیں، مستورات کی بے عزتی کی داستانیں بیان کرتے ہیں اور ہائے حسین کہتے ہوئے ماتم کرتے ہیں، پھر شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ کیا یہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں؟ اور کیا یہ کام جائز ہیں؟ یا کفر اور شرک ہے؟ یا گناہ کبیرہ یا صغیرہ ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت وہ آدمی ہوسکتا ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی راہ پر چلتا ہو، اور یہ تمام اُمور جو سوال میں مندرج ہیں نامشروع حرکات ہیں، حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور ایمان داروں کی یہ راہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جل شانہ کی ناراضگی کا باعث ہیں، جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: جو ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے اور ایمان داروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے تو جدھر جاتا ہے جائے، ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے، اور وہ بدترین جگہ ہے۔

امام بیضاویؒ کہتے ہیں کہ اس آیت سے اجماع کی مخالفت کی حُرمت معلوم ہوتی ہے اور ایسے لوگ اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرنے میں بالکل جھوٹے ہیں، شریعت مطہرہ کے دائرہ سے خارج ہیں، ایسے لوگوں کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، نفل اور فرض کچھ قبول نہیں کرتے، اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ تعزیہ کو سجدہ کرنا بُت کو سجدہ کرنے کے برابر ہے، کیونکہ لغتاً ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے نصب (بت) ہے۔

شرح مواقف میں ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ اب خود ہی سوچو! تعزیہ اور سورج میں کیا فرق ہے۔ مسلمانوں کو ان اُمورِ بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ صحیح مسلمان بن سکیں۔

ترمذی میں حدیث ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوہ حنین کو نکلے تو راستہ میں ایک درخت آیا، جس پر مشرک لوگ اپنی تلواریں لٹکایا کرتے تھے، اس کو ذات انواط کہتے تھے، تو مسلمانوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بھی ایک ذات انواط بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو قوم موسیٰ علیہ السلام کی سی بات ہوئی کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ان کے خداؤں جیسا کوئی ہمیں بھی خدا بنا دیں۔ خدا کی قسم! تم یہود و نصاریٰ کی ضرور پیروی کرو گے۔

پس تعزیہ داری بھی ذات انواط ہی کی ایک صورت ہے کہ لوگ اس پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں، یہ لوگ پورے مشرک و کافر ہیں، کیونکہ انہوں نے خدا کیلئے شریک بنا دیئے، جس کی مخالفت قرآن مجید کی آیت :فلا تجعلوا للّٰہ اندادا: میں ہے۔

باقی رہا سینہ کوبی اور نوحہ وشیون تو آنحضرت ﷺ کی سنت کے بالکل برخلاف ہے، اور یہ بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر لعنت کرے جو کسی فرضی قبر کی جس میں کوئی مُردہ دفن نہیں ہے زیارت کرے۔

پس ایسے لوگ جو محض اتباع ہوائے نفس کی بناء پر تعزیہ پرستی وغیرہ کرے اور سنت کی پرواہ نہ کریں، اہل سنت والجماعت بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ایسے لوگوں کو شرک و بدعت چھوڑ کر توبہ واستغفار کرنی چاہئے۔

(فتاوی نذیریہ:ج1:ص259)

تعزیہ داری میں شرکت اور تعاون کرنا اور اس کی زیارت کرنا:

سوال: اگر مسلمان کوئی میلہ کریں جس کی مذہب میں کوئی اصل نہیں، جیسے تعزیہ داری، اور کافر، نہ اس لحاظ سے کہ میلہ کی تخریب ہو بلکہ اِس لحاظ سے کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت ہو مزاحم ہوں، تو ایسی صورت میں میلہ والے مسلمانوں کی شرکت دوسرے مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: درصورت مرقومہ ارباب فطانت و دیانت پر مخفی نہیں کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت جب ہو کہ یہ میلہ تعزیہ داری کا مذہب و ملت یا دنیٰ شعائر اسلام میں بھی داخل ہوتا، حالانکہ داخل نہیں، اور جب یہ میلہ مذکورہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا، بلکہ یہ میلہ بعض وجوہ سے میلہ فسقیہ ہے اور بعض وجوہ سے میلہ شرکیہ ہے تو اس صورت میں مسلمانوں کو من حیث المذہب دینی و ملت یقینی کیونکر ہزیمت متصور ہوگی؟ یہ خیال خام بعض بلایان نافرجام ہے:وقول رب العالمین:یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا،الآیۃ:ان یتبعون الا الظّن وان هم الا یخرصون: مناسب حال و مقال بلایان بدخصال کے ہے، پس:فذرهم و ما یفترون: ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میلہ تعزیہ داری کا میلہ فسقیہ ہے باعتبار اجتماع فساق تماش بین کے، اور یہ میلہ باعتبار بنانے والے اور تعظیم کرنے والے اور تقرب لغیر اللہ چاہنے والے کے میلہ شرکیہ ہے۔

پس پہلی صورت میں تماشہ دیکھنا ان کے میلہ کا اور تماشہ دیکھنا تعزیہ کے میلہ کا دونوں برابر ہیں۔زور و کذب

وما لا ینبغی اور غیر مشروع ہونے میں بموجب اس آیت کریمہ کے:فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین:یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے پاس مت بیٹھو۔نیز بدلیل آیت سورۃ الفرقان:والّذین لا یشھدون الزّور:جو بے ہودہ چیزوں پر حاضر نہیں ہوتے۔

ہر چند یہ آیت محتمل احتمالاتِ کثیرہ کو ہے لیکن احتمال قوی یہی ہے کہ:یہ حاضر ہونا ہر اُس چیز کو شامل ہے جو لائق وشائستہ نہیں،اس میں مشرکوں کی عیدیں اور فاسقوں کی مجالس بھی شامل ہیں۔کیونکہ جو بدلوگوں کے پاس جائے گا،ان کے افعال کو دیکھے،ان کی مجلس میں حاضر ہو تو اُس نے ان کے گناہ میں شرکت کی۔

او رمدد دینا بنا بر تکثیر سواد اور اشاعت ورونق تعزیہ کی زیادہ ترسخت گناہ ہے حسب منطوق لازم الوثوق کے :تعاونوا علی البرّ والتّقویٰ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان:نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو،اور گناہ اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔

ونیز مطابق فرمودہ آنحضرت ﷺ:من کثّر سواد قوم فھو منھم: جو آدمی کسی قوم کی تعداد بڑھائے وہ انہی میں سے ہے۔

او رصورت ثانیہ میں یہ میلہ شرکیہ بلا ریب ہے،کیونکہ یہ تعزیہ منصوبہ:فی ما نصب وعُبِد من دون اللّٰہ: جو کھڑا کیا جائے اور اللہ کے سوا اس کی عبادت کی جائے۔میں داخل ہے:کقولہ تعالیٰ:کانّھم الی نصب یّوفضون: گویا وہ اپنی بتوں کی طرف دوڑتے جارہے ہیں۔:نُصُب:بضمتین:ہر وہ چیز جو کھڑی کی جائے،جیسے جھنڈا وغیرہ۔

پس تعزیہ بنانا اور ساتھ نشان توقیر وتعظیم کے چبوترہ یا کسی بلند مقام پر قائم کرنا اور رکھنا اور نذر ونیاز بتوقع حصول مطالب دنیاوی واُمید حاجت روائی اور فراخی روزی وطلب اولاد وجاہ ومنصب کے اس پر چڑھانا اور اس کی بے ادبی میں نقصان جان ومال کا اعتقاد رکھنا اور بجہت عقیدہ واجب التعظیم کے سلام اور مجرا اور سجدہ اس کو کرنا،جیسا کہ رسم ورواج وعرف وعادت تعزیہ پرستوں کی ہے،صریح بت پرستی ہے،کفارِ مکہ وغیرہ کی بت پرستی کی طرح۔

ایام جاہلیت میں کفارِ مکہ نے تقریباً تین سو بت گرداگرد خانہ کعبہ کے کھڑے کر رکھے تھے اور نذر ونیاز اور ذبح جانور بنا بر تعظیم بتوں کیا کرتے تھے۔پس درمیان تعزیہ داران اور کفار بت پرستانِ مکہ مکرمہ وغیرہ کے کچھ فرق نہیں ہے،اس لئے کہ تعزیہ دار تعزیہ سے اعتقاد جلب منفعت ودفع مضرت کا رکھتے ہیں جیسے کفار بتوں سے معتقد حصول منافع ودفع مضار کے ہیں۔الغرض جو معاملہ کفار اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے وہی معاملہ تعزیہ دار تعزیہ سے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سارے مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ اور عمل مذموم شرکی تعزیہ داری سے محفوظ رکھے، اور دین محمدی پر توفیق رفیق عطا فرما دے، اور جو لوگ خود نہیں بناتے، مگر مددگار اُمور شرکیہ کے ہوتے ہیں ان کو بھی اس بلائے عظیم تائید شرکی سے توبہ نصیب کرے کہ امداد غیر مشروع سے باز آویں۔ اور حسب توفیق: فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظّٰلمین: کہ تعزیہ داری کی صحبت سے احتراز کرتے رہیں، کہ غضب الٰہی میں گرفتار نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، نفل اور فرض کچھ قبول نہیں کرتے، اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

اور فرمایا: آنحضرت ﷺ نے جو کوئی احداث بدعت کرے یا محدث کو جگہ دے یا اس کی تعظیم کرے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کی نماز، روزہ، حج مقبول نہیں۔

اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو کوئی کسی قوم کی کثرت اور بھیڑ بھاڑ اس کی بڑھاوے، یا تشبیہ کرے وہ اسی قوم سے شمار کیا جائے گا۔

اور جب تعزیہ پرست تعزیہ کے سبب ظالمین میں داخل ہوئے تو تعزیہ پرست مثل راون وکالی والوں کے ہوئے۔ تو اب دونوں کی شرکت واعانت مساوی الاقدام ہوئی، بلکہ تعزیہ والوں کی اعانت بدتر ہے۔ کیونکہ بسبب تعزیہ پرستی کے کفار اسلام پر بت پرستی کا الزام دیتے ہیں اور اکثر اوقات مسلمانوں میں تعزیہ پرستی کو دیکھ کر ہدایت سے باز رہتے ہیں۔ پس جس چیز کے سبب اسلام پر دھبہ لگے اور طریقہ ہدایت کا مسدود ہو، اس چیز کی شرکت واعانت سراسر اسلام پر ظلم کرنا ہے اور کیوں ایسے امر قبیح کو مسلمانوں نے اختیار کیا جس کے سبب بمقابلہ کفار ہزیمت اُٹھانی پڑے۔

پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب میلوں کی تخریب (خراب کرنے میں) برابر کوشش کرے، بلکہ تعزیہ داری کے اندر اس تخریب میں زیادہ کوشش کرے تاکہ اسلام پر الزام نہ آئے، اور ہدات کا راستہ مسدود نہ ہو، اور ہزیمت بھی نہ اُٹھانی پڑے، اور نیز اس میں اہل بیتؓ کی توہین لازم آتی ہے، جیسا کہ ماہرین شریعت غرا پر مخفی نہیں ہے۔ پس پائے شگون پر ناک کٹانی عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ (فتاوی نذیریہ: ج 1: ص 267)

تعزیہ داری اور ہنود کے میلوں میں شامل ہونا:

سوال: تعزیہ داری کے میلوں میں شامل ہونا کیسا ہے؟ ہنود کے میلوں میں خواہ بغرض تجارت یا بلا غرض جانا جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: ایسے میلوں میں جانا منع ہے، ہرگز شامل نہ ہونا چاہئے، بلکہ اس قسم کے تمام منکرات کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا چاہئے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے تو ضرور بُرا جاننا چاہئے: قال النّبیﷺ: من رای منکم منکرافلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان:

دیکھو! دعوت کا قبول کرنا اور اس میں شریک ہونا ضروری ہے، مگر وہاں بھی اگر منکرات ہوں تو وہاں نہیں جانا چاہئے، اور اگر جاوے، اور جانے کے بعد کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ آنا چاہئے۔

:عن علیؓ قال: صنعت طعاما فدعوت رسول اللہﷺ فجآء فرای فی البیت تصاویر فرجع: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمﷺ کو کھانے کی دعوت دی، آپﷺ آئے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو واپس چلے گئے۔

پس معلوم ہوا کہ ایسے حرام و ناجائز و منکر میلوں میں بذریعہ تجارت بھی نہیں جانا چاہئے۔

(فتاوی نذیریہ: ج1: ص275)

جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، سو ایسا شخص اگر نماز پڑھ رہا ہو، اور کوئی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاوے، تو اس کی نماز ہو جاوے گی مگر ایسے شخص کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے اور نماز پڑھانے کیلئے آگے نہیں کرنا چاہئے۔ اس واسطے کہ مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری بلاشبہ فسق و فجور کے کام ہیں، اور فسق و فجور کے کام سے جو راضی ہو، اور اس کی محفل میں جاوے وہ بھی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز تو ہو جاتی ہے مگر اس کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے۔ (فتاوی نذیریہ: ج1: ص275)

تعزیہ میں جانے سے اپنے عورتوں کو نہ روکنے والے دیوث ہیں:

سوال: جن لوگوں کی عورتیں پردہ میں رہتی ہیں مگر ناچ، تماشہ و تعزیہ وغیرہ بے تکلف دیکھنے جاتی ہیں اور شوہر وغیرہ مانع نہیں ہوتے۔ آیا یہ لوگ دیوث ہوئے یا نہیں اور ان عورتوں پر کیسا گناہ ہوگا؟

جواب: وہ عورتیں بڑی گنہگار و فاسقہ ہیں اور ان کے شوہر جو اُن کو روکتے نہیں وہ بلا شبہ دیوث ہیں۔

(فتاوی نذیریہ: ج1: ص7)

صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا:

سوال: جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ کے خاص بندوں یعنی اولیاء اللہ سے (کہ مومن کامل وہی لوگ ہیں جن کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: الاانّ اولیاءاللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون، الّذین امنوا وکانوا یتّقون) عداوت و دشمنی رکھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے اس کی دوستی کی وجہ سے ذرا بھی دشمنی رکھی، وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کا دشمن ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے دوستوں کی تائید فرما کے ان لوگوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور حکم فرماتا ہے کہ تم میرے دوستوں سے جو عداوت رکھتے ہو گویا مجھ سے لڑائی کرتے ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کہ حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے: من عادلی ولیّا فقد اٰذنته بالحرب: جو آدمی میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے تو میں اُس کو اعلان جنگ کرتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کی پناہ جس کا دشمن خدا ہو اُس کا کون دوست اور کہاں ٹھکانہ ملے گا۔ پس ایسا شخص مردود و شیطان ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دشمن ہے، اہل اسلام کو چاہئے کہ ایسے خدا تعالیٰ کے دشمن سے اپنے آپ کو الگ بچائے رکھیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: یاایھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوا عدوّی و عدوّکم اولیآء: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ اور جو ان سے دوستی رکھے گا وہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں میں حساب ہوگا۔ (فتاوی نذیریہ: ج1: ص48)

مرثیہ تصنیف کرنا اور شیعوں کی مجالس میں پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محمد علی ابتدائے عمر سے شعر گوئی کا شوق رکھتا ہے، نعت

ومنقبت بھی لکھتا ہے۔مرثیہ تصنیف کرتا ہےاور پڑھتا ہے،جن مجالس میں وہ مرثیہ پڑھتا ہے وہ مجالس اہل تشیع کے ہاں ہوتی ہیں۔

جواب: محمد علی کا مرثیہ تصنیف کرنا اور اہل تشیع کی مجالس میں پڑھنا، سو یہ ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔کیونکہ ایسے مرثیہ تصنیف کرنا اور پڑھنا جس سے حزن وغم میں ہیجان ہو، اور دبا ہوا غم والم تازہ ہو، اور جوش میں آئے اور نوحہ و بکا کرنے پر باعث ومحرک ہو، ناجائز وممنوع ہے، اور مجالس اہل تشیع میں اسی قسم کے مرثیے پڑھے جاتے ہیں۔پس محمد علی کو ایسے مرثیہ تصنیف کرنے اور اس کو مجالس اہل تشیع میں پڑھنے سے توبہ کرنا لازم ہے(فتاوی نذیریہ:ج:2:ص353)

زنا سے بچنے کے لئے متعہ کی اجازت نہیں مل سکتی:

سوال: ایک عورت بیوہ مذہب اہل سنت والجماعت جس کا عقد مرد شیعہ سے ہوا تھا، اب وہ ایسے مقام پر رہتی ہے جہاں سوائے شیعہ لوگوں کے اور کوئی نہیں رہتا ہے۔نکاح اب کسی مصلحت کی وجہ سے نہیں چاہتی،مگر چونکہ مسلمانوں کے ایک فریق میں متعہ جائز ہے، اگر زنا سے بچنے کیلئے یا بنظر ثواب متعہ پڑھائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور اس حالت میں یہ امر موجب ثواب ہوگا یا نہیں؟

جواب: متعہ چونکہ قرآن وحدیث سے حرام ہو چکا ہے، ثواب تو درکنا اُلٹا عذاب ہو جائے گا۔ایسا شخص اہل سنت والجماعت کے یہاں زانی مرتکب کبیرہ کا ہے۔اگر عورت ایسی پارسا ہے تو اس کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمل کر کے روزے رکھے جو زنا سے بچنے کا عمدہ علاجِ نبوی ہے۔

عمل کرنے کی بات تو یہ ہے جو بیان ہوئی، یوں تو جو چاہے اتباعِ نفس میں شراب کو شیرۂ انگور قرار دے کر چڑھا جائے تو شراب شراب ہی رہے گی۔(فتاوی نذیریہ:ج:2:ص467)

سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت اہل سنت والجماعت ہے اور مرد شیعہ مذہب ہے، ان دونوں کا نکاح بموجب شرع شریف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اگر ضروریات دین کا منکر ہے اور ایسے اُمور کا قائل و فاعل ہے جن کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو ایسے شیعہ سے اہل سنت والجماعت عورت کا نکاح ہرگز جائز نہیں، اور اگر فقط سبِ شیخینؓ کرتا ہے تو اگرچہ سبِ شیخینؓ کرنے والا کافر نہیں مگر فاسق ضرور ہے، اور فاسق سے بھی نکاح نہیں کرنا چاہئے۔خلاصہ یہ کہ

عورت اہل سنت کا نکاح شیعہ سے نہیں کرنا چاہئے۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص485)

تعزیہ بنانا اوراس میں شرکت کرنا، ماتم کرنا، اوراس میں سامان مہیا کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کرنا، بچوں کوطوق بیڑی پہنانا، اور ماتم کرنا، بھوسا اُڑانا وغیرہ اور ذکر سوانح ووقائع شہادت وغیرہا میں سامان کرنا اوراس پر رُونا اور رُلانا، اوراس کے واسطے انعقاد مجلس تعزیت کرنا موجبِ ثواب ہے یا باعثِ عقاب؟ اور نوحہ ومرثیہ خوانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ داری، علمداری، ماتم کرنا، بچوں کوطوق بیڑیاں پہنانا، فقیر بنانا وغیرہ قرونِ ثلاثہ: مشہود لھا بالخیر: سے ثابت نہیں، نہ کسی اصل شرعی کے تحت میں مندرج ہے، نہ سلف وخلف صالحین کا اس پر عمل۔ پس محض بدعت وضلالت و:احداث فی الدین: ٹھہرا، جس کے عدم قبول اور ردّ ہونے پر حضور اکرم ﷺ کا یہ قول منقول ہے :من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھورد:

ھوالمصوب:

واقعی رسم تعزیہ داری بدعت ہے، نہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں پایا گیا، نہ خلفاءؓ کے زمانہ میں، بلکہ اس کا وجود.... قُرونِ ثلاثہ میں کہ: مشھود لھا بالخیر: ہیں منقول نہیں ہوا، اور نہ کسی اصل شرعی کے تحت میں مندرج ہے، پس یہ بدعت ضلالہ ٹھہرا، اور ہر بدعت ضلالہ کو اختیار کرنا لعنتِ خدا تعالیٰ وملائکہ کا موجب اور رسول مقبول علیہ ﷺ کی رنجیدگی کا باعث ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سارے جہاں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نہ اس کی نفل عبادت قبول کرے گا نہ فرض۔ اور فرمایا: جو کوئی ہمارے دین میں ایسا کام کرے جو اس کا حصہ نہیں تو وہ کام مردود ہے۔ اور فرمایا: بدترین کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور سینہ کوبی کرنا، کپڑے پھاڑنا، نوحہ کرنا، خاک اُڑانا، بال نوچنا یہ سب افعال منہیات وممنوعات سے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

جو سر کے بال نوچے، سینہ کوبی کرے اور کپڑے پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور فرمایا جو رُخسار پیٹے، گریبان پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور فرمایا: خدا تعالیٰ نوحہ کرنے والے پر لعنت کرے۔

:جامع الرموز: میں ہے کہ اگر حضرت حسینؓ کا واقعہ بیان کرنا چاہے تو پہلے تمام صحابہ کرامؓ کی شہادت کا

تذکرہ کرے، تاکہ شیعہ کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

تعزیہ بنانا، اس میں شریک ہونا، اس پر چڑھاوا چڑھانا یا منت ماننا، اِن ایامِ عشرۂ محرم میں ذکرِ شہادتِ حضرت حسینؓ کرنا، رونا پیٹنا، چلانا، نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا، یہ سب نادرست اور بدعت سیئہ ہے۔

تعزیہ داری کرنا وغیرہ اُمور مذکورہ فی السوال ناجائز و بدعت ہیں۔(فتاوی نذیریہ:ج1:ص224)

شیعہ مرد نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا تو عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہوگا:

سوال: ایک آدمی نے فریب دیا اور اپنے آپ کو سنی مذہب ظاہر کر کے ایک سنی عورت سے نکاح کر لیا، جب عورت کو معلوم ہوا کہ یہ شیعہ ہے تو اس سے نفرت کرنے لگی۔ کیا عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں عورت کو اختیار ہے۔ درمختار میں ہے کہ اگر مرد نے بتایا کہ وہ آزاد ہے یا سنی ہے یا حق مہر دے سکتا ہے یا خرچ پورا کر سکتا ہے، اور اس کے خلاف ثابت ہوسکتا ہے، مثلاً وہ غلام زادہ نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

یہ جواب صحیح ہے کیونکہ ناکح نے اپنے آپ کو سنی قرار دیا اور اس کا یہ جملہ نکاح کیلئے شرط تھا جب شرط مفقود ہوگئی تو مشروط بھی ختم ہوگیا۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص553)

روافض کے ساتھ مناکحت کرنا:

سوال: روافض کے ساتھ مناکحت چاہئے یا نہیں؟

جواب: روافض کے ساتھ ہرگز مناکحت نہ چاہئے، اس واسطے کہ یہ مبتدع اور فاسق ہیں نزدیک جمہور علماء کے، اور فاسق مبتدع ہم کفوسنی کا نہیں ہوتا۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص560)

تعزیہ بنانا اور اس میں شریک ہونا:

تعزیہ بنانا، اس میں شریک ہونا، اس پر چڑھاوا چڑھانا یا منت ماننا اِن ایامِ عشرۂ محرم میں ذکر شہادت حضرت حسینؓ کرنا، رونا پیٹنا، چلانا، نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا یہ سب نادرست اور بدعت سیئہ ہے۔

(فتاوی نذیریہ:ج1:ص228)

کفار ومشرکین کوزکوۃ کا مال دینا:

سوال: زکوۃ کا مال کفار ومشرکین کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کا مال کفار ومشرکین کو دینا جائز نہیں ہے۔حدیث حضرت معاذؓ میں ہے:فاخبرهم ان اللّٰہ قدافترض علیهم صدقة توخذ من اغنیاء هم وترد علی فقراء هم:

اس حدیث کے تحت میں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:ان الزکوة لاتدفع الی الکافرلعود الضمیر فی فقراء هم الی المسلمین:(فتاوی نذیریہ:ج2:ص 88)

ارتکابِ کفر وشرک سے مسلم ومسلمہ کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے:

سوال: ولید مرتکب کفروشرک ہوگیا،اور ولید کا نکاح ہندہ سے قبل از ارتکاب کفروشرک کے ہوا تھا،مگر اب ولید یہ چاہتا ہے کہ کفروشرک سے تائب ہوکر تجدید ایمان کر کے ہندہ سے تجدید نکاح کرے تو کیونکر اور کس طرح کرے؟ آیا مہر سابق قائم رہا یا مہر دیگر قرار دیا جائے؟ولید تجدید نکاح پر راضی ہے مگر ہندہ کا یہ کہنا ہے کہ اگر ارتکاب کفروشرک سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو قبل از تائب ہونے کفروشرک سے زمانہ ارتکاب کفروشرک میں ولید سے ہندہ کی جو اولاد پیدا ہوئی وہ بحالتِ کفر نکاح کے کیا کہلائے گی یعنی زنیم؟اس وجہ سے ہندہ کو تجدید نکاح سے انکار ہے۔آیا ہندہ کا انکار درست ہے یا غیر مقبول؟ارتکاب کفروشرک سے مسلم ومسلمہ کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا قائم رہتا ہے؟خالد اور اس کے تابعین کہتے ہیں کہ کفروشرک کرنے سے ہرگز نکاح نہیں ٹوٹتا اور نہ کسی طرح کا تزلزل وخلل وحرج واقع ہوتا ہے،تجدید ایمان وتجدید نکاح کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

جواب: ارتکاب کفروشرک سے مسلم ومسلمہ کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ولید کو چاہئے کہ شرک وکفر سے توبہ کر کے تجدید نکاح کرے،اور اس نکاح جدید کیلئے دوسرا مہر مقرر کرنا ہوگا،اور ہندہ کا تجدید نکاح سے انکار کرنا درست ومقبول نہیں ہے،اور جو عذر وہ بیان کرتی ہے وہ عذر غلط ہے۔اس واسطے کہ زمانہ ارتکاب شرک وکفر میں وبحالت کفر نکاح ولید سے جو اولاد ہندہ کی پیدا ہوئی ہے وہ بلا شبہ ولد الزنا ہے اور ولد الزنا ہی کہلائے گی،چاہے ہندہ تجدید نکاح کرے یا نہ کرے،ایسا نہیں ہے کہ ہندہ تجدید نکاح نہ کرے تو وہ اولاد ولد الزنا نہ کہلائے گی،اور اگر تجدید نکاح کرے تو تب بھی وہ اولاد ولد الزنا ہی کہلائے گی۔اور خالد اور اس کے تابعین کا یہ کہنا کہ شرک وکفر سے نکاح ہرگز نہیں ٹوٹتا،غلط اور باطل ہے،اور جہالت پر مبنی ہے۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص 366)

مشرک باپ کی ولایت مسلمان بیٹی پر باقی نہیں رہتی،اور مسلمان عورت کا نکاح مشرک مرد سے حرام ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک میواتی نے کہ نام کا مسلمان ہےاور سیتلا د بھوانی اور لعل داس وغیرہ معبودانِ ہنود کو پوجتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا ہے، اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح جس کی عمر چھ برس کی ہوگی ایک میواتی شخص سے کہ وہ بھی نام کا مسلمان ہے اور سیتلا دبھوانی اور لعل داس وغیرہ معبودانِ ہنود کو پوجتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا ہے، سے کردیا تھا۔جب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اس نے کفر و شرک سے توبہ کی اور نماز روزہ کرنے لگی، پھر اس کے بھائی نے کسی مسلمان مؤحد سے اس کا نکاح کردیا۔اب یہ نکاح ثانی اس لڑکی کا شرعاً جائز ہوا یا نہیں؟

جواب: صورتِ مرقومہ میں معلوم ہو، کہ نکاحِ ثانی صحیح اور جائز ہوا، اور پہلا نکاح ناجائز و حرام ہوا تھا۔اس واسطے کہ پہلا نکاح ایسے شخص سے ہوا تھا جو صریح مشرک تھا، بہ سبب پوجنے سیتلا دبھوانی و لعل داس وغیرہ معبودانِ ہنود کے،اور مسلمان عورت کا نکاح مشرک مرد سے ناجائز و حرام ہے بقال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تنکحو المشرکین حتّٰی یؤمنوا ،الآیۃ: اور اسی پر اجماعِ اُمتِ محمدیہ ہے۔اور دوسرے نکاح کا صحیح و جائز ہونا ظاہر ہے، کیونکہ یہ نکاح مسلمان مؤحد سے ہوا ہے۔

رہی یہ بات کہ باپ کی موجودگی میں بھائی کو ولایت نکاح کی نہیں ہوئی کیونکہ باپ: ولی اقرب: ہےاور بھائی: ولی ابعد:۔سو یہ اُس صورت میں ہے کہ باپ کا ولی ہونا باقی رہے،اور اگر کسی وجہ سے باپ کی ولایت جاتی رہےتو بھائی ہی: ولی اقرب: ہوجاتا ہے۔اور صورتِ مسئولہ میں باپ کے صریح مشرک ہونے کی وجہ سے باپ کی ولایت جاتی رہی ،لہٰذا بھائی ہی: ولی اقرب: ہے۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص 367)

پرستش اور شراب کے واسطے غیر مسلموں کو دوکان یا گھر کرایہ پر دے کر اُس کرایہ کو استعمال کرنے کا حکم:

سوال: 1...عرض یہ ہے کہ ایک دوکان واسطے شراب بیچنے کے کسی کافر کو کرایہ پر دے دے تو کوئی مسلمان اس کرایہ کو اپنے خرچہ میں ملائے تو درست ہوگا یا نہیں؟

2...ایک مسلمان نے کسی ہنود کو گھر کرایہ پر دیا،ہنود مذکور اس مکان مذکور میں پوجا اور پرستش اپنے دین و آئین

کے موافق کرتا ہے۔پس اس صورت میں اس مسلمان مذکور کو اِس مکانِ مسطور کا کرایہ لے کے کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں سوالوں کا جواب یہ ہے کہ روا نہیں، کیونکہ اعانت اُوپر معصیت کے ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہیں:وتعاونوا علی البرّ والتّقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:(فتاویٰ نذیریہ:ج2:ص219)

مسلمانوں کو اپنے مقدمہ اور فیصلہ میں کافر کو پنچ اور ثالث بنانا:

ســـــوال: مسلمانوں کو اپنے مقدمہ اور فیصلہ میں کافر کو پنچ اور ثالث بنانا اور اُن سے رائے لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمانوں کو اپنے مقدمہ اور فیصلہ میں کافر کو پنچ اور ثالث بنانا جائز نہیں ہے،شرعاً:لقولہ تعالیٰ: لن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا۔الآیۃ: ہاں اگر کافر فیصلہ میں مسلمانوں کی رائے کی موافقت کرے تو مضائقہ نہیں،اُمورِ دنیا میں اگر کافر سے رائے لے تو درست ہے،اُمورِ دین میں درست نہیں۔

(فتاوی نذیریہ:ج2:ص338)

کافر کی اِس بات کا کہ اس جانور کو مسلمان نے ذبح کیا ہے،اعتبار نہیں:

سوال: کافر گوشت بیچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس کو ذبح کیا ہے،اور ایسے رواج بھی یہی ہے کہ اُس علاقہ میں ہندو لوگ جانور ذبح کراتے ہیں۔ایسی صورت میں ان سے گوشت لے کر مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ اس پر اعتماد صرف کافر کے قول پر ہی کرنا پڑتا ہے،اور یا پھر رواج پر؟

جـــــواب: کافر کی اس بات پر کہ اس جانور کو مسلمان نے ذبح کیا ہے،احناف کے نزدیک اعتبار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ حلت وحرمت دیانات سے ہے،اور دیانات میں کافر کی شہادت قبول نہیں ہے۔لہذا جب تک کوئی شرعی دلیل قائم نہ ہو جائے اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔

درمختار میں ہے کہ: کافروں کا قول معاملات میں بالاتفاق مقبول ہے،دیانات میں نہیں۔امام محمدؒ نے موطا میں کہا ہے کہ اگر مجوسی گوشت لائے اور کہے کہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اس کو سچا نہیں سمجھا جائے گا،اور نہ وہ گوشت کھانا جائز ہوگا۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص331)

مالِ وقف خصوصاً مسجد کو بخاطر ہنود مسمار کرنا یا بیع کرنا درست نہیں:

ہر ہوشمند عاقبت اندیش پر مخفی نہیں کہ شئے وقفی خصوصاً مسجد کا بیع یا نیلام یا مسمار کرنا بخاطر کسی اہل ہنود کے مندر یا شوالہ میں ملانے کے واسطے دینا ہرگز درست و روا نہیں، خواہ اس میں خود واقف قصد کرے یا حاکم وقت ارادہ ان اُمور مذکورہ کا کرے ہرگز جائز نہیں، جو شخص اقدام اس باب میں کرے گا گنہگار ہوگا۔ کیونکہ پرستش گاہ میں تصرف مالکانہ کرنا کسی ادیان میں درست نہیں، اور حکم شئے وقفی کا مثل حُر کے ہے، یعنی جیسے حُر رقبہ غلام ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ویسے ہی شئے وقف بعد وقف کے مِلک ہونا قبول نہیں کرتا۔ (فتاوی نذیریہ: ج2: ص324)

بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ سننا:

سوال: بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا خصوصاً صلوات خمسہ میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟ علیٰ ہذا القیاس وعظ و پند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لادیں تو کیا مضائقہ کی بات ہے؟ ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ وعظ کے اندر خلاف کتاب اللہ و سنتِ رسول ﷺ کے ہوں خیال میں نہ لادیں، بقیہ باتیں خیال میں لادیں۔

جواب: واضح ہو کہ بموجب حدیث شریف کے بدعتی کو قصداً امام بنانا نہیں چاہئے بلکہ اپنے میں سے جو اچھا شخص ہو اُس کو امام بنانا چاہئے: عن ابن عباسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اجعلوا ائمتکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم:

اور بوقتِ ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے، مثلاً: وہ حاکم یا رئیس ہے اور اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے۔

اور وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے کا فائدہ یہی ہے کہ ہدایت ہو، لوگ شرک و بدعت اور معاصی سے بچیں، توحید و اتباعِ سنت کو لازم پکڑیں، اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے، ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں، بدعت میں مبتلا ہوتے ہیں، سنت کو چھوڑ دیتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں: کما لا یخفی۔

رہا یہ خیال کہ بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلافِ قرآن و حدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لادیں اور باقی باتوں کو خیال میں لادیں، صحیح نہیں۔ کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ کون سی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کون موافق۔ اور جس کو اس کی تمیز ہو اسے خلاف اور ناحق اور منکر باتوں کو سن کر انکار کرنا چاہئے، ہاتھ سے

یا زبان سے یا دل سے۔ہاتھ اور زبان سے انکار کی یہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو بدعتی وعظ سے رُوکے اور دل سے انکار کی صورت یہ ہے کہ اس کی مجلسِ وعظ میں شریک نہ ہو۔الحاصل بدعتی مولویوں کا بدعتی وعظ سننا نہیں چاہئے۔
(فتاوی نذیریہ:ج1:ص390)

اہلِ بدعت جن کی بدعت حدِ کفر کو پہنچی ہو، اُن کے ساتھ معاملہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے کہ ذبیحہ اہل بدعت کا جن کی بدعت کفر کو پہنچ گئی ہے حلال ہے اور امامت نا درست ہے، اور نکاح ان کی عورتوں سے درست ہے: قیاساً علیٰ اہل الکتاب: پس حکم اُن کا مانند اہل کتاب کے ہے، نہ مانند اہل ارتداد کے۔اور زید کہتا ہے کہ قول عمرو کا سراسر خطا ہے، بلکہ کفر ہے، کیونکہ منکر ضروریاتِ دین کا مرتد ہے، اور مرتد کو حکم.....اہل کتاب کا دینا سراسر انکار ہے ضروریاتِ دین سے۔پس اِن دونوں میں سے کون سا مصیب ہے؟

جواب: زید مصیب ہے، اہل بدعت جن کی بدعت کفر کو پہنچتی ہے، کسی صورت سے اہل کتاب کا حکم نہیں پا سکتے، بلکہ مرتد کہلائیں گے، اور ان کے ساتھ مرتدین کا سا معاملہ کیا جاوے گا۔
منکرِ ضروریاتِ اسلام ومبتدع بہ بدعات مکفرہ کو اہل کتاب پر قیاس کرنا بالکل غلط اور بے اصل بات ہے، نہ کسی نے سلف وخلف میں سے ایسا قیاس کیا، اور نہ کوئی سمجھ دار کر سکتا ہے۔اگر کتابی پر قیاس بھی کیا جاوے اور اس کو مثلاً: یہودی اور نصرانی قرار دیا جاوے تو بھی وہ از روئے شریعت محمدیہ مرتد معدود ہوگا اور اس کا معاملہ مرتدین کا ہوگا۔

ھوالموفق:
یہ بات صحیح ہے کہ جن مبتدعین مسلمانوں کی بدعت کفر کو پہنچی ہے، وہ اہل کتاب کا حکم نہیں پا سکتے۔رہی یہ بات کہ وہ مرتد کہلائیں گے یا نہیں؟ اور ان کے ساتھ مرتدین کا سا معاملہ کیا جاوے گا یا نہیں؟ سو اس میں تفصیل ہے۔وہ یہ کہ جو شخص ضروریاتِ دین میں سے کسی ایسے امر کا انکار کرے جس کا ثبوت: علیٰ سبیل التواتر: ہو اور اس کے ثبوت میں علماء کا اختلاف نہ ہو بلکہ اس کا ضروریاتِ دین سے ہونا: متفق علیہ: ہو تو ایسا شخص مرتد کہلاوے گا، اور اس کے ساتھ معاملہ مرتدین کا سا کیا جاوے گا، اور جو مسلمان شخص ایسا نہ ہو، وہ نہ مرتد کہلائے گا اور نہ اس کے ساتھ مرتدین کا سا معاملہ کیا جاوے گا۔(فتاوی نذیریہ:ج2:ص343)

حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا فتوی

تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحادو محبت اور دوستی رکھنا، اُن کے جلسوں میں شریک ہونا، اُن کی دعوتیں کرنا، اُن کے ساتھ کھانا پینا، اُن کے ساتھ میل جول رکھنا اور خلط ملط کرنا:

سوال: تعزیہ داری کرنا جس طرح کہ اِس ملک ہندوستان میں مروّج ہے، گناہِ کبیرہ ہے یا نہیں؟ اور جو آدمی بعد توبہ کرنے اس فعل کے، پھر مرتکب اس کا ہو، اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ مسلمان اہل سنت حنفی ہو کر تعزیہ داروں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھتے ہیں اور رنج و راحت میں اُن کے شریک رہتے ہیں اور اُن کے اِن افعال شنیعہ پر مانع نہیں ہوتے ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ارباب فطانت پر واضح ہو کہ تعزیہ پرستی کرنا جس طرح پر کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں شائع و ذائع ہے، سراسر شرک و ضلالت ہے۔ کیونکہ تعزیہ پرست لوگ اپنے فہم ناقص و خیال باطل میں حضرت حسینؓ کی تصویر بناتے ہیں، اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں اور اس کو نعش حضرت حسینؓ قرار دے کر نہایت عزت و احترام کے ساتھ ایک چیز بلند پر مثل چبوترہ وغیرہ کے اس کو رکھ کر ہر روز اس پر شربت و مٹھائی و مالیدہ و پھول وغیرہ اپنے زعم فاسد میں فاتحہ و نیاز دیتے ہیں، اور کسی شخص کو اس چبوترہ پر جوتہ پہنے ہوئے نہیں جانے دیتے، اور اس مٹی

کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے سجدہ کرتے ہیں، اور ترقی مال و دولت و اولاد کی اس مٹی سے طلب کرتے ہیں، کوئی منت مانگتا ہے کہ حضرت حسینؓ میرا فلانا مریض اچھا ہو جاوے، کوئی کہتا ہے کہ میری فلانی مراد بر آوے، اسی طرح کوئی اولاد مانگتا ہے، کوئی اپنے اُور مشکلات کے حل چاہتا ہے، الغرض جو معاملہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ چاہئے تھا وہ سب معاملہ اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے، کرتے ہیں۔ اور پھر اس نعش کی دستار بندی کر کے اور سہرہ و مقنع باندھ کے خوب ڈھول باجہ کے ساتھ تمام گشت کراتے ہیں، اور نعرہ یا حسینؓ یا حسینؓ کا مارتے ہیں۔ علیٰ هذاالقیاس: اسی قسم کے اور بہت سے افعال شنیعہ و منکر کرتے ہیں۔

پس حقیقت تعزیہ پرستی کی یہ ہے تو اس کے شرک ہونے میں کیا شک وشبہ باقی رہا؟ ان تعزیہ پرستوں نے اپنے پرستش کیلئے ایک نشانی ٹھہرا لیا ہے، اب یہ تعزیہ بھی ایک فرد: انصاب :کا ہے اور پوجنا نُصب کا حرام ہے۔ پس تعزیہ بنانا اور پوجنا اس کا بھی حرام ہوا۔ حق تعالیٰ جل شانہ نے :سورۃ المائدہ: میں فرمایا:

:یاایھاالذین امنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون: اے جو لوگ ایمان لائے ہو سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کی ناپاک ہیں، کام شیطان کے ہے پس بچو اس سے تو کہ تم فلاح پاؤ۔

اور معنی: انصاب: کے صحاح جوہری میں یوں لکھا ہے: النصب ما نصب فعبد من دون اللہ، انتھی: یعنی جو چیز گاڑی جاوے، اور اس کی پرستش کی جاوے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

مجالس الابرار و مسالک الاخیار میں ہے کہ :نصب: وہ چیز ہے جو گاڑی جاوے اور اس کی عبادت کی جاوے سوائے اللہ تعالیٰ کے، جیسے درخت اور پتھر یا قبر، اور جو چیز سوائے اس کے ہے (اس کی عبادت کی جاوے) اور رواجب ہے توڑ دینا اور ڈھا دینا ان سب چیزوں کا۔

اور حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے: ومن الانصاب ما قدہ نصب للمشرکین من شجر او ھود، او دشن، او خشبۃ و نحو ذالک و الواجب ھدم ذلک نحو أثرہ:

پس دیکھو کہ حافظ ابن قیم اور صاحب مجالس الابرار نے صاف لکھ دیا کہ جو چیز پوجی جاوے اللہ تعالیٰ کے سوا، خواہ درخت ہو، یا پتھر ہو یا قبر ہو کسی کی، یا لکڑی ہو یا جو چیز مثل اس کے ہو، سب: نصب: میں داخل ہے اس کا توڑ دینا واجب ہے۔

او ر اللہ تعالیٰ نے بُرائی، شراب اور انصاب اور جوا تینوں کی ایک ہی جگہ بیان فرمایا اور تینوں کو نجس و کام شیطان

قرار دیا، اور تعزیہ کا بھی انصاب میں داخل ہونا یقینی ہے، کیونکہ پوجا جانا تعزیہ کا یعنی اس کو سجدہ کرنا اور اس سے انواع واقسام کی مدد چاہنا اظہر من الشمس ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس کو توڑ دیں اور خاک سیاہ کر دیں۔

دیکھو! جناب نبی کریم ﷺ سال فتح مکہ میں، مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے، آپ ﷺ اندر بیت اللہ داخل نہ ہوئے بسبب اس کے کہ بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ تصویریں (بت) رکھی تھی کہ جن میں تصویر حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہم السلام کی بھی تھی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سب تصویریں نکالی جاویں، اور توڑ دی جاویں، چنانچہ تصویریں نکالی گئیں، آپ ﷺ ان تصویروں کو لکڑی سے مارتے تھے اور کسی تصویر کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے، پس سب بُت گرتے جاتے تھے، اور جو تصویریں کہ دیواروں پر منقش تھیں ان کو پانی سے دھو دینے کا حکم دیا۔

ابو داؤد طیالسی نے لکھا ہے کہ: اسامہ نے کہا کہ ہم گئے حضور اکرم ﷺ کے پاس کعبہ میں پس دیکھا آپ ﷺ نے بہت سی صورتیں پس ایک ڈول پانی مانگا، ہم نے لا دیا، پس پانی چھینٹا آپ ﷺ نے ان صورتوں پر، پس وہ تصویریں جن میں تصویر حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہم السلام کی بھی تھی حضور اکرم ﷺ نے باقی نہیں رکھا، بلکہ تصویریں ذی جسم کو توڑ دیا اور ذی نقش کو پانی سے دھو دیا۔

پس اب تعزیہ کے توڑ دینے میں کسی قسم کا تردد وشبہ باقی نہیں رہا، کیونکہ ان تصویروں کی پرستش ہوتی تھی اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ان کو توڑا، اور مٹا دیا، وہی وجہ بعینہ تعزیہ میں بھی موجود ہے، اور قطع نظر پرستش کے جس گھر میں ذی روح کی تصویر رہتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ پس جس جگہ تعزیہ وغیرہ صورت ذی جان کی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے ہیں۔

تمامی ممالک ہندوستان وغیرہ میں جہاں جہاں تعزیہ داری ہوتی ہے ہزاروں در ہزار آدمی شرک میں گرفتار رہتے ہیں، کوئی اس کو سجدہ کرتا ہے، کوئی اولاد اس سے چاہتا ہے، کوئی ترقی مال و دولت، کوئی صحتِ مریض، کوئی کچھ اور کوئی کچھ، اور ایسی عظمت وتعظیم جو خاص واسطے باری تعالیٰ کے لائق ہے کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ذرا سا بے ادبی کرنے میں قہر و بلا نازل ہونے لگے گی۔

اب اے غافل لوگو! تم سب متنبہ اور ہوشیار ہو جاؤ کہ تم لوگ کیسے عظیم گناہ میں مبتلا ہو، ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ایاك نعبدو ایاك نستعین: یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اور فرمایا: فلا تجعلوا اللّٰه اندادا وّ انتم تعلمون: پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساجھی اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہے۔

اورفرمایا:واعبدالله ولاتشرکوابه شیئا:اورعبادت کرواللہ کی اورمت ٹھہراؤاِس کے ساتھ شریک ۔

اورفرمایا:اتعبدون من دون الله مالایملک لکم ضرا وّلانفعا:تم لوگ ایسی چیزکوپوجتے ہو اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرجومالک نہیں تمہارے نفع اورنقصان کا۔

اورفرمایا:وان یمسسک الله بضرّفلاکاشف له الّاھو،وان یمسسک بخیرفھو علیٰ کل شیءٍ قدیر:اوراگرپہنچادےاللہ تعالیٰ تجھ کوکچھ مصیبت نہیں دُورکرنے والااُس کوسوائےاللہ تعالیٰ کےاور اگرپہنچائےاللہ تعالیٰ بھلائی،پس وہ ہرچیزپرقادرہے۔

اورفرمایا:وماأمروا الّالیعبدوا الھاوّاحدا،لااله الّاھو:اورحکم یہی ہواتھاکہ بندگی کریں ایک اللہ تعالیٰ کی،نہیں کوئی قابل عبادت کےمگروہی۔

الغرض..... ہزاروں آیتیں ہیں جن سےیہ ثابت ہےکہ شدائداورمصیبتوں کےوقت اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کوپکارناچاہئے،اوراسی سےاستعانت ومدد،وطلبِ روزی واولاد،وصحتِ امراض کرناچاہئے،اوراس کےسوائے کسی کوخواہ انبیاءکرام علیہم السلام،واولیاءکرامؒ،وقطبؒ ہوں علم غیب حاصل نہیں،کہ شدائدکےوقت جب وہ پکارے جاوےتووہ سنیں اورمددکریں،اوران کوذرابھی اختیارحاصل نہیں،کہ کسی کوکچھ نفع نقصان پہنچائیں۔

تعزیہ پرستوں،وقبرپرستوں نےخالق مخلوق کوبرابرکردیا،بلکہ مخلوق سےزیادہ ڈرنےلگےاوراللہ تعالیٰ جل شانہ کی کچھ قدرنہیں پہچانتے۔

اوراگرفرضاً کوئی شخص تعزیہ وغیرہ بہ نیت پرستش وعبادت وتعظیم لغیراللہ کےنہ بنادے،بلکہ اپنےزعم فاسدمیں ماتم حضرت حسینؓ قراردےیاصرف بنابررسم ورواج وطمع دنیاوی کےبنادےتب بھی گناہِ کبیرہ ہونےسےخالی نہیں۔ اوربنابررسم ورواج کےتعزیہ بنانایہ بھی معصیت میں داخل ہے،کیونکہ یہ فعل اس کا:معین علی الشرك: ہے،اور پابندی رسم ورواج کی درباب اُمورشرکیہ کےخودشرک ہے۔اوروہ داخل ہےاس آیت کریمہ میں:واذاقیل لھم اتّبعواماانزل الله قالوابل نتّبع ماالفیناعلیه اباءنا:اورجب کہاجاتاہےواسطےان کےپیروی کرواس چیزکی کہ اُتارااللہ تعالیٰ نے،کہتےہیں بلکہ پیروی کریں گےہم اس چیزکی کہ پایاہم نےاُوپراس کےباپوں اپنےکو۔

پس تعزیہ پرستوں کولازم وواجب ہےکہ تعزیہ بنانےاورتعزیہ کی پرستش سےتوبہ کرے،اورعذاب آخرت اپنی گردن میں نہ لیں،اورجوآدمی بعدتوبہ کرنےکےتعزیہ پرستی سےپھرمرتکب اس کاہوااورتعزیہ پرستی شروع کیا،اس شخص کا وہی حکم ہےجوکہ تفصیلاً اُوپربیان ہوااوروہ انہیں صورتوں میں داخل ہوا(العیاذبالله)۔

اور جو لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں اُن کو تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھنا گناہ ہے، اور جائز نہیں کہ اُن کے جلسے میں شریک ہوں، اور نہ اُن کی دعوتیں کریں بلکہ اُن کی اس فعلِ شنیع پر مزاحمت کریں، ورنہ انہی تعزیہ پرستوں کے ساتھ یہ بھی قیامت میں اُٹھائے جاویں گے۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مت ساتھ کر کسی کا سوائے مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیز گار کو۔

یعنی بدکاروں کی دعوت نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ بیٹھے، نہ ان کے ساتھ خلط ملط رکھے، ورنہ اُن کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی۔

علامہ خطابی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ بدکاروں کی دعوت نہ کرے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے بدکاروں کے ساتھ رہنے کو، اور میل جول رکھنے کو اور اُن کے ساتھ کھانے پینے کو اِس واسطے منع فرمایا کہ ان لوگوں سے دوستی و محبت نہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوگا، تو دیکھ لے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرلے۔ ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے، پھر اس کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت میں اُٹھایا جاوے گا۔

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں بُرے کام کیا کرتا ہو، اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اور اس کے کام نہ بگاڑیں تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب ان پر ان کے موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ...... اِن مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مذکورہ بالا سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدعتیوں اور بدکاروں کے ساتھ محبت و دوستی و کھانا پینا نہ رکھے، اور نہ ان کے بُرے کاموں اور بدعتوں پر راضی ہو، اور نہ اُن کی شرکت دے، ورنہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ (فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی: ص 186)

تعزیہ داروں سے خلط ملط رکھنا:

تعزیہ پرستی شرک ہے،اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور مشرکوں سے خلط ملط رکھنا بھی معصیت ہے۔

(فتاویٰ مولاناشمس الحق عظیم آبادی:ص201)

تعزیہ داری حضرت حسینؓ کی توہین ہے:

تعزیہ داری شرک وکفر ہونے کے علاوہ حضرت حسینؓ کی خاص بے عزتی و بے حرمتی وتوہین ہے۔کوئی آدمی اپنے آباء کی نقل بنانے کو پسند نہیں کرتا،تو حضرت حسینؓ کی نقل بنانا کس طرح پسند ہوسکتی ہے۔

(فتاویٰ مولاناشمس الحق عظیم آبادی:ص201)

تعزیہ بنانا اوراس میں مدد کرنا:

بیشک تعزیہ بنانا اوراس میں مدداورکوشش کرنا شرک وبدعت ہے۔ہرمسلمان کولازم ہے کہ اس سے بچے اور توبہ کرے اوراس کے مٹانے میں جان ومال سے کوشش کرے۔حضرت شیخ قطب سیدمحی الدین عبدالقادرجیلانی صاحبؒ اپنی کتاب:غنیۃ الطالبین :میں بدعتی کے بارے میں تحریرفرماتے ہیں کہ:

بدعتیوں سے دوستی اورمصاحبت نہ رکھے اورنہ ان کے طریقے چلے اورنہ ان لوگوں کوسلام کرے،اوربدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اورنہ ان لوگوں سے نزدیک ہووے،اورنہ ان لوگوں کی خوشی میں مبارکبادیں،اورجب وہ لوگ مرجاویں ان کی نمازجنازہ نہ پڑھی جاوے،اورجب ان لوگوں کاذکرہوتورحم نہ کیاجاوے ان پربلکہ دُورکیاجاوے رحمت سے،اورعداوت(دشمنی)رکھے ان سے،اللہ تعالیٰ جل شانہ کے واسطے،یہ برتاؤاُن کے ساتھ اس واسطے کرے کہ ان کی مذہب کابطلان اس کی اعتقادمیں آجاوے اوربہت بڑے ثواب اوربڑی مزدوری کااُمیدوار ہے۔

اورحضوراکرمﷺ سے روایت ہے فرمایا:کہ جس نے بدعتی کواللہ تعالیٰ کے واسطے بغض سے دیکھاتو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے دل کوایمان اورامن سے بھردیتا ہے اورجس نے بدعتی کواللہ تعالیٰ کے واسطے جھڑکا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کوامن میں رکھےگا اورجس نے بدعتی کی حقارت کی اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے واسطے جنت میں سودرجہ بلندکرےگا اورجوشخص بدعتی سے خوشی سے ملا تحقیق ہلکا جانا اس چیزکوکہ اُتارا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے محمدﷺ پر۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضوراکرمﷺ فرمایا:نے انکارکیا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کہ بدعتی کا عمل

قبول کرے یہاں تک کہ بدعت کو چھوڑ دے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ: جس نے محبت رکھا بدعتی سے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے عمل کو نیست کر دے گا اور نورِ ایمان اس کے دل سے نکال لے گا، اور جب جان لیا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کسی آدمی کو کہ بغض رکھنے والا ہے بدعتی سے اُمید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے کہ اس کے گناہ کو معاف کرے اگر چہ عمل اس کا کم ہو، اور جب دیکھے تو بدعتی کو ایک راستے پر چلتے ہوئے تو دوسرے راستے سے جا۔

اور کہا حضرت فضیل بن عیاضؒ نے کہ سُنا میں نے سفیان بن عیینہؒ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بدعتی کے جنازے میں گیا ہمیشہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ لوٹ آوے، اور تحقیق لعنت کی حضور اکرم ﷺ نے بدعتی پر۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کرتا۔

(فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی:ص202)

تعزیہ داری شرک ہے اور تعزیہ پرست مشرک ہیں:

بے شک تعزیہ داری شرک ہے اور تعزیہ پرست مشرک ہے اور مشرکین مکہ سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگ مشرکین مکہ، مصیبت واضطرار کے وقت خاص اللہ تعالیٰ جل شانہ سے فریاد کرتے تھے اور اپنے معبودوں کو نہیں پکارتے تھے اور یہ لوگ یعنی تعزیہ پرستان، مصیبت واضطرار کے وقت بھی اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ ان کا شرک اُس وقت اور زیادہ ہو جاتا ہے۔(فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی:ص204)

تعزیہ پرستوں سے ترکِ سلام کلام اور ترکِ معاملات اور ترکِ مناکحت لازم واجب ہے:

واقعی تعزیہ پرستی شرک جلی ہے، تمام اہل اسلام موحدین سنیوں پر تعزیہ پرستوں سے ترکِ سلام کلام اور ترکِ معاملات اور ترکِ مناکحت لازم واجب ہے، کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں جب تک توبۂ نصوح اس کفر سے نہ کریں۔

(فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی:ص205)

کفار اور مشرکین کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گورِ غریباں مسلمانوں کا جو سینکڑوں برس سے قائم مقام ہے، اور برابر اس میں میت مسلمانوں کی دفن ہوا کرتی ہے، بالفعل ایک مردہ غیر مسلم کا ہاتھ پیر باندھ کر ایک گڑھا کھود کر اس گورستان قدیم میں بٹھا کر مٹی سے ڈھانک دیا اور باوجود منع کرنے کے عام مسلمانوں کے زبردستی سے ایک مسلمان اہل دول کے یہ کام ہوا۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ فعل اس مسلمان اہلِ دول نے جو کیا جائز کیا یا ناجائز کیا تو قابل ملامت ہے یا نہیں؟ اور سلف سے کیا انتظام گورستان کا چلا آتا ہے، عام گورستان مسلمانوں کا اور غیر مسلمانوں کا علیحدہ علیحدہ رہا کیا ہے یا نہیں؟

جواب: جاننا چاہیے کہ مسلمانوں کے مقبروں میں کفار و مشرکین کو دفن کرنا حرام ہے، ہرگز جائز نہیں ہے اور اس فعل میں امواتِ مسلمین کے ساتھ بے حرمتی کرنا ہے جس مسلمان نے ایسا فعل کیا ہے اس نے گناہ کبیرہ کیا اس کو توبہ لازم ہے۔

امواتِ مشرکین و کفار کو مقابرِ مسلمین میں دفن کرنے کی دلیلِ حرمت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے امواتِ مسلمین کی زیارت کا حکم دیا ہے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر ان کیلئے دعا کرنے کو فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مشرکین کی قبر کے پاس کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے مشرکین کی قبور سے جلد گزر جانے کا حکم دیا ہے اور تاکید کیا ہے کہ ذرا بھی وہاں مت ٹھہرو۔ پھر جب اختلاط قبورِ مسلمین و مشرکین کا ہوگا تو مسلمانان کیونکر امواتِ مسلمین کی زیارت کریں گے اور کیونکر ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوں گے۔ کیونکہ جب مسلمانوں کی قبر کے پاس کھڑے ہوں گے تو باعثِ اختلاط قبورِ مشرکین کے مشرکین کی قبر کے پاس بھی کھڑا ہونا لازم آئے گا۔ اور شریعت نے حکم دیا ہے کہ تم مشرکین کی قبر کے پاس سے بھاگو۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سورۃ التوبہ میں فرمایا: و لا تصلّ علیٰ احد مّنھم مّات ابدوّالا تقم علیٰ قبرہ: یعنی جو کوئی اِن منافقین مشرکین سے مر جاوے ان پر نماز نہ پڑھیے اے محمد ﷺ! اور نہ کھڑے ہوئیے ان کی قبر کے پاس۔

ترمذی میں ہے کہ جب یہ آیت اُتری اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کسی منافق میت کی نماز نہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کے حجر یعنی دیارِ ثمود کے پاس

پہنچے جہاں پر قوم ثمود گڑی ہوئی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحابؓ کو فرمایا: تم لوگ قوم ثمود کی قبروں کے پاس مت جاؤ اور خود حضور اکرم ﷺ وہاں پر سے بہت تیز گزر گئے۔

حافظ عبد العظیم منذری نے کتاب: الترغیب والترھیب: میں باب باندھا ہے کہ: ظالمین یعنی مشرکین وکفار کی قبور کے پاس سے گزر جانے میں خوف کرنا چاہئے اور تیز چلنا چاہئے اور یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اس باب میں لائے ہیں۔

اور قدیم الایام حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے اس وقت تک یہی دستور عمل رہا کہ مسلمانوں کا مقبرہ مشرکین کے مقبرہ سے علیحدہ رہے، کیونکہ شارع علیہ السلام نے اموات مسلمین کے احترام کرنے کا حکم دیا ہے اور اموات کفار کا کچھ بھی احترام نہیں ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک باب منعقد کیا ہے: باب ھل ینبش قبور مشرکی الجاھلیة ویتخذ مکانھا مساجد: اور اس باب میں حدیث قصۂ بناء مسجد نبوی کا لائے ہیں، اس کا جملہ اخیرہ یہ ہے: قال انسؓ فکان فیہ ماأقول لکم قبور المشرکین وفیہ خرب وفیہ نخل فامر النبی ﷺ القبور المشرکین فنبشت ثم بالخرب فسویت.....الحدیث:

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ قبور مشرکین کے ساتھ کچھ بھی احترام نہیں ہے، بلکہ وقت ضرورت کے مشرکین کی قبر کو اکھاڑ کر زمین کو برابر کر دینا جائز ہے۔

اور صحیح بخاری کے باب: ماجآء فی قبر النبی ﷺ وابی ابکرؓ وعمرؓ: میں ہے نقل یسأذن عمر بن الخطابؓ فان اذنت لی فادفنونی، والا فردونی الی مقابر المسلمین، انتھیٰ: اس روایت سے مقابر مسلمین کا علیحدہ ہونا ثابت ہوا۔ (فتاوی مولانا شمس الحق عظیم آبادی: ص130)

شیعہ نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے سنی عورت سے نکاح کر لیا:

سوال: ایک آدمی نے فریب دیتے ہوئے اپنے آپ کو سنی مذہب ظاہر کر کے ایک سنی عورت سے نکاح کر لیا، جب عورت کو معلوم ہوا کہ یہ شیعہ ہے تو اس سے نفرت کرنے لگی۔ کیا عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں عورت کو اختیار ہے۔ درمختار میں ہے کہ اگر مرد نے بتایا کہ وہ آزاد ہے یا سنی ہے ہے یا حق مہر دے سکتا ہے یا خرچ پورا کر سکتا ہے اور اس کے خلاف ثابت ہوا، مثلاً: وہ حرام زادہ نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

یہ جواب صحیح ہے، کیونکہ ناکح نے اپنے آپ کو سنی قرار دیا اور اس کا یہ جملہ نکاح کیلئے شرط تھا، جب شرط مفقود ہوگئی تو مشروط بھی ختم ہوگیا۔(فتاویٰ مولاناشمس الحق عظیم آبادی:ص350)

فضیلۃ الشیخ ابومحمد حافظ

عبدالستار الحماد کا فتوی

اہل سنت کے ساتھ شیعوں کے اصولی اختلافات ہے،شیعہ اہل کتاب نہیں ہے،اہل سنت لڑکی کو شیعہ مرد کے نکاح میں دینا:

سوال: اہل سنت کے ساتھ شیعوں کے اصولی اختلافات کیا ہیں؟ کیا انہیں اہل کتاب میں شمار کیا جا سکتا ہے؟نیز اہل سنت لڑکی کو شیعہ مرد کے نکاح میں دیا جا سکتا ہے؟

جواب: شیعوں کا روز اوّل ہی سے یہ مقصد رہا ہے کہ اسلام کے نام پر اسلام اور اہل اسلام کو جہاں تک ممکن ہو ذلیل ورسوا کیا جائے ،انہوں نے عقائد و عبادات اور معاملات واخلاقیات سے متعلق ایک ایسا متوازی دین ایجاد کر رکھا ہے جو دین اسلام کے بالکل متصادم ہے،الغرض وضو،اذان، روزہ،زکوۃ بلکہ ہر دینی شعار عام مسلمانوں سے ہٹ کر علیحدہ قائم کر رکھا ہے۔ان کے ساتھ اہل سنت کے اصولی اختلافات حسب ذیل ہیں:

1.....ان کے نزدیک ائمہ اہل بیت خدائی تصرفات کے مالک ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی بلند مقام کے حامل ہیں۔

2.....ان کے نزدیک موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے،اس مزعومہ ردوبدل کی وجہ سے یہ صحیفۂ آسمانی ان کے ہاں نا قابلِ عمل ہے۔

3.....وحی الٰہی کے اوّلین مخاطب اور اصلی حاملین اسلام حضرات صحابہ کرامؓ کو سوائے چند اشخاص کے ان کے ہاں کافر،مرتد،منافق،ایمان سے قطعی محروم اور خالص دنیا پرست کہا جاتا ہے بلکہ انہیں سب وشتم کرنا ان شیعوں کا جزو ایمان ہے۔(معاذاللّٰہ)

4.....تقیہ کے نام سے ان کے نزدیک ہر قسم کی مکاری،فریب کاری اور جھوٹ بولنا جائز ہے۔

5.....اخلاق و کردار کی بربادی کیلئے متعہ جیسی حیا سوز بدکاری کو نہ صرف عام کیا جاتا ہے بلکہ خودساختہ احادیث کے ذریعے اس کے فضائل ومناقب بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

یہ چند اصولی اختلافات نمونے کے طور پر ہیں،ان کی موجودگی میں خود انہوں نے اپنے آپ کو اہل سنت سے الگ کرلیا ہے،جبکہ ان عقائد ونظریات کی وجہ سے انہیں اہل کتاب میں بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ایسے حالات کے پیش نظر ایک باغیرت مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ان کے ساتھ رشتہ ناطہ کرے،اس بنیاد پر ان کے ساتھ اہل سنت لڑکی کا رشتہ بھی ناجائز ہے،اگر رشتہ ہوجاتا ہے تو دانستہ طور پر گناہ کی زندگی گزارنے کے مترادف ہے،ایسا نکاح ہوجانے کے بعد سب سے بڑی پیچیدگی یہ ہے کہ سرے سے یہ نکاح ہی نہیں ہوا،اسلام سے متصادم نظریات کے حامل انسان کے ساتھ ایک مسلمان لڑکی کا نکاح کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟برادری اور ماحول کے ہاتھوں مجبور ہوکر اگر کوئی اس ناجائز نکاح کو نبھانے کیلئے تیار ہوجاتا ہے تو مسلمان لڑکی کو اپنے دین سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور اسی طرح کی زندگی گزارنا ہوگی جس طرح یہ لوگ گزار رہے ہیں۔متعہ اور تقیہ جیسے حیا سوز مناظر دیکھنے اور عمل میں لانے کیلئے خود کو تیار کرنا ہوگا،صحابہ کرامؓ سے بغض وعناد رکھنے اور انہیں سب وشتم کرنے کیلئے بھی اپنے اندر رزم گوشہ پیدا کرنا ہوگا۔

الغرض.....مذکورہ عقائد کے حامل انسان کے ساتھ ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے،ایمانی غیرت اور حمیت کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کا رشتہ اور تعلق نہ رکھا جائے البتہ دعوت وتبلیغ کا سلسلہ رہنا چاہئے عین ممکن ہے کہ ان کوششوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہ انہیں راہ راست پر لے آئے۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج 1:ص 348)

گستاخِ رسول ﷺ اور گستاخِ صحابہؓ کے ساتھ تعلقات رکھنا اور ایسے شخص کو دینی جماعت یا مسجد کا ممبر بنانا:

سوال: ایک شخص حدیث اور کتب حدیث پر اس طرح تنقید کرتا ہے کہ ان کی توہین کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، نیز وہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی صحابیت کا بھی منکر ہے، اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ اسلام میں پہلا اختلاف حضرت علیؓ نے ڈالا۔ کیا اس طرح کے عقائد رکھنے والے کو مسجد کا ممبر بنایا جاسکتا ہے، بالخصوص جبکہ اندیشہ ہو کہ یہ اپنے فاسد عقائد ونظریات دوسرے نمازیوں میں بھی پھیلائے گا؟ ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا ایسے شخص کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا درست ہے؟ کیا ایسے شخص کو زندیق کہا جاسکتا ہے؟ نیز زندیق کی شرعی طور پر سزا کیا ہے؟

جواب: واضح ہو کہ دین اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کے بیان (حدیث) پر ہے، بیان قرآن کریم کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے، آپ ﷺ نے اپنے فرمودات وارشادات اور سیرت وکردار سے قرآن کریم کی وضاحت اور تشریح کی ہے جو ہمارے پاس کتب حدیث کی شکل میں موجود ہے۔ لیکن دورِ حاضر کے متجددین.... کتب حدیث کو ہدفِ تنقید بنا کر نہ صرف ان دفاتر حدیث کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ سے وہ اعزاز بھی چھیننا چاہتے ہیں جو خود اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور اکرم ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے فرمودات کے ذریعہ قرآن کریم کے اجمال کی تفصیل اور اطلاق کی تقلید ان معتزلہ کو گوارا نہیں، وہ صرف اپنی عقل عیار کو بنیاد بنا کر قرآن کریم کی تشریح کرنا چاہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے نازل شدہ اس ضابطۂ حیات کو اپنی من مانی تاویلات کی بھینٹ چڑھایا جاسکے۔ ان کے نزدیک حدیث اور کتب حدیث ایک: عجمی سازش: کا حصہ ہیں۔ (معاذاللہ)

صورت مسئولہ میں ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا ہے جو توہین رسالت کے علاوہ صحابہ کرامؓ کو بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت علیؓ کو تشتت واختلاف کا موجب گردانتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: کہ ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں تا آنکہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔

ایسے شخص کو کسی مسجد یا دینی جماعت کا ممبر بنانا جائز نہیں۔ اس کے ساتھ تعلقات اصلاح احوال کیلئے تو رکھے جاسکتے ہیں لیکن جب اس قسم کے گندے جراثیم آگے منتقل ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے عضو کو کاٹ دینا ہی بہتر ہے، یعنی ایسے

شخص سے روابط ختم کرلئے جائیں ۔ ایسے شخص کو سلام کرنے میں ابتدا نہیں کرنی چاہئے، البتہ اگر وہ سلام کہتا ہے تو اس کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ ایسا انسان زندیق اور ملحد ہے اور اسلامی حکومت میں ایسے شخص کی سزا قتل ہے اور اس قسم کی سزا بھی اسلامی حکومت کا کام ہے۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج1:ص439)

روافض کی جنازہ پڑھانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے اور روافض کے اذان کے جواب میں:لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین: کہنے کا حکم:

سوال: جب رافضی مؤذن اپنے اذان میں:علیّ ولیّ اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلافصل: کہے تو کیا اہل سنت سامعین کو یہ سن کر:لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین: کہنا درست ہے یا نہیں؟ نیز ایک رافضی کا جنازہ اہل سنت امام نے پڑھایا ہے، ہمارے ہاں مشہور ہے کہ اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا اسے اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔ کیا صحیح ہے؟

جواب: روافض.....دراصل یہود ومجوس کی مشترکہ سازش کی پیداوار ہیں، انہوں نے عقائد ونظریات اور عبادات ومعاملات کے متعلق ایک ایسا متوازی دین قائم کر رکھا ہے جو دین اسلام کے بالکل متصادم ہے۔ اذان میں :علیّ ولیّ اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلافصل: جیسے کلمات کا اضافہ ان کے ہاں رائج متوازی دین کی ایک مثال ہے۔ یہ اضافہ خلافِ اسلام ہے بلکہ صحابہ کرامؓ بالخصوص خلیفہ راشد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بغض وعداوت کی ایک بدترین مثال ہے۔ ایمانی غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ اس طرح کے جھوٹ پر مبنی کلمات سن کر:لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین: کہا جائے۔

صورت مسئولہ میں اگر اس قسم کے جھوٹے کلمات سننے والا اکیلا ہے یا چند ایک ہم ذہن ہیں تو اس لعنت کا برملا اظہار کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر مخاطب سامنے ہے تو دل میں کہہ دیا جائے تاکہ وہ ہمارے اکابر (صحابہ کرامؓ) کے متعلق بدزبانی نہ کریں۔

اگر کسی اہل سنت امام نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے رافضی کی نماز جنازہ پڑھائی ہے تو اسے معذور تصور کیا جائے، اور اگر دانستہ طور پر ایسا کام کیا ہے تو وہ بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ افہام وتفہیم کے ذریعے اس جرم کی سنگینی کا اسے احساس دلایا جائے، ہنگامہ درست نہیں اور نہ ہی ایسا کرنے سے نکاح ٹوٹتا ہے۔

اگر امام کو اس فعل پر ندامت نہ ہو بلکہ وہ اپنے فعل کے صحیح ہونے پر اصرار کرتا ہے تو ایسے امام کو امامت سے

معزول کردیا جائے کیونکہ در پردہ وہ روافض کا حمایتی ہے۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج1:ص478)

عباس علمبردار کے جھنڈے اُٹھا کر گھومتے پھرنے کی بدعت سے اجتناب ضروری ہے:

سوال: عباس علمبردار کے جھنڈے اُٹھانا جائز ہیں یا نا جائز؟

جواب: عباس علمبردار کے جھنڈے اُٹھا کر مخصوص دنوں میں گھومتے پھرنا یہ تمام ایک خاص طبقہ فکر کی شعبدہ بازیاں ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں تا کہ ان کے سامنے اہل بیتؓ کے ساتھ اپنی خودساختہ محبت کا اظہار کر کے ان کے جذبات سے کھیلا جائے۔واضح رہے کہ یہ سب کچھ دینداری کی آڑ میں کیا جاتا ہے، جس پر کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں دی جاتی۔لہذا ایسا کرنا نا جائز ہے،مسلمانوں کو اس قسم کی بدعات سے اجتناب کرنا چاہئے۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج1:ص479)

شیعہ کے اذان کا جواب دینا:

سوال: کیا اہل تشیع کی اذان کا جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کی اذان کا شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دینا چاہئے، کیونکہ انہوں نے اذان میں اضافہ کیا ہے جو سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ سے بغض وعداوت پر مبنی ہے۔

(فتاوی اصحاب الحدیث:ج2:ص148)

شیعہ اور مرزائی کا جنازہ پڑھنے والوں سے بائیکاٹ کرنا چاہئے:

سوال:1.....ہمارے ہاں کچھ لوگوں نے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھ لی ہے،ان کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

2.....جو امام جان بوجھ کر کسی مرزائی کی نماز جنازہ پڑھا دے،اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ قسم کے لوگوں کا دانستہ طور پر جنازہ پڑھنے والے کا سزا کے طور پر بائیکاٹ کرنا چاہئے،تا کہ اسے اس کی سنگینی کا احساس ہو۔کیونکہ ایسا محض مفادات کے پیش نظر کیا جاتا ہے،جبکہ دینی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔اگر کوئی دینی غیرت کو بالائے طاق رکھ کر جنازہ پڑھتا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ اس قسم کے لوگوں کا بائیکاٹ کریں۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج2:ص361)

غیر مسلم اپنے تہوار کے موقع پر کوئی چیز بھیجیں تو اس کا قبول کرنا اور کھانا:

سوال: اگر غیر مسلم اپنے تہوار کے موقع پر کوئی چیز بھیجیں تو ہم اسے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ حالانکہ وہ چیز مارکیٹ سے خرید کردہ ہو، صرف تہوار کی وجہ سے ہم تک پہنچی ہو؟

جواب: شرعی طور پر مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ اور ہندو و مجوس کی مخالفت کریں۔ اس مخالفت کا تقاضا ہے کہ ہم کسی بھی پہلو سے ان کے تہواروں میں شریک نہ ہو۔ ان کے تہواروں کے موقع پر ان کے تحائف قبول کرنا ان کی خوشی میں شرکت کرنا ہے، جس کی شرعاً اجازت نہیں ہے، بلکہ ان کی مخالفت کرنا سنت نبوی ہے۔ کتنے ہی معاملات ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت کی ہے۔ اگر ہم ان کے تہوار کے موقع پر بھیجی ہوئی چیزیں قبول کریں اور اسے استعمال کریں تو یہ مخالفت نہیں ہے، بلکہ ان کی حوصلہ افزائی اور ہمنوائی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:
جس قوم کی مشابہت اختیار کی ہے وہ انہی سے ہے۔

اس بنا پر اسلامی غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم غیر مسلم لوگوں کے تہواروں پر ان کے تحائف قبول نہ کریں، اگر چہ وہ مارکیٹ سے خرید کر ہی کیوں نہ بھیجے گئے ہوں۔ یہود و نصاریٰ کی ہر رسم ہماری تہذیب کے لئے زہر قاتل ہے۔ اس سے اجتناب کرنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔

صورت مسئولہ میں اگر کوئی غیر مسلم اپنے تہوار کے موقع پر ہمیں کوئی چیز بھیجتا ہے تو ہمیں قبول نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی اسے استعمال میں لانا چاہئے۔ (فتاوی اصحاب الحدیث: ج 2: ص 266)

مشرک اور بدعقیدہ کی امامت:

سوال: بدکردار اور بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی امام کفریہ عقائد رکھتا ہے مثلاً: حضور اکرم ﷺ غیب کلی جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، نیز اولیاء اللہ حاجت روا اور مشکل کشا ہیں تو اختیاری حالات میں ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی امام کھلے عام شرک کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے پیچھے بھی نماز ادا کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ: نماز کیلئے ایسے امام کا انتخاب کرو جو تم سے بہتر ہو، کیونکہ امام تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ایک رابطہ ہے۔ (بیہقی: ج 3: ص 90)

اس حدیث کے پیش نظر امام کسی ایسے شخص کو بنایا جائے جو عقائد کے لحاظ سے اور اخلاق و کردار کے لحاظ سے

صاف ستھرا ہو،البتہ اضطراری حالت میں اگر امام کا پتہ نہ چل سکے تو کرید کرنے کی ضرورت نہیں لیکن قصداً کفر وشرک کے مرتکب کو امام نہیں بنایا جا سکتا۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج1:ص126)

مشرک کا ذبیحہ:

سوال: مشرک کے ذبیحہ کے متعلق کیا حکم ہے،یعنی اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

جواب: ذبح کرنا بھی ایک عبادت ہے، جو مشرک سے قبول نہیں کی جاتی۔اس لئے جو بنیادی طور پر مشرک ہیں،مثلاً:ہندو،سکھ اور بدھ مت وغیرہ اِن کا ذبیحہ حرام ہے۔(فتاوی اصحاب الحدیث:ج2:ص451)

مولانا محمود احمد

میرپوری کا فتوی

حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہنا:

سوال: کیا حضرت علیؓ کو :علی مولا: اور :مشکل کشا: کہنا درست ہے؟

جواب: عربی زبان میں :مولیٰ: کے مختلف معانی ہیں، مثلاً: مالک و سردار، غلام، انعام دینے والا، محبت کرنے والا، پڑوسی، مہمان، ساتھی، آزاد شدہ غلام وغیرہ۔

اس لئے اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کو اپنے ساتھی محبت کرنے والا یا پیارے کے معنی میں :مولیٰ: کہتا ہے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کو آقا و مالک سمجھ کر پکارتا اور بلاتا ہے (جیسا شیعوں کا عقیدہ ہے) تو یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ حقیقی مالک و مختار صرف اللہ رب العزت کی ذات ہی ہے۔

:مشکل کشا: یعنی مشکل یا مصیبت دُور کرنے والا یہ کہنا، پکارنا یا یہ عقیدہ رکھنا بالکل نا جائز ہے۔ اور اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کا نام اس عقیدے کے ساتھ پکارتا ہے کہ وہ مشکل دُور کرنے پر قادر ہیں تو یہ واضح شرک ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ نہ زندگی میں (اسباب کے بغیر) مشکلیں حل کرنے پر قادر تھے اور نہ موت کے بعد وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کی درج ذیل آیات پر اگر غور کر لیا جائے تو :مشکل کشائی: کا یہ مسئلہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں

آ ئے گی۔

:وان یمسسک اللّٰہ بضرّفلاکاشف لہ الّاھو،وان یمسسک بخیرفھوعلی کلّ شی ءقدیر:(الانعام:آیت 17)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت سے دوچار کردے تو اس کے سوا اس مصیبت کو ٹالنے والا اور کوئی نہیں،وہ کسی کو بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔

:وان یمسسک اللّٰہ بضرّفلاکاشف لہ الّاھووان یردك بخیرفلارآدّ لفضلہ:(یونس:آیت 107)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو تنگی میں ڈال دے تو اس تنگی کو اس کے سوا اور کوئی دُور کرنے والا نہیں اور اگر کسی کے ساتھ وہ بھلائی کا فیصلہ کرلے تو اس کے فضل کو کوئی رد بھی نہیں کرسکتا۔

:ان ینصرکم اللّٰہ فلاغالب لکم وان یخذلکم فمن ذاالّذی ینصرکم مّن بعدہ، وعلی اللّٰہ فلیتوکّل المؤمنون:(آل عمران:آیت160)

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا تو پھر تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر اس نے تمہیں رسوا کردیا تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرسکے اور مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

اب اِن آیات کے بعد:یا علی مدد:کہنا اور:علی مشکل کشا:کہنا کس زمرے میں آتا ہے۔قرآنی احکام کی روشنی میں اس کا تعین کرنا چنداں مشکل نہیں۔

حضرت علیؓ کے دَور میں جو مشکلات پیش آئی وہ زندگی میں ان مشکلات کو حل نہ کرسکے،پھر خود اچانک شہید کردیئے گئے،پھر ان کے لختِ جگر حضرت حسینؓ کو ظالمانہ طریقے سے شہید کیا گیا مگر وہ کسی کی بھی مدد نہ کرسکے اور نہ ہی مشکل حل کرسکے۔تو آج وہ کسی کے پکارنے پر اس کی مشکل حل کرنے یا مدد کرنے پر آخر کس طرح قادر ہوسکتے ہیں...؟

اس طرح کے عقائد وخیالات قرآنی تعلیمات سے جہالت کی بناء پر ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتاوی صراط مستقیم:ص68)

رجب کے کونڈے کی رسم سے اجتناب کرنا چاہیئے:

سوال: ہمارے ہاں بعض لوگ حضرت جعفر صادقؒ کے نام کے کونڈے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے؟

جـــواب: ہر وہ کام جو ثواب کی نیت سے کیا جائے مگر اس پر کتاب وسنت سے دلیل نہ ہو تو وہ عمل غیر مقبول ہے۔حضرت جعفر صادقؒ یا حضرت فاطمۃ الزاہراؓ کے نام کونڈے دینے ایسے عمل میں سے ہیں جس کا ثبوت: خیـــــــر القـرون: میں نہیں ملتا۔بخاری شریف کی حدیث ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کرے گا جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہوگی۔

اس لئے یہ محض ایک رسم ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔اور ایسا عمل بجائے ثواب کے موجب گناہ ہوسکتا ہے۔لہٰذا ہمیں ایسے رسموں سے اجتناب کر کے صحیح اور اصل دین پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(فتاوی صراط مستقیم:ص438)

گستاخِ صحابہؓ سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جاسکتی:

جہاں تک شیعہ کا تعلق ہے ان میں متعدد فرقے ہیں لیکن صحابہ کرامؓ سے بغض وعناد رکھنے والے اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والے صحیح مسلمان نہیں ہوسکتے اور ان کے عقائد گمراہ ہیں۔

ایسے لوگوں سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جاسکتی جو ان پاک مقدس جماعت (صحابہ کرامؓ) کا بھی احترام نہ کریں جن کے واسطے سے یہ دین دنیا میں پھیلا اور صحیح شکل میں ہم تک پہنچا(فتاوی صراط مستقیم:ص523)

زوجین میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے:

ســوال: ایک مسلم مرد اور مسلم عورت کا نکاح ہوا ہے،پھر عورت عیسائی ہوجاتی ہے۔تو کیا نکاح نہیں ٹوٹتا؟ یا آدمی عیسائی ہوجاتا ہے،تو کیا اس کے ساتھ مسلم عورت ویسے ہی رہ سکتی ہے؟

جواب: مسلمان مرد اور عورت کے نکاح کے بعد ان میں سے ایک کے اسلام چھوڑ دینے کی شکل میں نکاح باقی نہیں رہے گا۔اگر عورت عیسائی ہوجاتی ہے تو مرد کیلئے جائز نہیں کہ اسے اپنے نکاح میں رکھے،اور اگر مرد عیسائی ہوجائے تو مسلم عورت اس کے عقد میں نہیں رہ سکتی۔(فتاوی صراط مستقیم:ص402)

ایسے گروہ کو چندہ دینا جو دین میں تحریف کرتا ہے:

ســوال: مسلمانوں کا ایک ایسا گروہ جو دین حنیف میں کھلم کھلا ترمیم وتخفیف (اپنی ضروریات کے مطابق) کرتا رہے،غیر اللہ کے نام ونذر ونیاز بھی دیتا رہے بالفاظِ دیگر شرک کا مرتکب ہوتا رہے تو کیا ایسے گروہ کو دین کے کسی کام

میں وسعتِ تعاون بڑھانے کو کہا جاسکتا ہے جبکہ وہ پہلے کی طرح اپنے خودساختہ طورطریقوں پر اڑے رہیں، حالانکہ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن کریم کے یہ الفاظ: ان الشرك لظلم عظيم: موجود ہوں۔ اور اگر ایسا گروہ دین کے نام پر کسی قسم کی مالی یا دیگر قسم کی امداد کی درخواست کرے تو کیا ایسے لوگوں کی مدد کرنا جائز ہے؟

جواب: جو لوگ دین میں تحریف اور کھلم کھلا غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز دیں تو انہوں نے شرک کا ارتکاب کیا ہے اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے جو توبہ کے بغیر نا قابلِ معافی ہے۔ ایسے لوگوں سے ایسے کاموں میں ہرگز تعاون نہیں کرنا چاہئے جن کے ذریعے شرک وبدعت پھیلتا ہو اور دین کی بنیادوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کا اُصول بڑا واضح ہے: و تعاونوا على البرّ والتّقوى و لا تعاونوا على الاثم والعدوان: کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مت تعاون کرو۔

ظاہر ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ اور زیادتی کا کام ہے۔ ایسے کاموں میں تو تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (فتاوی صراط مستقیم: ص 526)

غیر مسلموں سے پیار کرنے والی جماعتوں کو چندہ دینا:

سوال: اب تک کئی ایسی جماعتیں ہیں جو مسلمانوں کو نفرت سے دیکھتی ہیں اور غیر مسلموں سے پیار کرتی ہیں۔ ایسی جماعتوں کو چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ان سے تعاون کرنے کی وجہ سے ان کے بُرے پہلو نمایاں ہونے کا خطرہ ہے یا اس چندے سے وہ غلط کام کرنے شروع کردیں گے تو ایسے لوگوں سے مالی تعاون نہیں کرنا چاہئے۔ جو لوگ خالص دین کی بجائے فرقہ پرستی اور نفرت انگیزی پھیلاتے ہیں اور ان کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلنے کا اندیشہ ہے، ایسے لوگوں کی مالی امداد نہیں کرنی چاہئے۔

مسلمانوں سے نفرت اور غیر مسلموں سے پیار..... یہ کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ دشمنانِ اسلام سے قلبی تعلق قائم کرنا اور مسلمانوں سے نفرت کرنا سنگین جرم ہے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر کہا ہے: يايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوّى و عدوّكم اولياء: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مسلم جن کے سینوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض وکینہ ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں، مسلمان ایسے لوگوں کو دوست نہیں بنا سکتے۔

بہر حال ایسی جماعتیں یا ادارے جن کے طرز عمل سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اسلامی تشخص خطرے میں پڑ جاتا ہے ان سے تعاون نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ ان سے ایسا طرز عمل :اثم :و: عدوان: کے زمرے میں آتا ہے۔(فتاوی صراط مستقیم:ص 527)

غیر مسلم کو سلام کرنا یا اس کا جواب دینا:

سوال: غیر مسلموں کو مسلمانوں کی طرح :السلام علیکم: کہنا چاہئے یا اس کا کوئی دوسرا طریقہ ہے؟

جواب: غیر مسلموں کو سلام کرنے میں اگر ابتدا کی جائے یا انہیں مخاطب کیا جائے تو :السلام علیکم: کی بجائے :والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ: کہنا چاہئے۔

بعض اوقات غیر مسلم کی طرف سے سلام کی ابتدا کی جاتی ہے یا وہ مسلمان کو :السلام علیکم: کہتا ہے تو اس کے جواب میں بھی بجائے :و علیکم السلام: کے صرف :و علیکم: کہنا چاہئے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بعض غیر مسلموں کے سلام کے جواب میں یہ الفاظ فرمائے، جس کا مطلب ہے.....اور تم پر وہ چیز ہو جس کے تم مستحق ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لاتبدو ا الیھود و النصاریٰ باالسلام: یہود و نصاریٰ کو :السلام علیکم: کہنے میں پہل نہ کرو اور اگر وہ کہہ دیں تو دوسری حدیث میں ہے :اذ سلم علیکم اھل الکتاب فقولو او علیکم: جب اہل کتاب میں سے تمہیں کوئی سلام کہے تو تم جواب میں صرف :و علیکم: کہو۔(فتاوی صراط مستقیم:ص 566)

غیر مسلموں کے جنازے اور مذہبی رسموں میں شرکت کرنا:

سوال: اگر کوئی عیسائی فوت ہو جائے تو اس کی آخری رسوم میں مسلمان کس طرح شرکت کرسکتا ہے؟ نیز کیا مسلمان اس کی بخشش کے لئے دعا کرسکتا ہے؟

جواب: غیر مسلم چاہے عیسائی ہو یا یہودی یا ہندو اور سکھ ان کے جنازے میں مسلمان کیلئے شرکت جائز نہیں، وہ اپنے مخصوص طریقے اور مذہب کے مطابق آخری رسومات ادا کرتے ہیں، جنہیں اسلام درست نہیں سمجھتا۔ اس لئے مسلمان کیلئے ان کی کسی بھی مذہبی رسم میں شرکت صحیح نہ ہوگی۔

اسی طرح قرآن کریم کی واضح نص ہے کہ مشرکین و کفار اور منافقین کیلئے بخشش کی دعا کی اجازت نہیں۔ خود

حضوراکرم ﷺ کوبھی ان کے حق میں دعا کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔اس مسئلے کی درج ذیل آیاتِ قرآنی سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے:

1.....اے نبی ﷺ! آپ بخشش مانگیں یا نہ مانگیں برابر ہے۔اگر ستر دفعہ بھی بخشش طلب کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا ہے۔(التوبہ:آیت 80)

2.....نبی اور اہل ایمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کیلئے بخشش مانگیں۔اگر چہ وہ ان کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں،جب یہ پتہ چل گیا کہ یہ لوگ اپنے بد اعمال کی وجہ سے جہنم والے ہیں۔(سورۃ التوبۃ:آیت 113)

3.....اے نبی!جب اِن میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نہ تو نماز پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں،کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اسی فسق کی حالت میں مر گئے۔(سورۃ التوبہ:آیت 84)

(فتاوی صراط مستقیم:ص259)

محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری کا فتویٰ

رافضی، مرزائی اور بریلوی کو قربانی میں شامل کرنا:

سوال: اگر قربانی کے جانور میں کئی اشخاص شریک ہوں اور اُن میں بعض قبر پرست (بریلوی) اور بعض تعزیہ پرست (رافضی) اور بعض ختم نبوت کے منکر (مرزائی) وغیرہ جو عند الشریعت مشرک و کافر ہوں، شریک ہو جائیں تو وہ قربانی قبولیت کے درجہ کو پہنچ جائے گی یا مردود اور باطل ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس قربانی میں سے جو مؤمن اور موحد ہیں اُن کی طرف سے قربانی قبول ہو جائے گی اور جو مشرک اور کافر ہیں، اُن کی طرف سے مردود ہوگی۔

جواب: واضح ہو کہ اُمتِ محمدیہ کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے، یہ سب فرقے گمراہ ہیں، صرف ایک طائفہ ناجیہ ہے، باقی سب: کلھم فی النار: کے مصداق ہیں۔ پھر ان گمراہ فرقوں میں سے بعض وہ ہیں جن کی گمراہی کفر و شرک کو پہنچ چکی ہے، جیسے قبر پرست، تعزیہ پرست، منکرِ ختم نبوت ہیں، ان کو اپنی قربانیوں میں شامل کرنا سخت جرم ہے۔ اگر ان کو شامل کیا گیا اور اپنا بھائی مسلمان ان کو تصور کر لیا گیا تو پھر قربانی سب کی مردود ہے، کسی کی بھی قبول نہیں ہوگی۔ کیونکہ قربانی کی جہاں سے ابتدا ہوتی ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے، وہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قبولیت کا یہ اصول بیان فرمایا ہے: انما یتقبل اللّٰہ من المتقین: یعنی اللہ تعالیٰ صرف اُن لوگوں کی قربانی قبول کرتا ہے جو متقی ہیں۔

پس غیر متقی کی قربانی قبول نہیں۔ مشرکوں، کافروں، اہل بدعت گمراہ فرقوں کا غیر متقی ہونا اظہر من الشمس ہے، اور جو اُن کو اپنے ساتھ قربانی میں شامل کرتے ہیں اور اپنا مسلمان بھائی تصور کرتے ہیں، یہ بھی ان کی طرح ہیں۔ پس

ایسی قربانیاں جن میں کافر و مشرک شامل ہوں، سب مردود ہیں۔

سورۃ الممتحنہ: میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اہل ایمان کو خطاب فرما کر یہ حکم دیا ہے: لاتتخذوا عدوّی وعدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ۔الآیۃ: تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ تم محبت کے ساتھ ان کی طرف پیغام بھیجتے ہوں۔ اور آخر آیت میں فرمایا کہ: جس نے میرے دشمنوں سے دوستی کی، وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہوا۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ایمان دار قوم کا نمونہ پیش کیا ہے کہ انہوں نے تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد فرمایا: انّابرآء منکم و ممّا تعبدون من دون اللّٰہ، کفرنابکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضآء ابدا: یعنی ہم بیزار ہیں تم سے اور اُس چیز سے جن کو تم پوجتے ہو، ہم تمہارے اس طریقہ کے منکر ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا۔

پس مشرکوں، کافروں سے دشمنی اور بیزاری کا حکم ہے۔ قربانی اُمور شرعیہ ہے، اس میں مشرکوں، کافروں کو جو حق اور اہل حق کے دشمن ہیں، شریک کرنا ایمان کے منافی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے: لاتصاحب الا مؤمنا: کہ مؤمن کے بغیر کسی شخص کا ساتھی نہ بن۔

حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر ان اُمور پر بیعت کی تھی: علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم وعلی فراق المشرك: یعنی نماز کو قائم رکھنا ہوگا اور اپنے مال سے زکوۃ ادا کرنی ہوگی اور مشرک سے علیحدہ اور جدا رہنا ہوگا۔

جب مشرکوں سے جدا رہنے کا حکم ہے تو پھر قربانی میں اپنے ساتھ شریک کرنا جو محبت اور مصاحبت اور مجالست کو مستلزم ہے، کیسے جائز ہوسکتا ہے؟

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من جامع المشرکین وسکن معہ فھو مثلہ: کہ جو شخص مشرکوں سے مل جل کر رہا اور ان کے ساتھ رہن سہن اور قیام رکھا تو وہ ان مشرکوں جیسا ہے۔

تلخیص الحبیر: میں یہ حدیث ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انا بری من کل مسلم مع مشرك: کہ میں ہر اُس مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرک کے ساتھ رہتا ہے۔

اِن دلائل سے صاف مترشح ہے کہ اہل توحید مؤمن اور اہل سنت مسلمان.... مشرکوں، کافروں، مبتدعین، گمراہ

فرقوں کوقربانی میں اپنے ساتھ شریک نہ کریں ورنہ سب کی قربانی مردود ہو جائے گی۔

ہدایہ کے متن قدوری میں ہے: وان کان شریک السنة نصرانیا او رجلا یرید اللحم لم یجز عن واحد منهم: یعنی اگر قربانی کے شرکاء میں سے چھ مسلمان اور ایک نصرانی قربانی میں شامل ہو گیا تو کسی ایک کی بھی قربانی نہ ہوگی، سب کی مردود ہو جائے گی۔

پس قربانی کے سب شرکاء متقی ہونے چاہئے۔ ساتھیوں میں سے ایک بھی متقی نہ ہوا، مشرک، کافر، حرام خور ہو تو قربانی برباد ہو جائے گی۔ کیونکہ قبولیت کیلئے متقی ہونا شرط ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان اللّٰہ طیب ولا یقبل الا طیبا: یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ پاک ہے اور وہ پاک عمل اور پاک چیز ہی قبول کرتا ہے۔ دوسری حدیث مشکوۃ میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ: جس شخص نے کوئی کپڑا دس درہم سے خریدا، ان میں ایک درہم حرام کا تھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہ کرے گا، جب تک کہ وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا۔

ظاہر ہے کہ جس طرح قربانی اور نماز اور دیگر عبادات کیلئے حلال وطیب مال ضروری ہے اور اس میں اگر ذرا بھی مالِ حرام کی آمیزش ہوگئی تو وہ عبادت عنداللہ نامقبول قرار پائے گی۔ اسی طرح ایک قربانی اگر کئی افراد مل کر کریں تو سب کا متقی اور موحد ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک ان میں مشرک ہوا تو قربانی کی مقبولیت مشکوک ہو جائے گی۔ مشکوۃ شریف میں حدیث ہے: افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ: محکم ایمان کی دلیل ہے۔

پس کوئی اہل انصاف بتائے کہ جس شخص کے ساتھ دشمنی ہو، کیا اُس کے ساتھ قربانی وغیرہ کسی چیز میں شریک ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، تجربہ شاہد ہے۔ تو پھر کافر دشمن کو شریک کیوں کیا جائے؟

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو علماء نے ان کو روکا، لیکن وہ باز نہ آئے: فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم: پھر وہ علماء ان کے ہم مجلس اور ہم مشرب ہو گئے: فضرب اللّٰہ قلوبھم ببعضھم فلعنھم علیٰ لسان داؤد وعیسی بن مریم: یعنی پس اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو بعض سے ماردیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت برسائی۔ (فتاوی حصاریة و مقالات علمیه: ج5: ص338)

گستاخِ صحابہؓ کی قربانی قبول نہیں:

جولوگ صحابہؓ پر تبرا کرنے والے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور لوگوں کی لعنت آئی ہیں: لا یقبل

الـلّٰه منه یوم القیامة صرفاوّلاعدلاً: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی فرض، نفل کوئی عبادت بھی قبول نہ کرے گا۔ پس قربانی کی عبادت بھی قبول نہ ہوگی۔(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج5:ص358)

عاشورہ کے متعلق موضوع روایات اور رافضیوں کے افعالِ شنیعہ:

یوم عاشورہ کے متعلق بہت سی موضوع اور جھوٹی روایات گھڑی گئی ہیں، جن کو نیم ملا، شکم پرست واعظ، عبدالدرھم والدینار، اور گمراہ فرقوں کے لیڈر اور رافضی علماء بڑے زور سے بیان کرتے ہیں، جن کی تفصیل شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اور دیگر محققین نے اپنی اپنی تصانیف میں کی ہے۔

باطل واقعات اور جھوٹی روایات اور بے بنیاد الزامات اور موضوع حکایات اور غلط رسومات کی بنا پر رافضیوں (شیعہ) نے کئی ایک چیزیں اختراع کرلی ہیں اور ان کو مذہب اسلام قرار دے رکھا ہے، اور جاہل حکومت نے اس شعار کو مذہبی تسلیم کر چھوڑا ہے، حالانکہ بروئے قرآن وحدیث ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے، بلکہ وہ صریح شرک یا بدعت ہیں۔ مثلاً: تعزیہ اور تابوت بنانا، گھوڑے نکالنا، رونا، پیٹنا، نوحہ کرنا، ماتم وشیون کرنا، چیخنا چلانا، واقعاتِ کربلا کو جھوٹ ملا کر بیان کرنا، صحابہ کرامؓ پر تبرا کرنا اور لعنت بھیجنا (العیاذ باللّٰہ)، ماتمی لباس پہن کر سینہ کوبی کرنا، باجوں گاجوں کے ساتھ تعزیہ کا جلوس نکالنا، مردوں اور عورتوں کا اجتماع کرنا، تعزیہ کی نذریں نیازیں، حضرت حسینؓ اور ائمہ اہل بیتؓ کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور حاجات چاہنا، ان کے نام کی سبیلیں لگانا، ظاہر میں ماتم اور حقیقت میں عید منانا، قسم قسم کے کھانے پکانا اور اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو اصلی چیزوں کا حکم دینا اور ان مصنوعی چیزوں کی بت پرستوں کی طرح تعظیم کرنا، پھر ان کو توڑ پھوڑ کر خود ہی ان کی بے حرمتی کرنا وغیرہ وغیرہ شرکیات وبدعات محض رافضی لوگ کر رہے ہیں۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج7:ص168)

شیعوں سے میل ملاپ کرنا اور ان کی رسومات میں شامل ہونا:

رافضی شیعہ اور فرقہ خارجی کے بالمقابل گروہ اہل سنت ہے، جو ان تمام شرکیہ وبدعیہ رسوماتِ محرم سے محفوظ ہے اور ان ہر دو گمراہ فرقوں سے علیحدہ ہے۔

اور بعض ناداں سنی ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور بعض تماش بینی کے طور پر، بعض حرص، لالچ کی بنا پر، رافضیوں کے اجتماع اور جلوسوں میں شریک ہوجاتے ہیں اور بعض تماشہ کے طور پر ان کے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں، جو صریح گناہ ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ سنی اور رافضیوں کے درمیان: بــعــد المشــرکین: ہے۔ ہر دو کے مذہب الگ الگ ہیں اور عقائد جدا، اعمال جدا ہیں، ان سے میل ملاپ کرنا اور ان کی رسومات میں شامل ہونا کبیرہ گناہ ہے اور بروئے قرآن مجید ان میں شامل ہونے والے رافضی ہی شمار ہوں گے اور اہل سنت سے خارج ہو جائیں گے۔

اہل سنت حضرات کو کچھ شرم کرنی چاہئے کہ جو فرقہ قرآن کریم کو صحیح اور محفوظ نہیں مانتا اور یہ کہتا ہے کہ قرآن ہمارے لئے کوئی دلیل نہیں ہے، اور یہ کہتا ہے کہ قرآن کامل نہیں ہے بلکہ خلفاء راشدینؓ نے اس میں تغیر تبدل کر دیا ہے اور وہ اس قرآن کے ماننے سے انکار کرتا ہے اور خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتا ہے، لعنت بھیجنا ثواب جانتا ہے اور نفاق اور تقیہ کو اسلام قرار دیتا ہے اور تارکِ تقیہ کو مثلِ تارکِ نماز تصور کرتا ہے۔ تو پھر ایسے فرقہ سے میل ملاپ کرنا اور ان کی رسومات میں شریک ہونا کس طرح جائز ہے؟ خصوصاً جبکہ یہ رسومات خود ہی شرک و بدعت ہیں۔ کیا آپ حضرات اپنا مذہب اہل سنت چھوڑ کر شیعہ اور رافضی تو نہیں بن رہے.....؟ ذرا غور کریں۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّہ:ج 7:ص 169)

شیعہ کی جلوسوں اور اجتماعات میں شرکت کرنے والے بالآخر شیعہ مذہب قبول کر لیتے ہیں، سنیوں کو اہم انتباہ.....!

شیعہ لوگ تقیہ کے طور پر اہل سنت سے میل جول، ظاہری اتفاق، سیاسی اُمور میں مشارکت کر لیتے ہیں اور سنی لوگ جو قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں، سادہ لوح ہیں، بھولے بھالے ہیں، اور اُن رافضیوں کے اجتماع میں جلوسوں میں اور رسومات میں شریک ہو کر اِن کا شکار ہو جاتے ہیں اور بالآخر مذہب اہل سنت سے خارج ہو کر شیعہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی خیرات احمد وکیل شیعہ اپنی کتاب: نور الایمان: میں تعزیہ اور اس کے متعلقات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ:

مطلب صاف ہے کہ تعزیہ وغیرہ سے واقعاتِ کربلا پر نظر رہتی ہے اور شیعہ مذہب زندہ رہتا ہے۔ بعض سنی چونکہ سادہ لوح اور بھولے ہوتے ہیں، وہ ایسے وقت میں جذبات اور ہنگامی جوش سے متاثر ہو کر شیعہ مذہب قبول کر لیتے ہیں۔

پس اس تحریر کو پڑھ کر ہمارے سنی بھائیوں کو کچھ غیرت کرنی چاہئے کہ ان رافضیوں کے بالکل قریب نہ جائیں

اوران کے جلوسوں اوران کے اجتماعوں اور کھانے پینے کی چیزوں سے بچیں کہ یہ سب حرام ہیں۔اور علماء اہل سنت کو بھی چاہئے کہ اپنی مذہب کی حفاظت کریں کہ رافضی لوگ تقیہ اور اہل بیتؓ کی ظاہری محبت کے فریب سے سنیوں کو شیعہ بنا رہے ہیں اور اپنے اجتماعوں اور جلوسوں میں سنیوں کو شامل کرکے اپنے اندر جذب کر رہے ہیں۔آپ حضرات متفقہ طور پر کوشش کریں کہ کوئی سنی ان رافضیوں کے ساتھ ان کی رسومات میں شمولیت نہ کرے۔

(فتاوی حصاریۃ و مقالات علمیّہ:ج7:ص170)

شیعوں کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی پیشن گوئی:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ میرے بعد ایک چھوٹی سی جماعت آئے گی،جن کو رافضی کہا جائے گا،اگر تُو اُن کو پائے تو اُن سے مقابلہ کرنا،کیونکہ وہ مشرک ہیں۔حضرت علیؓ نے عرض کیا:یا رسول اللہ ﷺ !اُن کی علامت کیا ہے؟حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:وہ تیری تعریف میں غلو کریں گے اور حد سے بڑھ جائیں گے اور سلف (صحابہ کرامؓ) پر طعن کریں گے۔یہ رافضی گروہ شیعہ ہیں۔

(فتاوی حصاریۃ و مقالات علمیّہ:ج7:ص171)

تعزیہ بنانے والے اسلام سے خارج ہیں:

تعزیہ اور روضہ حضرت حسینؓ کی نقل بنانا اور اس کا جلوس نکالنا اور حضرت حسینؓ کی روح کو اِس میں حاضر ماننا اور ان کو پکارنا اور ان خود ساختہ چیزوں کو سجدے کرنا اور ان کے نام نذریں نیازیں دینا اور عرضیاں لکھ کر ساتھ لٹکانا اور اِردگرد گھومنا وغیرہ وغیرہ اُمور شرک و کفر ہیں۔

شیعہ مذہب کی کتاب:من لا یحضرہ الفقیہ: کے صفحہ نمبر 37 میں ہے کہ:حضرت علیؓ نے فرمایا:من جلدقبرا او مثل مثالا فقدخرج من الاسلام: کہ جس نے قبر کو پھر نیا بنایا یا اس کی مثال یا نقش تیار کیا تو وہ اسلام سے خارج ہوا۔یعنی جو شخص اس طرح نقلی چیز بنا کر اس پر اصلی کے احکام جاری کر دے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔

پس اس طرح تمام شیعہ تعزیہ اور روضہ کے نقل اتارنے والے کافر ہوئے جو اس نقلی چیز پر اصلی کا حکم نافذ کرتے ہیں اوران خود ساختہ مورتیوں سے مدد مانگتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہماری آوازیں سن کر حاجات پوری کریں گے،یہ عقیدہ شرک ہے۔(فتاوی حصاریۃ و مقالات علمیّہ:ج7:ص171)

گستاخِ صحابہؓ کی سزا:

:جامع الاخبار شیعی: کے صفحہ نمبر 9 پر ہے:قال النبیﷺ من سبّ اصحابی فقد کفر:
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابی کو گالی دی وہ کافر ہوا۔نیز اسی کتاب میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھے گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے،اس کو دُرے مار دو۔

چونکہ شیعہ محرم میں بھی شیطانی کام کرتے ہیں اور تبرا اور لعنت بزرگانِ دین کو عبادت تصور کرتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ وسیدنا عثمان غنیؓ کو گالیاں دینا بہت ثواب جانتے ہیں۔لہذا اِن کو تعزیر لگانی واجب ہے، کیونکہ برائے قرآن وحدیث کسی ادنیٰ درجے کے مسلمان کو کافر کہنے والا بھی فاسق، بلکہ کافر ہے،تو صحابہ کرامؓ کو گالی دینے اور کفر کی نسبت کرنے سے کافر کیوں نہ ہوگا۔(فتاوی حصاریۃ ومقالات علمیۃ:ج7:ص172)

تعزیہ کے رسم سے بچنا واجب ہے:

تعزیہ اور اس کے لوازمات.....اسلام کے بعد کی پیداوار ہیں،اسلام میں اس کا ثبوت نہیں ہے، بلکہ اب یہ کفر کی حد کو پہنچ کر قطعی حرام ہیں۔ہر موحد، متقی، عامل بالقرآن والحدیث مسلمان کو ان رسموں سے بچنا واجب ہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے لے کر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے لے کر قرونِ ثلاثہ کے آخری عہد تک کسی نبی،صحابی،ولی،شہید اور امام کا تعزیہ نہیں بنایا گیا اور نہ کسی نے اس کے بنانے کا حکم دیا،حالانکہ ہر زمانہ میں بزرگانِ دین کے ایسے واقعات گزر چکے ہیں جو کربلا کے واقعہ سے بھی زیادہ افسوس ناک ہیں۔

(فتاوی حصاریۃ ومقالات علمیۃ:ج7:ص173)

تصویروں کی حرمت اور شیعہ مذہب میں تعزیہ اور شبیہہ بنانا:

باتفاق علمائے اسلام بروئے قرآن وحدیث روضہ کی شبیہہ صورت بنانا اور حضرت حسینؓ کی صورت مثل تعزیہ بنانا حرام اور باطل ہیں،اسلام نے اس کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم فرمایا اور اس کام پر مقرر کیا کہ جہاں کہیں اُونچی قبریں دیکھیں،مسمار کردیں اور جہاں تصویر پائیں،مٹادیں۔چنانچہ حضرت علیؓ نے ایسا ہی کیا اور پھر اپنی خلافت میں کروایا۔

نیز:فتح الباری:جلد نمبر 17:صفحہ نمبر 38 میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اُس میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت دیکھی ۔پس آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس کو مٹا دیا۔

اِس سے معلوم ہوا کہ تعزیہ وغیرہ اور قبوں کو مٹا دیا جائے، کیونکہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔تعزیوں وغیرہ میں دلدل وغیرہ کی تصویریں ہوتی ہیں جو حرام ہیں۔(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّہ:ج 7:ص 173)

سبیلِ حضرت حسینؓ کا شربت پینا اور پلانا:

نذر غیر اللہ اور سبیل نیاز حسینؓ حرام ہے۔ان کا شربت پینا اور پلانا گناہ کبیرہ ہے۔قرآن کریم میں ہے و ما اهلّ به لغير الله: کہ جو چیز غیر اللہ کیلئے پکاری جائے، وہ حرام ہے۔ایسے پانی پینے سے پیاسا رہنا بہتر ہے۔
(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّہ:ج 7:ص 175)

تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے والی عورتیں جنت سے محروم ہے:

بروئے قرآن و حدیث مستورات کا گھر میں رہنا اور پردہ رکھنا واجب ہے۔مستورات وہی ہیں جو ستر میں ہوں، باقی بے حیا ہیں۔ بے حیاؤں کا جلوس کے ساتھ نکلنا حرام ہے، ایسے مجمعوں پر لعنت برستی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو عورت بن سنور کر اور معطر ہو مر مردوں کے مجمع میں گزرے، وہ زانیہ ہے اور جو ایسے مجمعوں میں اپنی عورتیں، لڑکیاں، بہنیں بھیجتے ہیں وہ دیوث ہیں اور دیوثوں پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔پس تعزیہ کے جلوسوں میں شامل ہونے والے جنت سے محروم رہیں گے۔
(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّہ:ج 7:ص 175)

تعزیہ کی جلوسوں میں شرکت کرنے کی وجہ سے نمازیں چھوڑ دیتے ہیں:

تعزیے نکالنے والے اکثر.....نہ علماء ہوتے ہیں اور نہ مشائخ اور نہ متقین، بلکہ یہ لوگ خود ان رسموں سے علیحدہ ہو کر گھر میں بیٹھ کر جہلا او رعوام کو ان پر لگا دیتے ہیں، وہ اکثر بے نماز، بے دین، عوام کالانعام، جاہل مطلق ہوتے ہیں، جو پہلے ہی سے لامذہب ہوتے ہیں، وہ اپنی نفسانی خواہشات کی بنا پر ان رسموں سے دلچسپی لیتے ہیں اور بعض امرا فیس لے کر یہ حرام فعل کرتے ہیں، اور جو نمازی سادہ لوح جلوسوں میں پھنس جاتے ہیں، وہ نمازیں ترک کر دیتے ہیں، نماز ترک کرنا کفر اور شرک ہے اور بت پرستی کے برابر ہے۔

بہر کیف محرم کی رسومات گناہوں کا مجموعہ ہیں اور نیکیوں کے تلف کرنے کا باعث ہیں ۔مسلمانوں کا فرض منصبی

ہے کہ ان بدرسموں سے خود بھی بچیں اور اپنے احباب کو بھی بچائیں، کیونکہ یہ سب موجب: عذاب النار: ہیں۔قرآن کریم میں ہے:قوا انفسکم و اھلیکم نارا:کہ اپنی جانوں اور اپنے اہل کو دوزخ سے بچاؤ۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج 7:ص 176)

مشرک کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا:

سوال: مشرک کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کو خود سلام نہ کرنا چاہئے۔اگر وہ کہہ دیں تو جواب میں صرف: وعلیکم: کہہ دو۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج 1:ص 343)

مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا:

جو بھی مشرک بدعتی ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج 3:ص 226)

مشرک اور کافر کی قربانی قبول نہیں:

مشرک اور کافر کی قربانی قبول نہیں۔سورۃ الکھف: میں ہے:فحبطت اعمالھم:کافروں کے اعمال برباد ہو گئے پس نہ قائم کریں گے ہم ان کیلئے قیامت کے دن تول۔یعنی کافروں کے اعمال کا وزن نہ ہو گا کہ ان کے عمل برباد ہو گئے۔پس جو شخص بروئے شرع کافر ہو،اس کو توبہ کر کے پھر قربانی کرنی چاہئے۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج 5:ص 357)

بدعتی کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا:

سوال: بدعتی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی کو خود سلام نہ کرنا چاہئے۔اگر وہ کہہ دیں تو جواب میں صرف: وعلیکم: کہہ دو۔

(فتاوی حصاریة و مقالات علمیّه:ج 1:ص 343)

بدعتی کی قربانی قبول نہیں:

بدعتی شخص کی قربانی قبول نہیں ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے:أبی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب بدعته حتی یدع بدعته:فرمایا:رسول اللہﷺ نے کہ اللہ تعالی نے بدعتی کا عمل قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

(فتاوی حصاریة ومقالات علمیّه:ج5:ص357)

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری کا فتوی

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنا:

سوال: کیا اہل سنت جماعت کی لڑکی کا رشتہ شیعہ مذہب سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اگر غالی ہے، جن کا یہ قول ہے کہ :علیٰ کلّ شي ء قدیر: حضرت علیؓ ہے یا اسی قسم کے اور غلط خیالات رکھتا ہے، چونکہ وہ خود اسلام سے خارج ہے، اس لئے کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے جائز نہیں ہے۔اور اگر معمولی اختلاف خلافت پر رکھتا ہے تو غلطی پر ہے، نکاح اس سے جائز ہے۔

شرفیه:

پھر بھی یقینی بات نہیں، اس قوم میں تقیہ کا پلید عقیدہ ہی عدم جواز کیلئے کافی ہے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کی غلطی، ائمہ کی انبیاءکرام علیہم السلام کی طرح عصمت وغیرہ خرافات۔(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص332)

ایام عاشورہ میں شادی کرنا:

سوال: ایام عاشورہ میں شادی کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بے شک کرسکتے ہیں۔جو لوگ ان رسوم کے پابند ہیں وہ بدعتی ہیں۔

(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص144)

تعزیہ کی مجلس میں شرکت کرنا:

سوال: زید ماہِ محرم کے عشرہ کے دنوں میں تعزیہ کی مجالس میں جا کر کھیلتا کودتا ہے۔ازروئے قرآن وحدیث ایسی مجلسوں میں زید کا جانا جائز ہے یا نہیں؟اور زید اس کو ثواب یا جائز سمجھ کر نہیں جاتا فقط اس نیت سے جاتا ہے کہ محرم کی مجلسوں میں ہندو اور مسلمان سب جاتے ہیں اس لئے مسلمانوں کا زور ہندوؤں پر غالب رہے اور ہندو مغلوب رہیں اور آئندہ اسلام میں ہندو قوم کوئی قسم کا خلل یا زور نہ پہنچائیں؟

جواب: تعزیہ وغیرہ کی مجلس میں کسی نیت سے جانا بھی جائز نہیں۔قرآن کریم اور حدیث شریف میں منع ہے:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص151)

یا علیؓ مدد کہنا شرک ہے:

سوال: یا علیؓ مدد:جو لوگ کہتے ہیں،اس میں شرک لازم آتا ہے یا نہیں؟

جواب: نماز کی ہر رکعت میں:ایاك نستعین:پڑھتے ہیں۔یا علیؓ مدد کہنے کے برخلاف ہے۔لہذا شرک ہے۔(فتاوی ثنائیہ:ج1:ص339)

محرم میں حلوا پکانا:

سوال: ہم محرم میں ملید پکاتے ہیں۔نیاز نہیں دیتے،کھانے کیلئے لڑکے بالے مل کر جاتے ہیں۔ازروئے قرآن وحدیث جواب عنایت ہو۔

جواب: محرم کا حلوا بند کرنا چاہئے،یہ بدعت ہے۔(فتاوی ثنائیہ:ج1:ص366)

تعزیہ اور اس کے رسوم ادا کرنا خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے غضب کو دعوت دیتا ہے:

تعزیہ اور اس کے لوازمات علم،شدّے وغیرہ بنانا اور ان کا احترام کرنا،اور شربت و مالیدہ،شیرینی وغیرہ ان پر چڑھانا اور دُرود دِلانا اور ان کاموں کو دارین کی کامیابیوں کا وسیلہ جاننا یہ سارے افعال سراسر ناجائز حرام اور صریح اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے خلاف ہیں۔اہل سنت والجماعت کے واسطے ہرگز لائق نہیں کہ ایسے بدعی کاموں کے

مرتکب ہوکراللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے غضب میں گرفتار ہوں اور دوزخ کی آگ کو اپنے لئے ضروری قرار دیں۔(فتاوی ثنائیہ:ج1:ص181)

مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت مانگنا:

سوال: کسی کے ماں باپ تمام عمر شرک وبدعت میں مرے ہوں، اور نہ اس بارے میں توبہ کی ہو، بظاہر تو یوں ہو، باطن خدا تعالیٰ جانے۔ ایسے شخص کی اولاد اُن کے واسطے دعائے مغفرت مانگ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن مجید میں ارشاد ہے: ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین ولو کانوا اُولی قربیٰ: مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے حق میں دعائے بخشش مانگیں چاہے وہ قریبی ہوں۔ پس جس ماں باپ کی بابت علم ہو کہ وہ مشرک تھے، ان کے حق میں تو یہی حکم ہے۔(فتاوی ثنائیہ:ج1:ص274)

کافر مرد سے مسلمہ عورت کا نکاح:

سوال: ہندہ کی شادی زید کے ساتھ بحالتِ لاعلمی کی گئی ،بعد معلوم ہونے کے ہندہ نے کہا کہ مجھ کو ایسا آدمی منظور نہیں۔ ہندہ نے زید کو کہا کہ نماز پڑھو، زید نے جواب دیا کہ ہم تمہاری نماز نہیں جانتے، وہ کیا چیز ہے، اور ہندہ باقاعدہ نماز، روزہ ادا کرتی ہے، اور وہ آدمی اللہ تعالیٰ جل شانہ ورسول ﷺ کو پہچانتا ہی نہیں، اور مسلمان کو بہت بُرا تصور کرتا ہے، اور مذہب غیر اسلام کو برگزیدہ شمار کرتا ہے، اور مجلس اہل ہنود کے ساتھ رکھتا ہے اور مسلمانوں میں بیٹھنا ہی نہیں چاہتا، اور: لاالٰہ الّاالـلّٰـہ: کو بھی نہیں پڑھ سکتا۔ ہندہ کا سوال یہ ہے کہ ایسے آدمی سے تفریق کرا کر دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر سوال کا واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص مرتد ہے، اس سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

شرفیہ:

بلکہ صورتِ مذکورہ میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، اس لئے کہ کافر سے مسلمہ کا نکاح صحیح نہیں۔ شخص مذکورہ شروع ہی سے کافر ہے۔(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص326)

غیر مسلموں کے مذہبی میلوں میں تجارت کی غرض سے جانا:

سوال: مسلمان کو قبروں اور مزاروں کے سالانہ عرسوں اور نیز ہندوؤں کے مذہبی میلوں میں تجارت اور

خرید وفروخت کی غرض سے جانا جائز ہے یا نہیں؟

جــــواب: جہاں شرک یا کسی نا جائز کام کی تائید ہو، وہاں نہ جانا چاہئے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان: خرید وفروخت سے بھی اِن کو رونق اور مدد پہنچتی ہے۔

(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص390)

مسلمان کا وارث کافر نہیں ہوسکتا:

ســوال: ایک عورت مسلمان ہوئی اور کچھ امانت اپنی ایک مسلمان کے پاس رکھ گئی، اس کا ایک لڑکا بھی ہے مگر وہ کافر ہے۔اب اس عورت کا انتقال ہوگیا۔اب اس امانت کو مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مسلمان کا وارث کافر نہیں ہوسکتا۔اس لئے مرحومہ کا ترکہ کسی کارِ خیر میں لگا دیں تو جائز ہے۔

(فتاوی ثنائیہ:ج2:ص493)

مشرک کے چھوڑے ہوئے جانور کو ذبح کر کے کھانا:

ســـوال: ہماری طرف ہندو قوم اپنے باپ دادوں کے ایصال ثواب کیلئے ایک جانور داغ کر مطلق العنان چھوڑ دیتی ہے جو اُن کی ملکیت سے بھی خارج ہوجاتا ہےاور:مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰه: کا حکم بھی ان پر صادق نہیں آتا۔اس جانور سے فصلوں کا سخت نقصان ہوتا ہے۔کیا ایسے جانور کو ذبح کر کے کھا لینے میں شرعاً کوئی حرج ہے؟

جواب: مشرک جو کچھ بھی چھوڑے اس میں:مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰه: کا اثر ضرور ہوتا ہےعلاوہ اس کے مالِ غیر ہے، بلا اجازت اس کا کھانا جائز نہیں۔

قرآن کریم کی رو سے جن چیزوں کا کھانا حرام ہے اُن میں ایک وہ چیز بھی ہے جس پر تعظیم وتقرب کیلئے کسی غیراللہ کا نام پکارا جائے،یعنی غیر خدا تعالیٰ کیلئے اس کو شہرت دے دی جائے وہ چیز:مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰه:میں داخل ہے۔

(فتاوی ثنائیہ:ج1:ص106)

مشرکین کو زکوۃ کا مال دینا:

زکوۃ کا مال کفار ومشرکین کو دینا جائز نہیں ہے،حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میں ہے:فاخبرهم ان اللّٰه قدفرض عليهم صدقة توخذمن اغنيانهم و تردعلىٰ فقراء هم:

اس حدیث کے تحت میں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ان المزکوۃ لاتدفع الی الکافرلعود الضمیر فی فقراء ھم الی المسلمین: (فتاوی ثنائیہ: ج 1: ص 749)

مشرکہ عورت سے نکاح:

بحکم قرآن مجید مشرکہ عورت سے نکاح درست نہیں: و لاتنکحوا المشرکت حتّٰی یؤمن:

(فتاوی ثنائیہ: ج 2: ص 320)

ابوالحسنات علی محمد سعیدی

کا فتوی

(مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال مغربی پاکستان)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا اور اِن کے لئے بخشش کی دعا مانگنا:

سوال: شیعہ کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے کئی فرقے ہیں، ایک زیدی کہلاتے ہیں، وہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو گالی نہیں دیتے، نہ ان کو منافق کہتے ہیں، بلکہ صرف سیدنا علی المرتضیٰؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ و دیگر صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتے ہیں تو ایسے شیعہ کافر نہیں، ان کا جنازہ اگر کوئی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اچھا نہیں، کیونکہ پھر لوگوں کے دلوں میں اِن کی نفرت نہیں رہتی، بلکہ ان کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ تنبیہ کیلئے مقروض کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے، زیدی شیعہ تو اس سے کئی درجہ بُرے ہیں، ان کا جنازہ بطریق اولیٰ نہ پڑھنا چاہئے۔ اور جو شیعہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو گالی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا ایمان منافقانہ تھا (معاذ اللہ) تو ایسے شیعہ کافر ہیں اور کافروں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہیں:

:انّ اللّٰہ حرّمھما علی الکافرین: یعنی کافروں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے۔ اسی طرح

مشرک کے بارے میں فرمایا ہے:انّه من یّشرك باللّٰه فقدحرّم اللّٰه علیه الجنّة: یعنی جوشرک کرے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی۔جب جنت حرام ہے تو نمازِ جنازہ کس چیز کے لئے ہوگی؟

دوسری آیت میں ہے:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم: یعنی نبی کیلئے اور ایمان والوں کیلئے لائق نہیں کہ مشرکوں کیلئے بخشش مانگیں،خواہ ان کے رشتہ دار ہوں،جب ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ دوزخی ہیں۔

یہ اس آیت میں مشرکوں کیلئے بخشش نہ مانگنے کی وجہ بتاتی ہیں،یعنی ان کو دوزخ سے کسی وقت نجات نہیں،پس جس شخص کی کسی وقت نجات کی اُمید نہ ہو،اس کیلئے بخشش کی دعا کرنی منع ہے۔اور شیعہ مذکور چونکہ کافر ہے،اس کی نجات کی بھی اُمید نہیں۔پس اس کی بابت بھی بخشش کی دعا منع ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ تقدیر سے انکار کرنے والے اُمت کے مجوسی ہیں،اگر بیمار ہوجائیں تو اِن کی بیمار پُرسی نہ کرو،اگر مرجائیں تو اِن کے کفن دفن اور جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

جیسے تقدیر کے منکروں کو اِس حدیث شریف میں اُمت کے مجوسی قرار دیئے ہے،اسی طرح شیعہ کو ایک اور حدیث میں اس اُمت کے نصاریٰ قرار دیئے ہے۔مشکوٰۃ شریف باب مناقبِ حضرت علیؓ میں حدیث ہے:

حضور اکرمﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا:تیری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے،یہود نے اس سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا،اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ اِن کو اس مرتبہ تک پہنچا دیا کہ جو اِس کے لائق نہ تھا،یعنی ایک بغض میں ہلاک ہوگئے ایک محبت میں۔حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ سے محبت میں افراط کرنے والا بھی ہلاک ہوجائے گا،جس کو میرا بغض بہتان پر آمادہ کرتا ہے۔سو یہ پیشن گوئی ہوکر ہی رہی۔خارجی حضرت علیؓ سے بغض رکھتے ہیں،گویا کہ وہ اس امت کے یہود ہے اور شیعہ محبت میں افراط کرتے ہیں یہاں تک کہ حضرت علیؓ کی محبت کی وجہ سے سیدنا صدیق اکبرؓ سے بغض رکھتے ہیں،تو گویا کہ شیعہ اس امت کے نصاریٰ ہوئے۔

پس جیسے قدریہ کا جنازہ جائز نہیں،کیونکہ وہ اُس اُمت کے مجوسی ہیں،اِسی طرح شیعہ اور خارجی کا بھی جنازہ جائز نہیں،کیونکہ وہ اِس اُمت کے یہود و نصاریٰ ہیں۔جس امام نے جنازہ پڑھا ہے،اُس کو امامت سے معزول کردینا چاہئے،اس لئے کہ اس نے ایک کافر کا جنازہ پڑھادیا۔(فتاوی علماء حدیث:ج5:ص52)

تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی میں شرکت کرنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور محفل تعزیہ داری میں جاوے، اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور محفل تعزیہ داری میں جاوے، سوایسا شخص اگر نماز پڑھا رہا ہو، اور کوئی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوجاوے تو اس کی نماز ہوجاوے گی، مگر ایسے شخص کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے، اور نماز پڑھانے کیلئے آگے نہیں کرنا چاہئے، اس واسطے کہ مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری بلاشبہ فسق وفجور کے کام ہیں، اور فسق وفجور کے کام سے جو راضی ہو، اور اس کی محفل میں جاوے، وہ بھی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز تو ہوجاتی ہے مگر اس کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے۔(فتاوی علماء حدیث:ج 1:ص 252)

شیعہ سے محبت اور تعلقات رکھنے والے کی امامت:

سوال: شیعہ سے محبت ظاہری اور باطنی اور رشتہ داری رکھنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ سے محبت وتعلق رکھنے والے کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے، ہاں اگر اس سے اُس جگہ میں افضل امام نہ ہو اور وہ جبروت سے اُس جگہ میں امام ہو اور معزول ہونا اس کا نہ ہو سکے تو پڑھ لے، جمعہ جماعت کا تارک نہ بنے۔(فتاوی علماء حدیث:ج 1:ص 188)

رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: چی فرمایند علمائے دین در حق کسے کہ رافضی است و مذھب خود را پیش مردماں شیعہ اقرار اظہار می کند و تناکح و تناسل در رشتہ وقرابت با رافضی کما ینبغی می دارد۔ آیا نماز پس ایں چنیں رافضی جائز است؟جواب مطابق مذھب حنفی تحریر کردہ شود:

جواب::درصورت مرقومہ حسب مذھب حنفی نماز پس رافضی غیر جائز وناروا است۔قال المرغینانی:یجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی وبدعتہ ولاتجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن:

(فتاوی علماء حدیث:ج 1:ص 217)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے؟

جواب: جب اِن کا طریق نماز ہی جدا ہے تو آپ کی نماز ان کے پیچھے کیونکر ہوگی۔

(فتاوی علماء حدیث:ج5:ص137)

رافضیہ وغیرہ فرقے.... نماز میں ان کی اقتدا کرنا، ان سے سلام مصافحہ کرنا، ان کی ورثہ مسلمان کو یا مسلمان کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ نکاح کرنا، اِن لوگوں سے میل ملاپ رکھنا:

سوال: رافضیہ بلاتفضیلیہ، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، مرزائیہ، چکڑالویہ وغیرہ وغیرہ فرقے.....یہ قطعی کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کی اقتدا اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں؟ ان کی ورثہ مسلمان کو یا مسلمان کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلمان عورت کو اِن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند اِن فرقوں میں داخل ہو جائے، مذہب اہل سنت والجماعت بدل لیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بغیر طلاق کے وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اِن فرقوں کے گمراہ، زندیق، ملحد، بدعتی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ یہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں، لیکن صاف کافر کہنا ذرا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو سیدنا صدیق اکبرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں۔ اور زیدیہ کافر نہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت خطا نہیں ہے، مگر حضرت علیؓ افضل ہے اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں ساکت ہے نہ اچھا کہتے ہے نہ بُرا۔

رہا اِن لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے تفسیر ابن کثیر: جلد دوم: صفحہ 201 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث شریف ذکر کی ہے کہ: جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو اُن سے بچو۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے رشتہ ناطہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں، بلکہ جو اِن میں سے کافر ہیں، اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی

سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا ہو تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں، نماز کا اعادہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو، اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حدِ کفر کو پہنچ گئی تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: و لاتنكحوا المشركين حتّٰى يؤمنوا: یعنی مشرک مردوں کو نکاح نہ دو۔ اور دوسری جگہ ہے: و لا تمسكوا بعصم الكوافر: یعنی کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو۔

اگر اسی حالت میں مر جائیں تو مسلمان اِن کے وارث نہیں اور یہ مسلمان کے وارث نہیں۔

(فتاوی علماء حدیث: ج9: ص363)

تعزیہ اور عرسوں کے میلوں میں جا کر تجارت اور خرید و فروخت کرنا:

سوال: عرس، تعزیہ کے میلوں اور دیگر میلوں میں جا کر تجارت اور خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جہاں کفر و شرک اور بدعت وغیرہ جیسے ناجائز کام ہوتے ہوں، وہاں جانا ہی درست نہیں ہے اور نہ وہاں جا کر خرید و فروخت کرنا چاہئے۔ یہ سب مقامات زور کے ہیں، اور قرآن مجید میں مومنین کے اوصاف میں سے بیان کیا گیا کہ: لايشهدون الزور: مومن وہی ہیں جو ناجائز مجلسوں میں شریک نہیں ہوتے۔

(فتاوی علماء حدیث: ج10: ص49)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کی امامت:

سوال: ایک شخص جماعت اسلامی سے وابستہ ہے، وہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ (نعوذ باللّٰہ) ظالم و جابر حکمران اور بدعتی تھے، اور انبیاء کرام علیہم السلام کو غیر معصوم سمجھتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: یہ سب باتیں گمراہی کی ہیں، سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرم ﷺ کے جلیل القدر اور سچے صحابی تھے چہ جائیکہ (معاذ اللّٰہ) ظالم اور جابر ہوں، حسبِ تصریح قرآن مجید: و كلا وعدالله الحسنىٰ: سے صحابہ کرامؓ سے جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، اور: رضى الله عنهم و رضوا عنه: کا سرٹیفکیٹ انہیں دنیا میں ہی عطا فرما دیا گیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے حق میں ایسے الفاظ گستاخی ہیں، جن کے مرتکب کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو معصوم سمجھنا اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے، اس سے انکار عقیدۂ صحیحہ سے انحراف ہے۔ ایسے شخص کو

ہرگز امام نہیں بنانا چاہئے۔

وقال رسول اللہﷺ:اجعلوا انمتکم خیارکم: امام ایسے شخص کو بناؤ جو تم میں (عقیدہ وعمل میں) سب سے بہتر ہو۔(فتاوی علماء حدیث:ج 10:ص 78)

تعزیہ بنانا اوراس میں شرکت کرنا،ماتم کرنا اوراس میں سامان مہیا کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کرنا، بچوں کو طوق بیڑی پہنانا، اور ماتم کرنا، بھوسا اُڑانا وغیرہ اور ذکر سوانح و وقائع شہادت وغیرہا میں سامان کرنا اوراس پر رُونا اور رُلانا، اوراس کے واسطے انعقاد مجلس تعزیت کرنا موجبِ ثواب ہے یا باعثِ عقاب؟ اور نوحہ و مرثیہ خوانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ داری، علمداری، ماتم کرنا، بچوں کو طوق بیڑیاں پہنانا، فقیر بنانا وغیرہ قرونِ ثلاثہ:مشھود لھابالخیر: سے ثابت نہیں، نہ کسی اصل شرعی کے تحت میں مندرج ہے، نہ سلف وخلف صالحین کا اس پر عمل۔

پس محض بدعت وضلالت و:احداث فی الدین: ٹھہرا، جس کے عدمِ قبول اور رَدّ ہونے پر حضور اکرمﷺ کا یہ قول منقول ہے:من احدث فی امرناھذامالیس منہ فھورد:

ھوالمصوب:

واقعی رسمِ تعزیہ داری بدعت ہے، نہ حضور اکرمﷺ کے زمانہ میں پایا گیا، نہ خلفاءؓ کے زمانہ میں، بلکہ اس کا وجود قرونِ ثلاثہ میں کہ: مشھو دلھا بالخیر: ہیں منقول نہیں ہوا، اور نہ کسی اصل شرعی کے تحت میں مندرج ہے، پس یہ بدعت ضلالہ ٹھہرا، اور بدعت ضلالہ کو اختیار کرنا لعنتِ خدا تعالیٰ و ملائکہ کا موجب اور رسول مقبولﷺ کی رنجیدگی کا باعث ہے۔

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سارے جہاں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نہ اس کی نفل عبادت قبول کرے گا نہ فرض۔اور فرمایا: جو کوئی ہمارے دین میں ایسا کام کرے جو اس کا حصہ نہیں تو وہ کام مردود ہے۔اور فرمایا: بدترین کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور سینہ کوبی کرنا، کپڑے پھاڑنا، نوحہ کرنا، خاک اُڑانا، بال نوچنا یہ سب افعال منہیات وممنوعات سے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

جو سر کے بال نوچے، سینہ کوبی کرے اور کپڑے پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور فرمایا جو رُخسار پیٹے،

گریبان پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور فرمایا: خدا تعالیٰ نوحہ کرنے والے پر لعنت کرے۔

جامع الرموز میں ہے کہ: اگر حضرت حسینؓ کا واقعہ بیان کرنا چاہے تو پہلے تمام صحابہ کرامؓ کی شہادت کا تذکرہ کرے، تاکہ شیعہ کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

تعزیہ بنانا، اس میں شریک ہونا، اس پر چڑھاوا چڑھانا یا منت ماننا، اِن ایامِ عشرۂ محرم میں ذکرِ شہادتِ حضرت حسینؓ کرنا، رونا پیٹنا، چلّانا، نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا، یہ سب نادرست اور بدعت سیئہ ہے۔ تعزیہ داری کرنا وغیرہ اُمورِ مذکورہ فی السوال ناجائز و بدعت ہیں۔ (فتاوی علماء حدیث: ج 11: ص 368)

تعزیہ پرستی کرنے والے اسلام سے خارج ہیں، بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، محرم میں رافضیوں کے رسوم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے، مسلمانوں کو اِن اُمورِ بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہیئے:

سوال: بعض آدمی اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور حضرت حسینؓ کی محبت کو وسیلہ بنا کر عشرۂ محرم میں تعزیہ پرستی کرتے ہیں۔ اِس کی کیفیت اس طرح ہے کہ پانچویں محرم کو کہیں سے دو مشت خاک لے آتے ہیں اور اس کو حضرت حسینؓ کی لاش قرار دے کر اس کی تعظیم کرتے ہیں، اور چبوترہ رکھتے ہیں، پھر ہر روز اس پر شربت، فالودہ اور مٹھائی وغیرہ کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اس مٹی کو باعثِ نجات و مطلب برآری سمجھتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اور اس سے مال و دولت و اولاد وغیرہ مانگتے ہیں۔ پھر ساتھویں رات کو طہارت کرتے ہیں، ایک پگڑی باندھتے ہیں اور اس پر پھولوں کا سہرا لٹکاتے ہیں، اور ایک چوکی پر جس کی دونوں طرف ہاتھ کی شکل کی ہوتی ہے وہ دستار بڑی عزت سے رکھ دیتے ہیں۔ آٹھویں رات کو اِس چوکی کو مع دستار کے سر اُٹھا لیتے ہیں ڈھول بجتا ہے اور ماتم و سینہ کوبی کرتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرتے ہیں۔ اور نویں رات کو اس دو مشت خاک کو کفن پہنا کر اس قبر میں جو تعزیہ کے اندر بنی ہوتی ہے دفن کردیتے ہیں اور پھر اس کو کندھوں پر اُٹھا کر گریہ وزاری اور سینہ کوبی کرتے ہوئے ہائے حسین ہائے حسین کہتے ہوئے گشت کرتے ہیں۔ اور دسویں تاریخ کو چاشت کے وقت اس کفن میں لپٹی ہوئی مٹی کو بمعہ ساز و سامان کے روتے پیٹتے

اپنے بنائے ہوئے کربلا میں لے جا کر دفن کر دیتے ہیں، اور اس کے بعد کئی چیزوں پر جن کو اپنے ہاتھ لے جاتے ہیں، فاتحہ پڑھتے ہیں، اور شام کو اس قبر پر چراغ جلاتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے جو حضرت حسینؓ کی قبر کی شبیہ اپنی طاقت کے مطابق لکڑی، سونے چاندی سے بناتے ہیں، اس کو اپنے گھروں میں نہایت تعظیم سے رکھتے ہیں، اس کی پوجا کرتے ہیں بعض لوگ ہاتھ وغیرہ کا علم بنا کر قبر کے ساتھ باندھ دیتے ہیں، اور ساتویں رات علم کو تعزیہ سے جدا کر کے گشت کیلئے لے جاتے ہیں اور دسویں دن علم مذکور کو سہرے وغیرہ پہنا کر تعزیہ کے ساتھ قبر میں دفن کر دیتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو محرم شروع ہوتے ہی پورے تکلفات سے کمروں کو آراستہ کرتے ہیں، آدمیوں کو بُلا کر مرثیہ خوانی کرتے ہیں، کربلا کے واقعات سناتے ہیں، مستورات کی بے عزتی کی داستانیں بیان کرتے ہیں اور ہائے حسین کہتے ہوئے ماتم کرتے ہیں، پھر شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ کیا یہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں؟ اور کیا یہ کام جائز ہیں؟ یا کفر اور شرک ہے؟ یا گناہِ کبیرہ یا صغیرہ ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت وہ آدمی ہو سکتا ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی راہ پر چلتا ہو، اور یہ تمام اُمور جو سوال میں مندرج ہیں نامشروع حرکات ہیں، حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور ایمان داروں کی یہ راہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جل شانہ کی ناراضگی کا باعث ہیں، جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: جو ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے اور ایمان داروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے تو جدھر جاتا ہے جائے، ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے، اور وہ بدترین جگہ ہے۔

امام بیضاویؒ کہتے ہیں کہ اس آیت سے اجماع کی مخالفت کی حُرمت معلوم ہوتی ہے اور ایسے لوگ اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرنے میں بالکل جھوٹے ہیں، شریعت مطہرہ کے دائرہ سے خارج ہیں، ایسے لوگوں کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، نفل اور فرض کچھ قبول نہیں کرتے، اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ تعزیہ کو سجدہ کرنا بُت کو سجدہ کرنے کے برابر ہے، کیونکہ لغتاً ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے نصب (بت) ہے۔

شرح مواقف میں ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ اب خود ہی سوچو! تعزیہ اور سورج میں کیا فرق ہے۔

مسلمانوں کو اِن اُمورِ بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ صحیح مسلمان بن سکیں۔

ترمذی میں حدیث ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوہ حنین کو نکلے تو راستہ میں ایک درخت آیا، جس پر مشرک لوگ اپنی تلواریں لٹکایا کرتے تھے، اس کو ذات انواط کہتے تھے، تو مسلمانوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں بھی ایک ذات انواط بنادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو قوم موسیٰ علیہ السلام کی سی بات ہوئی کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ان کے خداؤں جیسا کوئی ہمیں بھی خدا بنادیں۔ خدا کی قسم! تم یہود ونصاریٰ کی ضرور پیروی کرو گے۔

پس تعزیہ داری بھی ذات انواط ہی کی ایک صورت ہے کہ لوگ اس پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں، یہ لوگ پورے مشرک و کافر ہیں، کیونکہ انہوں نے خدا کیلئے شریک بنادیئے، جس کی مخالفت قرآن مجید کی آیت: فلا تجعلوا لله اندادا: میں ہے۔

باقی رہا سینہ کوبی اور نوحہ وشیون تو آنحضرت ﷺ کی سنت کے بالکل برخلاف ہے، اور یہ بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے، حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر لعنت کرے جو کسی فرضی قبر کی جس میں کوئی مُردہ دفن نہیں ہے زیارت کرے۔

پس ایسے لوگ جو محض اتباع ہوائے نفس کی بنا پر تعزیہ پرستی وغیرہ کرے اور سنت کی پرواہ نہ کریں، اہل سنت والجماعت بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ایسے لوگوں کو شرک و بدعت چھوڑ کر توبہ واستغفار کرنی چاہئے۔

(فتاوی علماء حدیث:ج11:ص395)

تعزیہ داری میں شرکت اور تعاون کرنا اور اس کی زیارت کرنا:

سوال: اگر مسلمان کوئی میلہ کریں جس کی مذہب میں کوئی اصل نہیں، جیسے تعزیہ داری، اور کافر، نہ اس لحاظ سے کہ میلہ کی تخریب ہو بلکہ اس لحاظ سے کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت ہو مزاحم ہوں، تو ایسی صورت میں میلہ والے مسلمانوں کی شرکت دوسرے مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: درصورت مرقومہ ارباب فطانت ودیانت پر مخفی نہیں کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت جب ہو کہ یہ میلہ تعزیہ داری کا مذہب وملت یا ادنیٰ شعائرِ اسلام میں بھی داخل ہوتا، حالانکہ داخل نہیں، اور جب یہ میلہ مذکورہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا، بلکہ یہ میلہ بعض وجوہ سے میلہ فسقیہ ہے اور بعض وجوہ سے میلہ شرکیہ ہے تو اس صورت میں

مسلمانوں کومن حیث الملۃ ہب دینی وملت یقینی کیونکر ہزیمت متصور ہوگی؟ یہ خیال خام بعض بلایان نا فرجام ہے۔وقول رب العالمین:یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔الآیۃ۔ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون: مناسب حال ومقال بلایان بدخصال کے ہے،پس:فذرھم ومایفترون: ان کواوران کے بہتانوں کو چھوڑ دو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میلہ تعزیہ داری کا میلہ فسقیہ ہے باعتبار اجتماع فساق تماش بین کے،اور یہ میلہ باعتبار بنانے والے اور تعظیم کرنے والے اور تقرب لغیر اللہ چاہنے والے کے میلہ شرکیہ ہے۔

پس پہلی صورت میں تماشہ دیکھنا ان کے میلہ کا اور تماشہ دیکھنا تعزیہ کے میلہ کا دونوں برابر ہیں۔زور وکذب ومالا ینبغی: اور غیر مشروع ہونے میں بموجب اس آیت کریمہ کے:فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظلمین:یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے پاس مت بیٹھو۔نیز بدلیل آیت سورۃ الفرقان:والذین لا یشھدون الزور: جو بےہودہ چیزوں پر حاضر نہیں ہوتے۔

ہر چند یہ آیت محتمل احتمالاتِ کثیرہ کو ہے،لیکن احتمال قوی یہی ہے کہ:یہ حاضر ہونا ہر اُس چیز کو شامل ہے جو لائق وشائستہ نہیں،اس میں مشرکوں کی عیدیں اور فاسقوں کی مجالس بھی شامل ہیں۔کیونکہ جو بد لوگوں کے پاس جائے گا،ان کے افعال کو دیکھے،ان کی مجلس میں حاضر ہو،تو اُس نے ان کے گناہ میں شرکت کی۔

او رمدد دینا بنابر تکثیر سواد اور اشاعت ورونق تعزیہ کی زیادہ ترسخت گناہ ہے حسب منطوق لازم الوثوق کے:تعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان: نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو،اور گناہ اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔

ونیز مطابق فرمودہ آنحضرت ﷺ:من کثّر سواد قوم فھو منھم: جو آدمی کسی قوم کی تعداد بڑھائے وہ انہی میں سے ہے۔

اورصورت ثانیہ میں یہ میلہ شرکیہ بلاریب ہے،کیونکہ یہ تعزیہ منصوبہ:فی ما نصب وعُبِدَ من دون اللّٰہ: جو کھڑا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی عبادت کی جائے۔میں داخل ہے:کقولہ تعالیٰ:کانّھم الی نصب یّوفضون: گویا وہ اپنی بتوں کی طرف دوڑتے جارہے ہیں۔:نُصُب:بضمتین:ہر وہ چیز جو کھڑی کی جائے،جیسے جھنڈا وغیرہ۔

پس تعزیہ بنانا اور ساتھ نشان توقیر وتعظیم کے چبوترہ یا کسی بلند مقام پر قائم کرنا اور رکھنا اور نذرونیاز بتوقع حصول

مطالب دنیاوی واُمید حاجت روائی اور فراخی روزی وطلب اولاد و جاہ ومنصب کے اس پر چڑھانا اور اس کی بے ادبی میں نقصانِ جان ومال کا اعتقاد رکھنا اور بجہت عقیدہ واجب التعظیم کے سلام اور مجرا اور سجدہ اس کو کرنا، جیسا کہ رسم ورواج وعرف وعادت تعزیہ پرستوں کی ہے، صریح بت پرستی ہے، کفار مکہ وغیرہ کی بت پرستی کی طرح۔

ایام جاہلیت میں کفار مکہ نے تقریباً تین سو بت گردا گرد خانہ کعبہ کے کھڑے کر رکھے تھے اور نذر ونیاز اور ذبح جانور بنابر تعظیم بتوں کیا کرتے تھے۔ پس درمیان تعزیہ داران اور کفار بت پرستان مکہ مکرمہ وغیرہ کے کچھ فرق نہیں ہے، اس لئے کہ تعزیہ دار تعزیہ سے اعتقاد جلب منفعت ودفع مضرت کا رکھتے ہیں جیسے کفار بتوں سے معتقد حصول منافع ودفع مضار کے ہیں۔ الغرض جو معاملہ کفار اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے وہی معاملہ تعزیہ دار تعزیہ سے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سارے مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ اور عمل مذموم شرکی تعزیہ داری سے محفوظ رکھے، اور دین محمدی پر توفیق رفیق عطا فرمادے، اور جو لوگ خود نہیں بناتے، مگر مددگار اُمور شرکیہ کے ہوتے ہیں ان کو بھی اس بلائے عظیم تائید شرکی سے توبہ نصیب کرے کہ امداد غیر مشروع سے باز آویں۔ اور حسب توفیق: فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظّٰلمین: کہ تعزیہ دار کی صحبت سے احتراز کرتے رہیں، کہ غضب الٰہی میں گرفتار نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، نفل اور فرض کچھ قبول نہیں کرتے، اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

اور فرمایا: آنحضرت ﷺ نے جو کوئی احداث بدعت کرے یا محدث کو جگہ دے یا اس کی تعظیم کرے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کی نماز، روزہ، حج مقبول نہیں۔

اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو کوئی کسی قوم کی کثرت اور بھیڑ بھاڑ اس کی بڑھاوے، یا تشبیہ کرے وہ اسی قوم سے شمار کیا جائے گا۔

اور جب تعزیہ پرست تعزیہ کے سبب ظالمین میں داخل ہوئے تو تعزیہ پرست مثل راون وکالی والوں کے ہوئے۔ تو اب دونوں کی شرکت واعانت مساوی الاقدام ہوئی، بلکہ تعزیہ والوں کی اعانت بدتر ہے۔ کیونکہ بسبب تعزیہ پرستی کے کفار اسلام پر بت پرستی کا الزام دیتے ہیں اور اکثر اوقات مسلمانوں میں تعزیہ پرستی کو دیکھ کر ہدایت سے باز رہتے ہیں۔ پس جس چیز کے سبب اسلام پر دھبہ لگے اور طریقہ ہدایت کا مسدود ہو، اس چیز کی شرکت واعانت سراسر اسلام پر ظلم کرنا ہے اور کیوں ایسے امرِ قبیح کو مسلمانوں نے اختیار کیا جس کے سبب بمقابلہ کفار ہزیمت اُٹھانی پڑے۔

پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب میلوں کی تخریب (خراب کرنے میں) برابر کوشش کرے، بلکہ تعزیہ داری

کے اندر اس تخریب میں زیادہ کوشش کرے تا کہ اسلام پر الزام نہ آئے ،اور ہدات کا راستہ مسدود نہ ہو،اور ہزیمت بھی نہ اُٹھانی پڑے،اور نیز اس میں اہل بیتؓ کی توہین لازم آتی ہے،جیسا کہ ماہرین شریعت غرا پر مخفی نہیں ہے۔پس پائے شگون پر ناک کٹانی عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔(فتاوی علماء حدیث:ج 11:ص 403)

تعزیہ داری اور ہنود کے میلوں میں شامل ہونا:

سوال: تعزیہ داری کے میلوں میں شامل ہونا کیسا ہے؟ہنود کے میلوں میں خواہ بغرض تجارت یا بلاغرض جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے میلوں میں جانا منع ہے،ہرگز شامل نہ ہونا چاہئے،بلکہ اس قسم کے تمام منکرات کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا چاہئے،اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے تو ضرور بُرا جاننا چاہئے:قال النبیﷺ:من رای منکم منکرافلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان:

دیکھو!دعوت کا قبول کرنا اور اس میں شریک ہونا ضروری ہے،مگر وہاں بھی اگر منکرات ہوں تو وہاں نہیں جانا چاہئے،اور اگر جاوے،اور جانے کے بعد کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ آنا چاہئے۔

:عن علیؓ قال:صنعت طعاما فدعوت رسول اللہﷺ فجآء فرای فی البیت تصاویر فرجع: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمﷺ کو کھانے کی دعوت دی،آپﷺ آئے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو واپس چلے گئے۔

پس معلوم ہوا کہ ایسے حرام وناجائز و منکر میلوں میں بذریعہ تجارت بھی نہیں جانا چاہئے۔

(فتاوی علماء حدیث:ج 11:ص410)

تعزیہ بنانا گناہِ کبیرہ ہے:

سوال: تعزیہ بنانا کیسا گناہ ہے؟یعنی کس درجہ کا گناہ ہے؟

جواب: تعزیہ پر حکم لگانے سے پہلے بنانے والوں کی نیت اور کام کو جاننا ضروری ہے۔بعض لوگ تعزیہ اس نیت سے بناتے ہیں کہ یہ حضرت حسینؓ کی قبر کی نقل ہے اور اس کو کارِثواب جانتے ہیں،چونکہ شریعت نے اس کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا،نہ اس کو کارِثواب بتایا ہے،لہذا یہ فعل بدعت،موجبِ گناہِ کبیرہ ہے۔بعض لوگ تعزیہ کے آگے

سر جھکاتے اور عرضیاں لکھ کر تعزیہ سے یا امامِ ممدوح سے حاجات مانگتے ہیں، ایسی صورت میں تعزیہ بنانا شرک ہے، اس کا گناہ اتنا بڑا ہے کہ بغیر توبہ کے نہ بخشا جائے گا: قال اللّٰہ تعالیٰ: ان اللّٰہ لایغفران یشرك به:

(فتاوی علماء حدیث: ج10: ص102)

جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مرثیہ خوانی کرے اور تعزیہ داری کی محفل میں جاوے، سو ایسا شخص اگر نماز پڑھا رہا ہو، اور کوئی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاوے، تو اس کی نماز ہو جاوے گی مگر ایسے شخص کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے اور نماز پڑھانے کیلئے آگے نہیں کرنا چاہئے۔ اس واسطے کہ مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری بلا شبہ فسق و فجور کے کام ہیں، اور فسق و فجور کے کام سے جو راضی ہو، اور اس کی محفل میں جاوے وہ بھی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز تو ہو جاتی ہے مگر اس کو بالقصد امام نہیں بنانا چاہئے۔ (فتاوی علماء حدیث: ج11: ص411)

تعزیہ کے نزدیک شیرینی اور حلوا لے جانا:

تعزیہ کے نزدیک جو شرینی اور حلوا لے جاتے ہیں کہ لوگ اس کے سامنے بطریق پیشکش کے رکھتے ہیں، یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی علماء حدیث: ج5: ص249)

مندر کی تعمیر کے لئے اہل ہنود کو چندہ دینا:

سوال: کیا ہم اہل اسلام اہل ہنود کے کسی ایک مذہبی اُمور میں ان کی امداد کیلئے کچھ چندہ وغیرہ دے سکتے ہیں؟ یہاں ایک قریہ میں اہل ہنود بہ تعدادِ کثرت آباد ہیں اور وہ مندر کی تعمیر کے تحت میں مسلمانوں سے بھی چندہ طلب کرتے ہیں۔ تو کیا از روئے شریعت چندہ دینا جائز ہے؟ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے آئندہ نا جائز سلوک کا خطرہ ہو؟

جواب: ہندوؤں کے مذہبی اُمور عموماً شرکیہ و کفریہ ہوتے ہیں، پس ان کے کسی مذہبی اُمور میں چندہ وغیرہ

سے امداد کرنا جائز نہیں ہے۔مندر کی تعمیر میں چندہ سے امداد کرنا تو شرک وکفراور بت پرستی کی صراحتاً اعانت وحمایت ہے جو قطعاً حرام ہے،ارشادِباری تعالیٰ ہے:تعاونوا علی البرّو التقویٰ و لاتعاونوا علی الاثم والعدوان:

اکثریت کی طرف سے آئندہ موہومی ناجائز سلوک کے اندیشہ اور خطرہ کی بنا پر شریعت نے شرک وبت پرستی اور:اثم:و:عدوان:کی اعانت وحمایت کی اجازت نہیں دی ہے۔ایمان عزیز ہے اور آپ مومن کامل ہے تو ان موہومی خطرات کو خاطر میں نہ لائیں:الاانّ حزب اللّٰہ هم المفلحون:

(فتاوی علماء حدیث:ج10:ص116)

زکوۃ کا مال کفار اور مشرکین کو دینا:

سوال: زکوۃ کا مال کفار اور مشرکین کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کا مال کفار اور مشرکین کو دینا جائز نہیں ہے۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں ہے:انّ اللّٰہ قدافترض علیھم صدقة تؤخذمن اغنیائھم و تردعلیٰ فقرائھم:

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:ان الزکوۃ لاتدفع الی الکافر لعودالضمیر فی فقرائھم الی المسلمین،الخ:(فتاوی علماء حدیث:ج7:ص255)

غیر مسلم کو زکوۃ یا فطرہ دینا:

سوال: ہمارے یہاں دستور ہے کہ فطرہ کا غلہ نکال کر رکھ لیا جاتا ہے اور فقیروں مسکینوں کو دیا جاتا ہے،جن میں بعض غیر مسلم بھی ہوتے ہیں،حتیٰ کہ جو لوگ ہمارے ہاں کھیتی باڑی کے مزدور غیر مسلم ہیں ان کو بھی فطرہ دیا جاتا ہے۔کیا غیر مسلم کو فطرہ یا زکوۃ دینی جائز ہے؟

جواب: غیر مسلم کو فطرہ یا زکوۃ ہرگز نہیں دینی چاہئے،اگر ان کو یہ اموال دیئے گئے تو شرعاً یہ خیرات مردود ہوگی۔اموالِ زکوۃ وصدقہ فطر کے مستحق صرف مسلمان ہیں،یہ عطیے صرف مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں۔صدقہ فطر کے متعلق احادیث میں وارد ہے:طعمة للمساکین:اس میں الف اور لام عہد خارجی ہے،جس سے مسلمان مساکین مراد ہیں،نہ کہ کافر۔(فتاوی علماء حدیث:ج7:ص291)

کافراور مشرک کے روپیہ مسجد میں لگانا:

سوال: ہندوؤں اورعیسائیوں سے مسجد کیلئے چندہ لینا اوراس سے مسجد تعمیر کرنا جائز ہے یانہیں؟

جواب: کافراورمشرک کے روپیہ سے مسجد بنانا ناجائز ہے،ان کا روپیہ مسجد میں نہیں لگ سکتا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:ما کان للمشرکین ان یّعمروامسٰجداللّٰہ شاھدین علیٰ انفسھم بالکفر: یعنی مشرکوں کو حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو تعمیر کریں،جب تک کہ وہ اپنے شرک پر جمے ہوئے ہیں۔

اس آیت سے ہمارا مدعا ثابت ہے کہ کسی کافر کا روپیہ مسجد میں نہیں لگایا جاسکتا۔کتب تفاسیر میں اس مسئلہ کو اچھی طرح محقق کیا گیا ہے۔(فتاوی علماء حدیث:ج1:ص 37)

اہل ہنود کے مذہبی اُمور میں چندہ دینا:

سوال: کیاہم اہل اسلام اہل ہنود کے کسی ایک مذہبی اُمور میں ان کی امداد کیلئے کچھ چندہ وغیرہ دے سکتے ہیں؟یہاں ایک قریہ میں اہل ہنود بہ تعدادِ کثرت آباد ہیں اوروہ مندر کی تعمیر کے تحت میں مسلمانوں سے بھی چندہ طلب کرتے ہیں۔تو کیاازروئے شریعت چندہ دیناجائز ہے؟خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے آئندہ ناجائز سلوک کا خطرہ ہو؟

جواب: ہندوؤں کے مذہبی اُمورعموماً شرکیہ وکفریہ ہوتے ہیں،پس ان کے کسی مذہبی اُمور میں چندہ وغیرہ سے امداد کرنا جائز نہیں ہے۔مندر کی تعمیر میں چندہ سے امداد کرنا تو شرک وکفراوربت پرستی کی صراحتاً اعانت وحمایت ہے جوقطعاً حرام ہے،ارشادِباری تعالیٰ ہے:تعاونواعلی البرّوالتقویٰ ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان:

اکثریت کی طرف سے آئندہ موہومی ناجائز سلوک کے اندیشہ اورخطرہ کی بناپرشریعت نے شرک وبت پرستی اوراثم وعدوان کی اعانت وحمایت کی اجازت نہیں دی ہے۔ایمان عزیز ہےاورآپ مومن کامل ہےتوان موہومی خطرات کوخاطر میں نہ لائیں۔(فتاوی علماء حدیث:ج1:ص 39)

قربانی میں مشرک کوشریک کرنا:

سوال: قربانی کی گائے میں سات اوراُونٹ میں دس آدمی شریک ہوں،تو کیااُن سب کا مسلمان ہونا ضروری ہے؟اگر چند حصہ دار موحد،نمازی ہوں اوران کے ساتھ چند مشرک بھی ہوں تو کیااس صورت میں اہل توحید کی

قربانی صحیح ہوگی؟

جواب: ایک جانور کی جان ایک ہے، چاہئے تھا کہ ایک گائے، ایک ہی شخص یا گھر کی طرف سے قربانی ہو، کیونکہ قربانی خون بہانے کا نام ہے، گوشت کے حصوں کا نام نہیں وہ تو انسان خود ہی کھالیتا ہے، اور جان بکری، دُنبے اور گائے کی ایک ہی ہے، پس گائے کا سات کا قائم مقام ہونا محض خدا تعالیٰ جل شانہ کی مہربانی ہے، اس لئے قربانی میں شریک بھی ایک ہی قسم کے ہونے چاہئے، یعنی سب موحد مسلمان ہوں، مشرک نہ ہوں۔

(فتاوی علماء حدیث:ج 14:ص 66)

مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: مشرک یا بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: فلیئمکم خیارکم: صالح عمل انسان امامت کرائے، اس لئے مستقل امام پابندِ سنت ہونا چاہئے، مشرک و بدعتی درست نہیں۔ اگر اس کا اشراک ابتداء سے واضح ہے تو پھر اس کی اقتداء ہرگز نہ چاہئے، نماز نہ ہوگی۔ ہاں اگر کبھی کبھار اتفاقی طور پر ایسے امام سے پالا پڑ جائے تو طوعاً کرہاً اقتداء کر لینی چاہئے۔

(فتاوی علماء حدیث:ج 1:ص 247)

مشرک اور بدعتی شخص کا مرید ہونا:

سوال: اگر کوئی شخص ایسے شخص کا مرید ہو جاوے کہ اُس شخص کے ہاں علانیہ شرک و بدعت ہوتا ہو، تو کیا بعد معلوم ہو جانے حالات مندرجہ کے اُس مرشد سے تعلقاتِ مریدی منقطع کر لینے چاہئیں؟ اگر ایسے مرشد سے قطع تعلق اور سلسلہ آمد و رفت کا بند کیا جاوے تو وہ شخص قابل مواخذہ تو نہیں ہوسکتا؟

جواب: اِس صورت میں اُس مرشد سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے، اور آمد و رفت کا سلسلہ بھی بند کرنا لازم ہے، اور ایسے مرشد کی تابعداری شرعاً ہرگز درست نہیں۔ (فتاوی علماء حدیث:ج 11:ص 383)

فتنہ اور فساد سے بچنے کے لئے مشرک کا نماز جنازہ پڑھنا:

سوال: اگر کوئی کسی مشرک کا جنازہ بواسطے دفعہ فتنہ کے پڑھ لے اور صرف تکبیریں کہے، اور دعائیں نہ پڑھے، کیونکہ اگر جنازہ سے انکار کرتا ہے تو لوگ گاؤں سے نکالتے ہیں تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟ جائز ہے یا منع ہے؟

جواب: نماز جنازہ مشرکین مجاہرین کی کسی صورت میں جائز نہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:انما المشرکون نجس:وقال اللّٰہ تعالیٰ:انّ اللّٰہ لایغفران یّشرك بہ : اللہ تعالیٰ نے فرمایا:مشرک ناپاک ہیں،اور فرمایا:اللہ تعالیٰ کسی مشرک کونہیں بخشے گا۔

پس جب مشرک ہرگز مغفور نہیں تو اس کیلئے جنازہ (کہ سراسر استغفار ہے) لغو ہوگا،اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کوجب منافقین کے جنازے سے منع کیا تو مشرک کا بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلا تقم علیٰ قبرہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کی نماز نہ پڑھ اور اس کی قبر پر بھی نہ جا۔

تنبیه:

باقی ایسے اُمور میں انسان کو نہ ڈرنا چاہئے کہ اگر مشرک کا جنازہ وغیرہ نہ پڑھوں گا تو گاؤں سے یا دیار سے یا شہر سے نکالا جاؤں گا، بلکہ دلیر ہو کر جہاں تک ہو، اتباعِ سنت کا خیال رکھنا چاہئے۔

(فتاوی علماء حدیث:ج5:ص78)

اہلِ ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں بغرض تجارت اپنا سامان لے جانا:

سوال: اہلِ ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں بغرض تجارت اپنا سامان لے جانا، کوئی چیز خریدنے کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اہلِ ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں تجارت یا کسی غرض سے شریک ہونا درست نہیں، بلکہ عقلاً اور نقلاً ہر طرح قبیح ہے۔ہندوؤں کے تمام میلے شرکیہ اور فسقیہ ہوتے ہیں پھر وہ غیر مسلموں کے تہوار میں اور خود عرس ایک بدعت ہے، پھر اس میں شریک ہونے والے عموماً فساق وفجار اور مبتدعین ہوتے ہیں،اور اس اجتماع میں شرک اور فسق وفجور کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔ظاہر ہے کہ ایسے خلافِ شرع اور ناپاک بیہودہ مجمع میں خرید وفروخت وغیرہ کی غرض سے بھی شریک ہونا کیونکر مباح ہوسکتا ہے؟مومن کی شان قرآن کریم میں یہ بیان کی گئی ہے:

:والّذین لایشھدون الزّور:اورارشاد ہے:فلا تقعد بعدالذّکریٰ مع القوم الظّٰلمین: اور ارشاد ہے:تعاونوا علی البرّ والتّقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

من كثّر سواد قوم فهو منهم:

خرید وفروخت کی نیت سے شریک ہونے والوں کا مقصد اگر چہ مراسم شرکیہ وفسقیہ میں شریک ہونا نہیں ہوتا اور نہ تکثیرِ مجمع مدِ نظر ہوتا ہے، لیکن بلاارادہ اس خلاف شرع مجمع کی رونق بڑھانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ میلے اور عرس کو بازار پر قیاس کرنا کھلی ہوئی غلطی ہے۔(فتاوی علماء حدیث:ج14:ص 191)

کفریہ عقائد والے کی امامت:

اگر مقتدیوں اور امام کے عقیدہ میں اصولی اختلاف ہو یعنی کفر واسلام کا فرق ہو تو ایسے امام کی اقتداء میں نماز نہیں ہوگی۔(فتاوی علماء حدیث:ج1:ص 253)

بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ سننا:

سوال: بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا خصوصا صلوات خمسہ میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟ علیٰ ہذا القیاس وعظ وپند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لادیں تو کیا مضائقہ کی بات ہے؟ ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ وعظ کے اندر خلافِ کتاب اللہ وسنتِ رسول ﷺ کے ہوں خیال میں نہ لادیں، بقیہ باتیں خیال میں لادیں۔

جواب: واضح ہو کہ بموجبِ حدیث شریف کے بدعتی کو قصداً امام بنانا نہیں چاہئے بلکہ اپنے میں سے جو اچھا شخص ہو اُس کو امام بنانا چاہئے:عن ابن عباسؓ قال:قال رسول اللّٰہ ﷺ:اجعلوا ائمتکم خیارکم فانهم وفدکم فیمابینکم وبین ربکم:

اور بوقتِ ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے، مثلا: وہ حاکم یا رئیس ہے اور اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے۔

اور وعظ ونصیحت کے سننے اور سنانے کا فائدہ یہی ہے کہ ہدایت ہو، لوگ شرک وبدعت اور معاصی سے بچیں، توحید واتباعِ سنت کو لازم پکڑیں، اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے، ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں، بدعت میں مبتلاء ہوتے ہیں، سنت کو چھوڑ دیتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں:کمالا یخفی۔

رہا یہ خیال کہ بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلافِ قرآن وحدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لادیں اور باقی باتوں کو خیال میں لادیں، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ کون سی بات قرآن وحدیث کے

خلاف ہے اور کون موافق ۔اور جس کو اس کی تمیز ہوا سے خلاف اور ناحق اور منکر باتوں کو سن کرا نکار کرنا چاہئے ، ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے ۔ہاتھ اور زبان سے انکار کی یہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو بدعتی وعظ سے رُوکے اور دل سے انکار کی صورت یہ ہے کہ اس کی مجلسِ وعظ میں شریک نہ ہو ۔الحاصل بدعتی مولویوں کا بدعتی وعظ سننا نہیں چاہئے ۔

(فتاوی علماء حدیث:ج 1:ص 199)

اہل بدعت کی بدعت اگر حدِ کفر تک پہنچ جائے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا:

میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں بلکہ اہل اسلام میں کوئی صاحبِ علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت واہل ہوا اگر چہ اس کی بدعت حدِ کفر و شرک تک پہنچتی ہو اور ضروریاتِ دین سے منکر ہو، اس کے پیچھے اقتداء جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے، جس قدر اقوال سلف صالحینؒ و کتب فقہیہ مذاہب اربعہ جو میری زیر نظر ہیں: کہ اُنھم یک زبان: اس پر متفق ہیں کہ عقائد کفریہ والے کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح نہیں ۔اس جگہ پر نمونہ از خروارد یکی از ہزار نقل کرتا ہوں ۔منصف مزاج وعدالت پسند کو اسی قدر کافی ہیں:

1.....امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک جہمی و رافضی کے پیچھے نماز پڑھنی اور یہودی و نصرانی کے پیچھے نماز پڑھنی برابر جانتا ہوں ، نہ ان کو سلام کیا جائے ، نہ بیمار پُرسی کی جائے ، اور نہ ان سے نکاح کیا جاوے ، نہ گواہ بنایا جاوے ، اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا جاوے ۔

2.....محقق ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں کہ اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ و جہمیہ و روافض غالیہ اور خلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہ کے ،غرض کہ اہل قبلہ کی بدعت اگر حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو تو ان کے پیچھے نماز مع الکراہتہ جائز ہے اور شفاعت و دیدار الٰہی و کراماً کاتبین وعذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز نا جائز ہے، اس لئے کہ وہ کافر ہے ۔

3.....ممدوح حاشیہ شرح وقایہ میں ہے کہ فاسق مبتدعی کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے، اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہنچتی ہو تو اس کے پیچھے مطلقاً نماز جائز نہیں ۔

4.....منہاج میں ہے کہ اگر نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جاوے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے، کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں قولِ صحیح و مذہب جمہور یہ ہی ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے ۔

5.....تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اس کا شارح شرح میں لکھتے ہیں کہ گونگے اور کافر کے پیچھے

نماز صحیح نہیں ۔کو نگے کے پیچھے اس لئے صحیح نہیں کہ وہ قراءت جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا،اور کافر کے پیچھے اس لئے صحیح نہیں کہ اس کے واسطے اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کے واسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے؟اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ کی وجہ سے کافر ہو گیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں،اگر تمام نقل کی جاویں تو ایک بڑی کتاب بن جاوے گی،غرض یہ کہ احقر کو آج تک معلوم نہیں کہ اہل سنت والجماعت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگر چہ اس کی بدعت حدِ کفر او رارتداد تک پہنچی ہو) ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

تعجب ہے کہ اسلام جو صحتِ نماز وغیرہ اعمال کے واسطے شرط ہے اس کا تو کچھ اعتبار ہی نہ ہو اور پاکی بدن و جامہ پر نماز کا دارومدار رہو۔نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحتِ نماز کے واسطے شرط ہو اور اللہ تعالی جل شانہ کی توحید و تقدیس وصفات کا اقرار نہ ہو۔امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو،اور عقیدے کی نجاست و خباثت سے جو بحکمِ آیتِ کریمہ:أولئك الّذين حبطت اعمالهم في الدّنيا والآخرة: موجب حبطِ اعمال ہے اس سے مقتدی کی نماز کو نقصان ہی نہ ہو۔

واللہ!خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگر چہ کفریہ ہی ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کریں تو مقتدی کی نماز ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں۔(فتاوی علماء حدیث:ج1:ص189)

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدّث روپڑی کا فتوی

رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا، ان سے سلام مصافحہ کرنا، ان کے ساتھ نکاح کرنا، اِن لوگوں سے میل ملاپ رکھنا:

سوال: رافضیہ بلاتفضیلیہ، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، مرزائیہ، چکڑالویہ وغیرہ وغیرہ فرقے..... یہ قطعی کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کی اقتدا اوران سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں؟ ان کی ورثہ مسلمان کو یا مسلمان کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلمان عورت کو اِن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند اِن فرقوں میں داخل ہو جائے، مذہب اہل سنت والجماعت بدل لیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بغیر طلاق کے وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اِن فرقوں کے گمراہ، زندیق، ملحد، بدعتی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ یہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں، لیکن صاف کافر کہنا ذرا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو سیدنا صدیق اکبرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں، اور زیدیہ کافر نہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت خطا نہیں ہے، مگر حضرت علیؓ افضل ہے اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں ساکت ہے نہ اچھا کہتے ہے نہ بُرا۔

رہاان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل نا جائز ہے تفسیر ابن کثیر: جلد دوم: صفحہ 201 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث شریف ذکر کی ہے کہ: جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو اُن سے بچو۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے رشتہ ناطہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں، بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں، اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا ہو تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں، نماز کا اعادہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو، اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حدِ کفر کو پہنچ گئی تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: و لا تنکحوا المشرکین حتّٰی یؤمنوا: یعنی مشرک مردوں کو نکاح نہ دو۔ اور دوسری جگہ ہے: و لا تمسکوا ابعصم الکوافر: یعنی کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو۔

اگر اسی حالت میں مر جائیں تو مسلمان ان کے وارث نہیں اور یہ مسلمان کے وارث نہیں۔

(فتاوی الحدیث: ج1: ص1)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا اور اِن کے لئے بخشش کی دعا مانگنا:

سوال: شیعہ کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے کئی فرقے ہیں، ایک زیدی کہلاتے ہیں، وہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو گالی نہیں دیتے، نہ ان کو منافق کہتے ہیں، بلکہ صرف سیدنا علی المرتضیٰؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ و دیگر صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتے ہیں تو ایسے شیعہ کافر نہیں، ان کا جنازہ اگر کوئی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اچھا نہیں، کیونکہ پھر لوگوں کے دلوں میں اِن کی نفرت نہیں رہتی، بلکہ ان کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ تنبیہ کیلئے مقروض کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے، زیدی شیعہ تو اس سے کئی درجہ بُرے ہیں، ان کا جنازہ بطریق اولیٰ نہ پڑھنا چاہئے۔ اور جو شیعہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو گالی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا ایمان منافقانہ تھا (معاذ اللّٰہ) تو ایسے شیعہ کافر ہیں اور کافروں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہیں: انّ اللّٰہ حرّمھما علی الکافرین: یعنی کافروں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے۔ اسی طرح مشرک کے بارے میں فرمایا ہے: انّہ من یّشرک باللّٰہ فقدحرّم اللّٰہ علیہ الجنّۃ: یعنی جو شرک کرے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی۔ جب جنت حرام ہے تو نماز جنازہ کس چیز کے لئے ہوگی؟

دوسری آیت میں ہے: ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین و لو کانوا

اولی قربیٰ من بعد ما تبیّن لهم انهم اصحٰب الجحیم: یعنی نبی کیلئے اور ایمان والوں کیلئے لائق نہیں کہ مشرکوں کیلئے بخشش مانگیں، خواہ ان کے رشتہ دار ہوں، جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔

یہ اس آیت میں مشرکوں کیلئے بخشش نہ مانگنے کی وجہ بتاتی ہیں، یعنی ان کو دوزخ سے کسی وقت نجات نہیں، پس جس شخص کی کسی وقت نجات کی اُمید نہ ہو، اس کیلئے بخشش کی دعا کرنی منع ہے۔ اور شیعہ مذکور چونکہ کافر ہے، اس کی نجات کی بھی اُمید نہیں۔ پس اس کی بابت بھی بخشش کی دعا منع ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ تقدیر سے انکار کرنے والے اُمت کے مجوسی ہیں، اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پُرسی نہ کرو، اگر مر جائیں تو اِن کے کفن دفن اور جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

جیسے تقدیر کے منکروں کو اس حدیث شریف میں اُمت کے مجوسی قرار دیئے ہے، اسی طرح شیعہ کو ایک اور حدیث میں اس اُمت کے نصاریٰ قرار دیئے ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب حضرت علیؓ میں حدیث ہے:

حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا: تیری مثال حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرح ہے، یہود نے اس سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی، یہاں تک کہ ان کو اس مرتبہ تک پہنچا دیا کہ جو اس کے لائق نہ تھا، یعنی ایک بغض میں ہلاک ہو گئے ایک محبت میں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ سے محبت میں افراط کرنے والا بھی ہلاک ہو جائے گا، جس کو میرا بغض بہتان پر آمادہ کرتا ہے۔ سو یہ پیشن گوئی ہو کر ہی رہی۔ خارجی حضرت علیؓ سے بغض رکھتے ہیں، گویا کہ وہ اس امت کے یہود ہے اور شیعہ محبت میں افراط کرتے ہیں یہاں تک کہ حضرت علیؓ کی محبت کی وجہ سے سیدنا صدیق اکبرؓ سے بغض رکھتے ہیں، تو گویا کہ شیعہ اس امت کے نصاریٰ ہوئے۔

پس جیسے قدریہ کا جنازہ جائز نہیں، کیونکہ وہ اُس اُمت کے مجوسی ہیں، اِسی طرح شیعہ اور خارجی کا بھی جنازہ جائز نہیں، کیونکہ وہ اِس اُمت کے یہود و نصاریٰ ہیں۔ جس امام نے جنازہ پڑھا ہے، اُس کو امامت سے معزول کر دینا چاہئے، اس لئے کہ اس نے ایک کافر کا جنازہ پڑھا دیا۔ (فتاوی الحدیث: ج2: ص446)

غیر مسلم کے لئے قرآن مجید کا تعویذ دینا:

سوال: غیر مسلم کو ایسا تعویذ دینا جس میں قرآن مجید کے الفاظ بسم اللہ وغیرہ ہوں، جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دشمن کی زمین میں قرآن مجید نہ لے جاؤ، ایسا نہ ہو کہ وہ اس کی بے ادبی کرے، اور آیت کریمہ: لا یمسّه الا المطهّرون: میں اس کی مؤید ہے کہ کافر کا ہاتھ

قرآن مجید کو نہ لگنا چاہئے۔(فتاوی الحدیث:ج1:ص201)

غیر مسلموں کو تہواروں میں مٹی کے برتن بنا کر دینا:

سوال: ایک شخص کمہار ہے،تمام گاؤں میں اس کی سیپی ہے،ہر طرح کے برتن بنا کر لوگوں کو دیتا ہے۔اب عرض یہ ہے کہ ہندو کے تہواروں میں بعض برتن مستعمل ہوتے ہیں،جیسے دیوالی میں چراغ جلائے جاتے ہیں۔کیا شریعت محمدی میں ایسا فعل جائز ہے؟

جواب: بلوغ المرام میں حدیث شریف ہے کہ:جو شخص انگور رُوک رکھے تا کہ ایسے لوگوں کے پاس فروخت کرے جو ان کی شراب بنائیں،تو وہ دانستہ آگ میں داخل ہو گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دیوالی کی خاطر برتن بنانا اور ہنود کے پاس فروخت کرنا جائز نہیں۔

(فتاوی الحدیث:ج1:ص242)

قربانی میں سب حصہ داروں کا اہل توحید ہونا ضروری ہے:

سوال: قربانی کی گائے میں ساتھ اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوں،تو کیا اُن سب کا مسلمان ہونا ضروری ہے؟اگر چند حصہ دار موحد،نمازی ہوں اور ان کے ساتھ چند مشرک بھی ہوں،تو کیا اس صورت میں اہل توحید کی قربانی صحیح ہوگی؟

جواب: ایک جانور کی جان ایک ہے،چاہئے تھا کہ ایک گائے،ایک ہی شخص یا گھر کی طرف سے قربانی ہو،کیونکہ قربانی خون بہانے کا نام ہے،گوشت کے حصوں کا نام نہیں وہ تو انسان خود ہی کھالیتا ہے،اور جان بکری،دُنبے اور گائے کی ایک ہی ہے،پس گائے کا ساتھ کا قائم مقام ہونا محض خدا تعالیٰ جل شانہ کی مہربانی ہے،اس لئے قربانی میں شریک بھی ایک ہی قسم کے ہونے چاہئے،یعنی سب موحد مسلمان ہوں،مشرک نہ ہوں۔

(فتاوی الحدیث:ج2:ص424)

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی کا فتوی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

شیعہ سے اظہارِ بغض ہونا چاہئے:

سوال: اہل تشیع کے بارے میں اجمالی طور پر ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہئے؟

جواب: شیعہ سیدھی راہ سے برگشتہ ایک قوم ہے، جو غالی اور غیر غالی افراد کا مجموعہ ہے۔ اسی اعتبار سے اُن سے اظہارِ بغض ہونا چاہئے۔(فتاوی ثنائیہ مدنیة:ج1:ص495)

مصائب ومشکلات میں :یا علیؓ مدد: کہنا:

سوال: بعض لوگ مشکل وقت میں :یا علیؓ مدد: کے کلمات ادا کرتے ہیں۔ کیا یہ کہنا درست ہے؟

جواب: مصائب ومشکلات میں اس طرح کے الفاظ کہنا شرک ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں۔(فتاوی ثنائیہ مدنیة:ج1:ص513)

شیعوں کو زکوۃ ،فطرانہ اور خیرات دینا:

سوال: سورۃ الضحیٰ: میں ہے کہ سائل کو نہ جھڑکیں۔ کچھ سائل تو گھنٹی بجاتے ہیں، کچھ زور زور سے دروازے پر دستک دیتے ہیں اور کچھ خاص دن جمعرات کو آتے ہیں۔ان میں سے کچھ کی صدا ہوتی ہے: جمعرات دی روٹی دا سوال اے بابا: دوسرے دنوں میں کچھ کی صدا ہوتی ہے: مولا علی رنگ لادے دوارے وسدے رہن: کچھ کی صدا ہوتی ہے: حسن حسین دے ناں دا سوال اے پتر۔

الغرض پورا ہفتہ اسی قسم کے گداگروں کی ریل پیل رہتی ہے۔ایسوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے جو ایسے طریقے سے پیٹ پالتے ہیں؟ میں نے حدیث میں پڑھا ہے کہ: تیرا کھانا پرہیز گار ہی کھائے۔

کیا ایسے لوگوں کو خیرات دینی چاہئے؟ جواز کی صورت میں انہیں صدقۃ الفطر اور قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اسلامی آداب سے ناواقف اور غلط عقیدے کے حامل شخص کو بطریق احسن سمجھانا چاہئے: قال اللّٰہ تعالیٰ: لعلّه یزّکّی ،او یذّکّر فتنفعه الذّکری:

اور جو سمجھانے سے بھی باز نہ آئے ایسے غیر اللہ کے نام پر مانگنے والوں کو ہرگز نہیں دینا چاہئے۔رہا معاملہ فطرانہ (زکوۃ الفطر) کا تو یہ فرض ہے، اس میں صرف کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ دوسروں کو دینا جائز نہیں۔حدیث حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے: تؤخذ من اغنیاء هم وتردعلیٰ فقرائهم: زکوۃ مسلمان اغنیاء سے لے کر مسلمان فقراء کو دی جاتی ہے۔

لہذا سوال کرنے والا اگر عقیدۃً تو حیدوالا نہیں اور نمازی نہیں تو اسے فطرانہ نہیں دینا چاہئے، خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ یہ خاص طور پر مسلمانوں کا حق ہے۔(فتاوی ثنائیہ مدنیة: ج 1: ص 442)

محرم میں شادی کرنا:

سوال: ماہ محرم خصوصاً یکم محرم تا 10 محرم میں عام طور پر شادی بیاہ نہیں کی جاتی۔کیا اس کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟

جواب: ماہ محرم میں شادی کرنا، کتاب وسنت میں منع کی کوئی دلیل نہیں۔یہ صرف جہلائے اُمت کا من گھڑت خود ساختہ مسئلہ ہے۔(فتاوی ثنائیہ مدنیة: ج 1: ص 609)

مسلمان عورت کا غیر مسلم ججوں کی جیوری میں شامل ہونا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ: از روئے شرع کیا کسی مسلمان جوان عورت کو غیر مسلم مرد ججوں کی جیوری میں شامل ہو کر عدالتی فیصلے کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ عورت قانون اور شریعت کا علم بھی نہ رکھتی ہو؟

جواب: شرعاً عورت کیلئے ویسے ہی جائز نہیں کہ عہدۂ قضاء پر فائز ہو، چہ جائیکہ غیر مسلم ججوں کے ساتھ بیٹھ کر فیصلے کرے۔ مزید آنکہ قانون و شریعت سے عدمِ واقفیت بھی اہم ترین موانع سے ایک مانع ہے۔ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت قصاص و حدود میں گواہی نہیں دے سکتی تو پھر وہ جج کیسے بن سکتی ہے؟

(فتاوی ثنائیہ مدنیۃ: ج1: ص256)

تعلیمی اداروں میں غیر مسلم نصاب داخل کرنا اور غیر مسلم اساتذہ مقرر کرنا، اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کے طلبہ کو سرکاری خرچہ پر خلافِ اسلام تعلیم دینے کی اجازت دینا، معصوم بچوں کو غیر مسلموں کے اداروں میں داخل نہ کرے:

سوال: اِن دنوں تعلیمی اداروں میں عیسائی طلبہ کو اسلامیات کے تبادلہ میں اخلاقیات یا سوکس پڑھنے کی سہولت ہے۔ عیسائیوں کو شکایت ہے کہ یہ مضامین خشک ہیں، طلبہ ان میں تھوڑے نمبر حاصل کرتے ہیں اور نتیجتاً میرٹ سے رہ جاتے ہیں۔ آئینی طور پر شہری کو برابر کا حق حاصل ہے اور حکومت اقلیتوں کی پابند ہے۔

اندریں حالات عیسائیوں نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی ہے کہ ان کی مقدس کتاب بائبل کو نصاب تعلیم میں داخل کیا جائے۔ عیسائی طلبہ اس مضمون میں 80 تا 95 فیصد نمبر حاصل کر کے میرٹ پر پورے اُتر سکیں گے۔ بائبل پڑھانے کیلئے ایک لاکھ عیسائی اساتذہ رکھے جائیں گے۔ اس سے یہ: روحانی: فائدہ بھی ہوگا کہ متواتر دس سال بائبل پڑھنے کے بعد طالب علم مکمل مسیحی ہو کر نکلے گا۔

1..... جناب کی خدمت میں اس موضوع پر اسلامی موقف واضح فرمانے کی درخواست ہے؟

2....کیااسلامی شریعت میں،اسلامی پاکستان کے اندر عیسائی ،ہندو ،بدھ،سکھ،پارسی،قادیانی اقلیتوں کے طلبہ کوسرکاری خرچہ پراور باقاعدہ نصاب تعلیم کےطور پران کی مذہبی کتب کی کفروشرک بھری اور خلافِ اسلام تعلیم دینے کی اجازت ہے؟

3....کیااسلامی مملکت میں مذہبی اقلیتوں کا یہ حق مسلّم ہے؟

جواب: 1....زمانۂ نبویﷺ اورخلافت راشدہؓ کےادوار پرغوروخوص کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہودونصاریٰ اور دیگرغیرمسلم اقوام کادینی مناہج تعلیم وتدریس کے ساتھ کسی قسم کاتعلق یاواسطہ نہ تھا،بلکہ مختلف ادوار میں ان کے تعلیمی ادارے،مدارس ومعاہدوغیرہ جداگانہ حیثیت کے حامل تھے،نہ غیرمسلم طلبہ کامسلم طلبہ سے اختلاط تھااور نہ ہی غیرمسلم اساتذہ کبھی اسلامی مدارس میں بطور معلم مقرر ہوئے۔

امتیازی تہذیب وتمدن اورعقائدی افتراق کاتقاضا یہی ہے،لیکن بعد میں مرورزمانہ سے ہوایہ کہ استعماری عناصر اوراس کے پروردہ اور زرخرید ملحدانہ نظریات کے پرچار کرنے والے اشخاص نے باقاعدہ منظم سازش کے تحت اسلام کے نام پراسلامی ثقافت کا حلیہ بگاڑنے میں کوئی کسرنہیں اُٹھارکھی،اس کے نتیجہ میں سادہ لوح مسلمان صراط مستقیم سے بھٹک کرمنزل مقصوداور جادۂ حق سے کوسوں دُور ہوتا چلاگیا۔یہاں تک کہ واپسی کی راہیں مسدودنظر آنے لگی۔

اہل دانش کے ہاں مقولہ معروف ہے کہ انگریز پاک وہند کوچھوڑ کر چلا گیا لیکن تعلیم وتعلّم اورتہذیب وثقافت کی صورت میں ذہنی غلامی ورثہ میں چھوڑ گیا۔اس سے نجات حاصل کرنا جوئے شیرلانے سے کم نہیں۔اس کے گماشتے نصف صدی سے نظام تعلیم پرقابض ہیں جس کسی نے ان کے آڑے آنے کی کوشش کی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

آج کے انحطاطی دورمیں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی مرد مجاہد آگے بڑھ کرموجودہ سیکولر نظام میں انقلاب برپا کرکےاس کارُخ مکہ اور مدینہ کی صاف شفاف فضا کی طرف موڑے تاکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے دنیاوی واُخروی سعادتوں سے بہرہ ور ہوسکیں۔

لہٰذا بنیادی طور پر جدوجہداس امر کی ہونی چاہئے کہ معصوم مسلم بچے کوکفر کی مقاربت سے دُور رکھنے کی کوشش کی جائے تاکہ غیرمرئی جراثیم سے محفوظ ومامون رہ سکے۔اس لئے کہ انسانی فطرت میں یہ شئی مرکوز ہے کہ بیرونی اثرات سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔حدیث شریف:لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر: میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

اس بناء پرحافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ :راسخین فی العلم:کےماسوا عامۃ الناس کیلئے یہود ونصاریٰ کی

محرّف ومبدّل کتابوں کا مطالعہ کرنا ممنوع ہے۔ چہ جائیکہ اسلامی ماحول میں بائبل کی تدریس کی اجازت مرحمت کر کے مخالفینِ اسلام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

میرے خیال میں اصلاً ارباب اقتدار سے یہ مطالبہ ہونا چاہئے کہ قطع نظر آئین سے اقلیتوں کی شہری آزادی اور حقوق اسی طرح متعین کئے جائیں جس طرح کہ اوائل اسلام میں حاصل تھے: الخیر کل الخیر فی الاتباع والشر کل الشر فی الابتداع: اس طریق سے موجودہ اُلجھن اور بگاڑ کا حل خود بخود نکل آتا ہے۔

2.....اسلامی نقطہ نظر سے کسی فرد کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں کہ اسلامی بیت المال کو کفریہ افکار کی ترویج وتشہیر میں ضائع کرے۔ قیامت کے روز ایسے لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں جوابدہ ہیں۔

وائے افسوس!

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اسلامی خزانہ غلبہ دین کے مصارف میں خرچ ہوتا لیکن غلط کار لوگوں کے ہاتھ چڑھنے کی وجہ سے اُلٹا چکر چل رہا ہے، اپنے جوتے اپنے سر والا حساب بنا ہوا ہے۔

3.....اسلامی مملکت میں اس قسم کے حقوق کا تصور تک موجود نہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے خلاف کفر وشرک کو مسلح کرے۔ اسلام نے تو اس بات سے سختی سے روکا ہے کہ کفار کے ہاتھ اسلحہ مت فروخت کیا جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل یہی اسلحہ اسلام کے خلاف استعمال ہونے لگے (فتاوی ثنائیہ مدنیۃ: ج1: ص432)

کافر کی موت پر اظہارِ افسوس کرنا:

ایک کافر، مشرک کی موت پر: انا للہ وانا الیہ راجعون: پڑھنا یا اظہار کا افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن مجید نے فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کا تناظر بیان فرمایا ہے: فمابکت علیھم السمآء والارض وما کانوا منظرین: پھر اُن پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ اُن کو مہلت دی گئی۔ پھر مومن کیلئے کیسے لائق ہے کہ کافر کی موت پر افسوس کا اظہار کرے.....؟ ہرگز نہیں۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قال ابولھب (علیہ لعنۃ اللّٰہ) للنّبیّ ﷺ: تبالک سائر الیوم، فنزلت: تبت یدا ابی لھب وّتب: یعنی ابولہب نے (اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو) نبی کریم ﷺ کو کہا تھا: تبالک سائر الیوم:

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کے فقدان پر افسوس کی بجائے اظہارِ راضی ہونا چاہئے۔ دوسری روایت میں ہے

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: آپ ﷺ کا گمراہ چچا ابوطالب مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دفن کردے۔ کوئی نیا کام مت کرنا حتیٰ کہ تُو میرے پاس آئے۔ پس میں گیا اس کو دفن کرکے واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا اور میرے لئے دعا فرمائی۔

اگر کافر کی موت پر اظہارِ افسوس روا ہوتا تو حضور اکرم ﷺ خواہ ادنیٰ سے ادنیٰ الفاظ میں کرتے، یہاں ضرور کرتے، کیونکہ ابوطالب نے دنیاوی زندگی میں حضور اکرم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا تھا، ابوطالب ہی نے حضور اکرم ﷺ کو کہا تھا:

فاصدع بامرك ماعليك غضاضة، حتّٰى اوسد فی التراب دفينا

ترجمہ: یعنی جب تک قبر کی مٹی میرا تکیہ نہیں بن جاتی لوگوں تک اپنا پیغام دل کھول کر پہنچا دیجئے۔

(فتاوی ثنائیه مدنیة: ج1: ص511)

ابوالحسن مبشر احمد ربانی کا فتوی

ماتم اور شبیہوں کی شرعی حیثیت:

سوال: کیا مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنا، گریبان چاک کرنا، اپنے سینے پر تھپڑ مارنا اور تعزیہ وشبیہہ لے کر بازاروں میں نکلنا قرآن وسنت اور ائمہ اہل بیتؑ سے ثابت ہے؟

جواب: اللہ تعالی جل شانہ نے قرآن پاک میں مصیبت کے وقت صبر کی تلقین کی ہے۔ اور گریبان چاک کرنا، سینہ کوبی کرنا وغیرہ صبر کے خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرہ: آیت 153)

انسان کو احکام شریعت پر عمل کرنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اور مصائب وآلام برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ صبر وصلوۃ ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے بہترین معاون ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے: مؤمن کے لئے ہر حال میں بہتری ہے، تکلیف کی حالت میں صبر کرتا ہے اور خوشحالی میں شکر گزار رہتا ہے۔

اس آیت کے بعد والی آیت میں اللہ تعالی نے جہاد کے احکامات اور مؤمنین کی آزمائش کا ذکر کیا ہے کہ: جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کسی ایک چیز کے ساتھ، ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون: کہتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ: آیت 104 تا 106)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مؤمن آدمی کو اللہ تعالی جل شانہ مختلف طریق سے آزماتا ہے، کبھی خوف وڈر کے ذریعے، کبھی جانوں اور مالوں کی کمی کے ذریعے اور کبھی پھلوں کے نقصانات سے۔

ایمان دار آدمی کو جب اِن تکالیف میں سے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بے صبری نہیں کرتا بلکہ صبر کے ساتھ ان

مصائب کو برداشت کرتا ہے، جو لوگ پریشانی یا مصیبت دیکھ کر بے صبری کریں اور واویلا برپا کردیں، گریبان چاک کریں، بال نوچیں وہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اُمت محمد ﷺ سے نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے واویلے کی طرح واویلا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

عشرہ محرم میں جو لوگ حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت حسنؓ کا نام لے کر گلی کوچوں میں نکلتے ہیں اور گریبان چاک کرتے ہیں، سینہ کوبی کرتے ہیں، ان کا یہ عمل قرآن وسنت کے خلاف ہونے کے علاوہ ائمہ اہل بیتؓ اور مجتہدین فقہ جعفریہ کے فتاویٰ کے بھی خلاف ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ قبیح عمل 352 ہجری دس محرم الحرام کو بغداد میں معز الدولہ شیعہ کے حکم سے جاری ہوا ہے۔ اس سے قبل اس قبیح عمل کا نام ونشان نہیں ملتا۔

ہم فقہ جعفریہ کی معتبر کتاب سے چند روایات درج کرتے ہیں:

1۔۔۔حضور اکرم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو مجھ پر چہرہ نہ نوچنا اور نہ مجھ پر اپنے بال بکھیرنا اور نہ واویلا کرنا اور نہ مجھ پر نوحہ کرنا۔ (فروع کافی: کتاب النکاح: ص 228)

2۔۔۔امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: میت پر چیخ وپکار اور کپڑے پاڑنا جائز نہیں۔

(فروع کافی: ج 1: ص 188)

3۔۔۔امام باقرؒ نے فرمایا: جس نے قبر کی تجدید کی یا کوئی شبیہ بنائی، وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

(من لایضرۃ الفقیہ باب النوادر)

مندرجہ بالا فقہ جعفریہ کی روایات سے معلوم ہوا کہ فقہ جعفریہ میں بھی نبی کریم ﷺ، امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ وغیرہ سے روایات موجود ہیں جو اس بات پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں کہ مصیبت کے وقت بال بکھیرنا، چہرے پیٹنا، سینہ کوبی کرنا، واویلا کرنا، مرثیے پڑھنا، شبیہیں بنانا، قبروں کی تجدید کرنا ناجائز اور حرام ہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 1: ص 516)

ماہِ محرم کی بدعات اور اُن میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: ماہِ محرم الحرام میں تعزیہ نکالنا، غازی عباس کے نام کا پنجہ نکالنا، ڈولی بنانا، عورتوں کا بازاروں میں مردوں کے ساتھ مل کر سینہ کوبی کرنا وغیرہ شرعاً کیسا ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں۔

جواب: عشرہ محرم الحرام کے اندر یہ اُمور جو سرانجام دیئے جاتے ہیں، سراسر بدعت اور ناجائز ہیں۔حضور اکرم ﷺ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

1.....حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، وہ مردود ہے۔(بخاری شریف: 2697)

2.....جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔(صحیح مسلم: 1718)

3.....بے شک سب سے بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (بدعات) ہیں۔بے شک جو تم وعدہ دیئے گئے ہو آنے والا ہے اور تم (اللہ تعالیٰ جل شانہ) کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔(بخاری شریف: 7277)

4.....حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً سب سے بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، سب سے بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (بدعات) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مذکورہ بالا احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت و راہنمائی طریق و راستہ صرف وہی حق ہے جس پر محمد ﷺ تھے اور جو کام محمد ﷺ کی سنت سے ثابت نہ ہو بلکہ خود تراشیدہ ہو وہ گمراہی و بدعت ہے۔

مذکورہ بالا اُمور حضور اکرم ﷺ سے ہرگز ثابت نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ نے تو چہرہ پیٹنے اور سینہ کوبی کرنے سے منع فرمایا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کئے اور جاہلیت کے واویلے کی طرح واویلا کیا، وہ ہم میں سے نہیں۔(بخاری شریف: 1294)

اسی طرح نوحہ گری کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: میری اُمت میں چار کام جاہلیت کے امر سے ہیں جنہیں ترک نہیں کریں گے۔**(1)** خاندانی وقار پر فخر کرنا۔**(2)** نسب ناموں میں طعن کرنا۔**(3)** ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔**(4)** نوحہ گری کرنا۔(شرح السنہ: ج5: ص 437)

اسی طرح اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: جب نوحہ کرنے والی نے اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت والے دن اس طرح اُٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتہ اور خارش کی قمیص ہو گی۔

حضرت ابو بردہ اشعریؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو سخت تکلیف تھی کہ غشی طاری ہو گئی اور ان کا سر ان کے گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا تو ان کے گھر سے ایک عورت چلائی، انہیں طاقت نہ تھی کہ اس عورت پر کوئی چیز لوٹاتے، جب افاقہ ہوا تو فرمایا:

جس چیز سے حضورا کرم ﷺ بیزار تھے میں بھی اس چیز سے بیزار ہوں، یقیناً حضور اکرم ﷺ مصیبت کے وقت آواز بلند کرنے والی، بال منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بَری تھے۔

مذکورہ بالا احادیث صحیح سے معلوم ہوا کہ تعزیہ کے جلوس نکالنا، آہ وبکاہ کرنا، سینہ کوبی اور ماتم کرنا، مرثیئے کہنا اور نوحہ گری کرنا شریعت اسلامیہ میں ممنوع وحرام ہے۔

نوحہ گری کرنا یا شبیہ بنانا جیسا کہ غازی عباس کا علم اور رہاتھ وغیرہ بنانا شرعاً حرام ہے اور یہ ایسے اُمور ہیں جنہیں دین سمجھ کر اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ان رسمی جلوسوں، تعزیوں اور نوحہ گری پارٹیوں کا گلی بازاروں وغیرہ میں گھومنا اسلام سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا، بلکہ یہ بدعات خیر القرون کے بعد کی ایجاد ہیں۔

مذکورہ بالا تعزیہ وغیرہ بدعات کا رواج چوتھی صدی ہجری میں ہوا ہے اور اس کا بانی معز الدولہ بن بویہ شیعہ ہے، اس سے قبل اس بدعت کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔

لہٰذا ایسی بدعات وخرافات سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے اور ان جلوسوں اور تعزیوں میں شامل ہو کر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے، بلکہ ان میں حاضری دینے والا گناہ پر تعاون کرتا ہے۔اس سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے منع فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہیں: وتعاونوا علی البرّ والتّقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 88)

غیر مسلموں سے سلام کا طریقہ:

سوال: غیر مسلموں سے سلام لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ سلام کہیں تو جواب کیسے دینا ہے؟

جواب: صحیح مسلم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ: اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم میں سے کسی کو اُن میں سے کوئی راستے میں ملے تو اس کو تنگ حصہ کی طرف مجبور کرو۔

صحیحین میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو انہیں جواب میں صرف: وعلیکم: کہنا چاہئے، اس سے زیادہ جواب دینا درست نہیں۔

اور یہ بات مسلّم ہے کہ اہل کتاب دوسرے تمام کافروں سے بہتر ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح بھی جائز ہے، مشرکین اور دہریہ ان سے بہت بدتر ہیں۔ جب اہل کتاب کو سلام کی ابتداء نہیں کر سکتا تو دوسرے کفار کو سلام میں پہل کرنا بالاولیٰ درست نہ ہوگا اور جواب میں: وعلیکم: سے زیادہ کہنا صحیح نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 1: ص 494)

حافظ زبیر علی زئی کا فتوی

کفار اور مشرکین کے ذبیحہ کا حکم:

اس پر اجماع ہے کہ اہلِ اسلام، یہود اور نصاریٰ کے علاوہ تمام ادیان مثلاً ہندو، بدھ مذہب اور سکھ وغیرہ کفار ومشرکین کا ذبیحہ حرام ہے۔(فتاویٰ علمیہ:ج1:ص 92)

مرتد اور زندیق کے ذبیحہ کا حکم:

اس پر بھی اجماع ہے کہ مرتد اور زندیق کا ذبیحہ حرام ہے۔(فتاویٰ علمیہ:ج1:ص 92)

غیر مسلم کی وراثت:

صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ: مسلم، کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر، مسلم کا (وارث ہوتا ہے)۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ: جمہور صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ان کے بعد والوں کے نزدیک مسلم، کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ابو طالب (جو کہ غیر مسلم فوت ہوا تھا) کے وارث عقیل اور طالب بنے کیونکہ اُس وقت وہ دونوں کافر تھے۔اور حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ وارث نہیں بنے، کیونکہ وہ اُس وقت مسلمان تھے۔سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے تھے کہ کافر، مومن کا وارث نہیں بن سکتا۔

امام عبدالرزاق الصنعانیؒ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ: مسلم، یہودی یا نصرانی کا وارث نہیں ہوتا۔

سنن ابی داؤد وغیرہ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مختلف ملتوں والے آپس

میں (کسی چیز میں بھی) وارث نہیں ہیں۔

شارحینِ حدیث اس کا یہ مفہوم بیان کرتے ہیں کہ: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ دو مختلف ملتوں والے باہم وارث نہیں بن سکتے، چاہے وہ دونوں کافر یا ایک مسلم اور دوسرا کافر ہو۔ اور جمہور اس طرف گئے ہیں کہ دو ملتوں سے مراد کفر اور اسلام ہے۔ پس یہ اُس حدیث کی طرح ہے جس میں ہے کہ مسلم کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات: ص 622)

توحید، رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن کریم اور صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعوں کے کفریہ عقائد.....اِن کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور اِن کے مستند ترین علماء ومجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائیں.....!

چیلنج

شیعہ کے کفریات پر مشتمل اِن حوالہ جات میں
اگر ایک بھی حوالہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر
دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔
اور ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی
عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

شیعہ اور عقیدۂ توحید وتوہین باری تعالیٰ جل شانہ

میرے محترم مسلمان بھائیو!

حضرات اہل سنت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر قسم کے شرک سے پاک اور ہر نقص سے مبرا ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو اِس کا شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیعوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) رب علیؓ ہے، قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں۔(جلاء العیون:ج:2:ص 66)

(2) حالات کے مطابق علیؓ کو مصائب میں پکارنا سنت انبیاء وقرآن ہے۔(جلاء العیون:2:ص 66)

(3) متعہ پروردگار کی سنت ہے۔(تفسیر منهج الصادقین:ج:2:ص 494)

(4) خدا جب راضی ہوتا ہے تو فارسی میں باتیں کرتا ہے، خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے۔(تاریخ اسلام:ص 163: مصنف: علامہ محمد بشیر انصاری)

(5) علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیا ﷺ ہے۔
(ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور:ص 41)

(6) خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمد ﷺ کی طرف چلے گئے، خدا تعالیٰ، نبی ﷺ اور علیؓ وفاطمہؓ اور حسنؓ وحسینؓ میں اُتر آیا اور علیؓ الٰہ ہے۔(تذکرۃ الائمہ:ص 53)

(7) علیؓ اور ان کے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔(الشافی:ص 24)

(8) حضرت علیؓ اسمائے حسنہ ہے، جنت وجہنم کا مالک ہے، تمام لوگ اس کی طرف لوٹ کر آئے گے، تمام مخلوق اسے حساب دے گا۔(بصائر الدرجات:ص22)

(9) جس نے علیؓ کی امامت کا اقرار نہیں کیا، خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص233)

(10) حضورﷺ، فاطمہؓ اور بارہ آئمہ کرام یہ چودہ حضرات وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔(چودہ ستارے:ص2)

(11) نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو۔

(الانوار النعمانیہ:ج2:ص278)

شیعہ اور بداء کا عقیدہ

میرے محترم دوستو!

تمام اہل اسلام کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا علم ازل وابد کو محیط ہے اور کوئی بھی ہونے والا واقعہ اس ذات سے مخفی نہیں اور اس ذات کے فیصلوں میں کبھی غلطی نہیں ہوئی اور نہ ہوتی ہے۔

بداء کے معنی ظہور و انکشاف کے ہیں، یعنی پہلے ایک چیز کا علم خدا تعالیٰ جل شانہ کو نہیں ہوتی، پھر وہ اس پر ظاہر ہوتی ہے، اور اس کا ظہور رجاتا ہے۔ بالفاظ دیگر (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جل شانہ ایک چیز کو نہیں جانتا اور اس سے جاہل رہتا ہے پھر وہ چیز اس پر واضح ہو جاتی ہے اور اس کو اس کا علم ہو جاتا ہے۔

اس بداء کے عقیدہ کے پیش نظر شیعہ او ر امامیہ کا یہ مذہب معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ جل شانہ کو جاہل جاننا ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات عقیدۂ بداء کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

(1) ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بداء کا اقرار کیا۔ (اصول کافی: ج1: ص148)

(2) بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔ (اصول کافی: ص84)

(3) امام محمد باقرؒ یا امام جعفر صادقؒ میں سے کسی ایک سے یہ روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی چیز سے ایسی نہیں ہوتی جیسا کہ بداء کے عقیدہ سے ہوتی ہے۔ (اصول کافی: ص 228)

(4) حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔ (اصول کافی: ص304)

(5) امام رضا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ شراب اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔ (اصول کافی: ص86)

(6) ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا

عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے،تو وہ اس عقیدے سے نہ ڈرتے۔(اصول کافی:ص86)

میرے محترم قارئین کرام!

ملاحظہ کریں کہ شیعہ اور امامیہ کے نزدیک خدا تعالیٰ جل شانہ کی غلطی اور جہالت کا عقیدہ ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں،اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے غلط کار اور جاہل ہونے کا نظریہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تعظیم کا نظریہ ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توہین کا۔(معاذاللہ ثم معاذاللہ)

شیعہ مذہب اور کلمہ طیبہ

میرے محترم سنی بھائیو!

انسانی دنیا کی ابتداء اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پہلے پیغمبر اور پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، ابتدائے عالم سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث ہوئے، ان میں سے ہر ایک نبی اور رسول کے کلمہ کے الفاظ دو اجزاء پر مشتمل تھے۔ مثلاً.....

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ..................آدم صفی اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ..................نوح نجی اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ............ابراھیم خلیل اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ............اسمٰعیل ذبیح اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ...............موسیٰ کلیم اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ.................عیسیٰ روح اللّٰہ

لَاإِلٰہ إِلَّااللّٰہُ...............محمّدرسول اللّٰہ

میرے محترم قارئین کرام!

پوری امت محمدیہ ﷺ جس کلمۂ اسلام کا اقرار کرتی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے نبوت ملنے کے بعد جس کلمہ سے دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تھا اور حضور پاک ﷺ کے عہد مبارک میں جس کلمہ کو پڑھ کر حضرت علیؓ سمیت کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ مشرف با اسلام ہوئے وہ کلمہ دو اجزاء پر مشتمل تھی، یہی وہ کلمہ ہے جس کو آج تک، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفسرینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ، مفتیان اور علماء کرام نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ یہی مسلمانوں کا کلمہ ہے، اور یہی مبارک کلمہ دین اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ اور سرٹیفکیٹ ہے، لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑھتا ہے کہ شیعہ مذہب میں اس کلمہ کے پانچ اجزاء بنا دیئے گئے ہیں۔ اور شیعہ اسی کلمہ کو

پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔شیعوں کا کلمہ پانچ اجزاء پر مشتمل ہے۔شیعہ کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) لاالٰہ الا اللّٰہ،محمدرسول اللّٰہ،علی ولی اللّٰہ،وصی رسول اللّٰہ، وخلیفتہ بلافصل:(اصول الشریعۃ فی عقائدالشیعہ:ص 422)

(2) توحیدورسالت کے ساتھ ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا:لاالٰہ الا اللّٰہ، محمدرسول اللّٰہ، علی ولی اللّٰہ،وصی رسول اللّٰہ، وخلیفتہ بلافصل:(شیعہ مذہب حق ہے:ص325)

(3) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ:میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کرلیا کہ سنیوں کا کلمہ :لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ : پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کرامؓ کو منافق قرار دے دیا(معاذاللّٰہ)۔(شیعہ مذہب حق ہے: ص 324)

(4) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ:توحیدورسالت کے ساتھ حضرت علیؓ کی امامت،خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے حصہ کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعتِ خدا ورسول ہے، اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:ہم اگر غور وانصاف کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ موحد کی پہچان:لا الٰہ الااللّٰہ: سے ہوتی ہے۔مسلم کی پہچان :محمدرسول اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔اور مومن ومنافق میں تمیز:علی ولی اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔(شیعہ مذہب حق ہے:ص:311)

(5) انبیاء کرام علیہم السلام نے خدا کی توحید،حضور اکرمﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت کا اقرار کیا،لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء کرام یہ تینوں (خدا کی توحید،حضور اکرمﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت) کا اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول ۔تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کرام کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزاء کا اقرار کرتا ہوگا۔(وسیلہ انبیاء:ج:2:ص:179)

شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت وتوہین انبیاء کرام علیہم السلام وعقیدۂ امامت

میرے محترم دوستو!

پوری امت مسلمہ کا یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ ہے کہ نبوت ایک عطائی اور وہبی منصب ہے، کوئی بھی شخص اپنی قابلیت، بزرگی، تقوی، پرہیزگاری، مال ومنال، حسن وجمال اور عہدہ ومنصب کی بنیاد پر اگر یہ چاہے کہ اس کو نبوت حاصل ہو جائے تو یہ بات ہرگز ممکن نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کے انتخاب سے یہ مرتبہ ومقام حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس مقصد ومشن کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا جاتا رہا، وہ اس مشن کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل رہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکامات بلاکم وکاست، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے لوگوں تک مکمل پہنچادیا۔ اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔

اب اگر کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی ایک شخص کو نبی یا رسول مانے وہ بلاشبہ ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔ تو جو گروہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد جس سلسلۂ امامت کا آغاز ہوا، اور بارہ امام پیدا ہوئے، اور یہ کہ اُن بارہ آئمہ کا درجہ نبوت سے بھی بلند وبالا ہے، تو پھر کیا ایسے شخص اور گروہ کو مسلمان کہا جائے گا.....؟؟؟

میرے پیارے بھائیو!

شیعہ ختم نبوت کے ظاہری طور پر قائل ہونے کا اعلان تو کرتے ہے، اور اس فرقہ کے رہنماؤں اور لیڈروں نے : تقیتاً: علماء کرام کے ساتھ مل کر ختم نبوت کی تحریکوں میں حصہ بھی لیا ہے، لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ خود شیعہ ہی سب سے زیادہ ختم نبوت کے منکر بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بدترین گستاخ بھی ہے۔ شیعہ کے معتبر ترین کتابوں سے ان کے کفریات ملاحظہ فرمائیں:

(1) امام ہی ہدایت کنندہ ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 191)

(2) ولایتِ علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے۔(ہزار تمہاری دس ہماری: ص 52)

(3) امام اللہ کی مخلوق پر اللہ کے گواہ ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 190)

(4) محمد اور آل محمد اولادِ آدم سے نہیں ہے۔(جلاء العیون:ج 2:ص 59)

(5) آئمہ خود ذاتِ محمد ہیں۔(کتاب البرهان:ج 1:ص 25)

(6) امامتِ علی کا منکر نبوت محمد ﷺ کا منکر ہے۔(تفسیر مرآة الانوار:ص 24)

(7) پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں۔(وسیلہ انبیاء ص 90)

(8) امام، رسول اللہ کے برابر ہیں۔(اصول کافی:ض 1:ص 270)

(9) امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔(اصول کافی:ج 1:ص 178)

(10) امام پر وحی نازل ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 176)

(11) اماموں کی اطاعت فرض ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 185)

(12) امامت کا درجہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے۔(حیات القلوب:ج 2:ص 3)

(13) امام میں نبی ﷺ سے بڑھ کر صفات موجود ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 388)

(14) حضور ﷺ کی وفات کے وقت میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا۔(تنزیہ الاسباب:ص 10)

(15) شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں۔(اصول کافی:ج 1 ص 248)

(16) امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے، اور اپنے اختیار سے خود مرتا ہے۔(اصول کافی:ص 258)

(17) امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے۔(حق الیقین:ج 1:ص 527)

(18) امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ، جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔(چودہ ستارے:ص 594)

(19) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 200)

(20) انبیاء کو نبوت، علیؓ کی امامت کے اقرار سے ملی۔(المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ ص 12)

(21) امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوسکتی۔(اصول کافی:ج 1:ص 177)

(22) امام مہدی نئی شریعت لائے گا اور نئے احکامات جاری کریں گے۔(بحار الانوار:ص 597)

(23) حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہے، اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا۔(عالم الغیب:ص 47)

(24) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔(اصول کافی:ج1:ص200)

(25) اماموں کے بغیر اللہ تعالی کی حجت مخلوق پر قائم نہیں ہوتی۔(اصول کافی:ج1:ص177)

(26) اماموں کی بزرگی تسلیم کرنے پر نبی، اولوالعزم انبیاء بن گئے۔(ترجمہ مقبول:ص1009)

(27) حضرت علیؓ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہے۔(جلاء العیون:ج2:ص20)

(28) حضرت علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں۔(خلقت نورانیہ:ج1:ص201)

(29) زمین صرف اماموں کے وجود سے قائم ہے۔(اصول کافی:ج1:ص196)

(30) امت کے اعمال نبی کریم ﷺ اور اماموں پر پیش کئے جاتے ہیں(اصول کافی:ج1:ص219)

(31) امام جب بھی کسی چیز کو جاننا چاہیں جان لیتے ہیں۔(اصول کافی:ج1:ص258)

(32) جو بات امام سے ملے وہ حق ہے اور اس کے ماسوا سب باطل ہے۔(اصول کافی:ج1:ص398)

(33) ساری زمین اماموں کی ہے، جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔(اصول کافی:ج1:ص401)

(34) حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اماموں کے طفیل قبول ہوئی۔(ترجمہ مقبول:ص26)

(35) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اماموں کی بزرگی تسلیم کی تو ان کو امامت ملی۔

(ترجمہ مقبول:ص26)

(36) خدا کی سب سے بڑی نعمت جو مخلوق کو ملی اماموں کی امامت وولایت ہے۔

(ترجمہ مقبول:ص315)

(37) حضرت نوح علیہ السلام کو اماموں کے طفیل غرق ہونے سے نجات ملی۔

(ترجمہ مقبول:ص450)

(38) جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے، اُن کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے، یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ جو انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ بھی کامیاب نہیں ہوئے۔(اتحاد و یک جہتی امام خمینی کی نظر میں:ص15)

(39) امام مہدی جب غار سے باہر آئے گے تو اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ بیعت کرے گے اس کے بعد حضرت علیؓ اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گے۔(حق الیقین:ص160)

(40) ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے ہے کہ ہمارے آئمہ کا وہ درجہ ہے کہ جہاں تک کوئی مقرب

فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔(الولایۃ التکوینیۃ: ص52)

(41) آئمہ معصومین، حضور اکرم ﷺ کے قائم مقام ہیں، اور وہ انبیاء سے افضل ہیں۔

(انوار النجف فی اسرار المصحف:ص11)

(42) آئمہ گزشتہ اور آئندہ تمام اُمور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں (اصول کافی:ج1: ص260)

(43) آئمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے حرام کرتے ہیں۔

(خلقت نورانیہ:ص155)

(44) تمام مخلوقات پر اماموں کی اطاعت اور فرمان برداری لازم ہے اور مخلوق کے تمام کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دیئے ہیں، سو حضرات آئمہ کرام جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے اور جس چیز کو چاہتے حرام کر دیتے ہیں۔

(اصول کافی:ج1:ص441)

(45) تمام دنیا اور آخرت امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں دے دیں اور جس کو چاہیں نہ دے دیں۔

(اصول کافی:ج1:ص409)

(46) قوم عاد، ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؓ ہے۔

(وسیلہ انبیاء:ج2:ص110)

(47) امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے، امام کا معصوم ہونا ضروری ہے، امام کا خطاء اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے، امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے۔(تحفہ نماز جعفریہ:ص28)

(48) ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل واشرف ہے۔(احسن الفوائد فی شرح العقائد:ص406)

(49) امام، معدنِ علم شجرۂ نبوت ہیں اور ان کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص221)

(50) اماموں کو آنحضرت ﷺ کا اور پہلے کے تمام انبیاء واصفیاء کا علم حاصل ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص223)

(51) قرآن صرف اماموں نے پورا حاصل کیا ہے، اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں۔

(اصول کافی:ج1:ص228)

(52) امام اُن تمام علوم کو جانتے ہیں جو فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کی طرف نکلے ہیں۔

(اصول کافی:ج 1:ص 255)

(53) امام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔

(اصول کافی:ج 1:ص 258)

(54) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو سکھایا حضرت علیؓ کو اس کے سکھانے کا حکم دیا۔ اور حضرت علیؓ علم میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہیں۔ (اصول کافی:ج 1:ص 263)

(55) علیؓ اور اولادِ علیؓ کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں عورتوں سے مقاربت حلال ہے۔

(ترجمہ مقبول:ص 434)

(56) اماموں کی اطاعت رسول ﷺ کی طرح واجب ہے اور وہ معجزے دکھلانے پر قادر ہیں۔

(ترجمہ مقبول:ص 779)

(57) حضرت آدم علیہ السلام نے اماموں کا نہ اقرار کیا نہ انکار، اس لئے وہ اولوالعزم نہ ہوئے۔

(ترجمہ مقبول:ص 637)

(58) خدا نے اماموں کی ولایت پانیوں پر پیش کیا جس نے قبول کر لی وہ میٹھا ہو گیا، جس نے قبول نہیں کیا وہ کڑوا ہو گیا۔ (ترجمہ مقبول:ص 725)

میرے محترم قارئین کرام!

اِن حوالہ جات سے معلوم ہو گیا کہ شیعہ مذہب میں تمام خدائی اختیارات حضرات آئمہ کرام کو حوالہ کیا گیا ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اشیاء کے حلال و حرام کرنے کے تمام اختیارات بھی ان کو حاصل ہیں، وہ جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے متعہ، تقیہ، اور بداء وغیرہ جیسے گندے اعمال و نظریات کو بیک جنبش قلم حلال کر دیا۔ اور جس چیز کو چاہیں حرام کر دیں، اور حضرات صحابہ کرامؓ و ازواج مطہراتؓ کی محبت و عقیدت کو حرام قرار دے دیا۔ اس کے برخلاف اہل اسلام کا یہ پختہ اور غیر متزلزل عقیدہ ہے کہ تحلیل و تحریم صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کی صفت ہے، اس میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔

شیعہ اور عقیدۂ

تحریفِ قرآن کریم

میرے محترم دوستو!

قرآن کریم رہتی دنیا تک انسانیت کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے پیغامِ ہدایت ہے۔ کتنے گم شدہ اور گمراہ تھے جنہیں نورِ قرآن نے راہ راست پہ لاکھڑا کیا۔ دوست و دشمن، عالم و جاہل، شاہ و گدا، حکماء و شعراء، اور فلاسفہ یہ کلام پُراثر سب کے دلوں میں گھر کر گیا۔ نزولِ قرآن کے وقت فصاحت و بلاغت کے شہسوار، زبان آور شعراء اور آتش بیان خطبا موجود تھے، جن کے سحر انگیز کلام کا سارے عرب میں ڈنکا بج رہا تھا، ان کا ادنیٰ آدمی بھی ایسا فصیح و بلیغ کلام کہہ ڈالتا کہ بڑے بڑے ادیب دنگ رہ جاتے۔ لیکن ایک امی کی زبان مبارک سے جب اس کلامِ ربانی کا ظہور ہوا تو اس کے مقابلے میں سب کی آوازیں بند ہوگئیں، زبانیں گنگ ہوگئیں اور ان کے فصاحت و بلاغت کے چرچے ماند پڑھ گئے۔ چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی آج تک کوئی انسان ہزار کوششوں کے باوجود اس کلامِ مقدس یا اس کے کسی بھی ٹکڑے کی مثال پیش نہیں کرسکا۔ مسیلمہ کذاب وغیرہ نے اس وحی الٰہی کے مقابلے میں خود ساختہ کلام پیش کیا لیکن خود ان کے پرستاروں نے اُسے رد کر دیا۔

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی وساطت سے دنیا میں جو دین آتا رہا چونکہ وہ محدود زمانوں کیلئے تھا اس لئے اُن کے معجزے بھی محدود وقت کیلئے تھے، ہوئے اور ہو کر مٹ گئے لیکن جو دین محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے آیا وہ قیامت تک کیلئے ایک دائمی اور مستقل معجزہ کی ضرورت تھی اور وہ قرآن کریم کی شکل میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عطا فرمایا۔ تو یہ قرآن دین کا کامل صحیفہ اور دائمی معجزہ ہے۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے قرآن کریم بھی تغیر و تحریف سے پاک صفت کے ساتھ باقی اور قائم رہے گا۔ اور مزید یہ کہ اس کی حفاظت کا بھی خدائی انتظام ہوگیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک اس

کلام مقدس کی ہزار ہا قسم کی خدمت کی گئی ہیں اور قیامت تک جاری رہے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جس قرآن کو اسلام دشمن کفری طاقتیں پورا زور لگا کر بھی تبدیل اور ختم نہ کر سکیں، اسی قرآن کے بارے میں شیعہ، اسلام کا دعویٰ کر کے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ لوگو.....!اللہ تعالیٰ کا قرآن بدل دیا گیا، اس قرآن میں کمی اور زیادتی کی گئی ہے، یہ قرآن ناقص ہے، اس قرآن میں شراب خور خلفاء نے کفر کے ستون کھڑے کر دیئے ہیں، یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ.....(معاذاللہ)۔

شیعہ مذہب کے کتب میں دو ہزار سے زیادہ روایات تواتر کے ساتھ اس موجودہ قرآن کریم کو تحریف شدہ بتاتی ہیں۔ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔(اصول کافی:ج2:ص616)

(2) مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا۔(قرآن مجید مترجم:ص 1011)

(3) اصل قرآن بکری کھا گئی۔(کتاب البرھان:ج1:ص38)

(4) قرآن پاک میں شراب خور خلفاءؓ نے تبدیلی کیا۔(قرآن مجید مترجم:ص479)

(5) قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں ہیں۔(آل واصحاب:ص13)

(6) جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیئے۔(احتجاج طبرسی:ج1:ص257)

(7) آئمہ کے علاوہ کسی کے پاس پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم۔(اصول کافی:ج2:ص228)

(8) اصل قرآن مہدی کے پاس ہے، موجودہ قرآن غیر اصل ہے۔(ہزار تمہاری دس ہماری:ص553)

(9) موجودہ قرآن مجید کو اولیا ءالدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے۔(احتجاج طبرسی:ص130)

(10) اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔(انوار نعمانیہ:ج2:ص360)

(11) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔(فصل الخطاب:ص30)

(12) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔(احتجاج طبرسی:ص25)

(13) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔(احتجاج طبرسی:ص30)

(14) موجودہ قرآن رطب ویابس کا مجموعہ ہے جبکہ اصل قرآن میں تو پاکستان تک کا ذکر ہے۔
(ہزار تمہاری دس ہماری:ص554)

(15) قرآن مجید سے :بولایة علی: کے الفاظ نکال دیئے گئے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص193)

(16) گیارہ مرتبہ :سورۃ الفجر: پڑھ کر آلہ تناسل (شرمگاہ) پر دم کرے اور بیوی سے نزدیکی کرے تو اللہ تعالیٰ فرزند عطا کرے گا۔(تحفۃ العوام:ص293)

(17) محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔(فصل الخطاب:ص30)

(18) تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ایک جماعت نے ان کے متواتر ہونے کا دعوی کیا ہے مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔(فصل الخطاب:ص30)

(19) قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں۔

(صافی شرح کافی:ج2:کتاب فضل القرآن جز ششم :ص65)

(20) ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن ،جبریل محمد ﷺ کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔(اصول کافی:ص671)

(21) اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پر ہم ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔

(تفسیر صافی:ج1:ص11)

(22) اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط اور غائب کر دیا گیا۔اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔(صافی شرح اصول کافی:ج6:ص75)

(23) اگر قرآن اسی طرح پڑھا جاتا جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔تو تم اس میں ہم ائمہ کا تذکرہ نام بنام پاتے۔

(تفسیر صافی:ج1:ص11)

(24) منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ)ان خفتم الاتقسطوافی الیتامی:اور:فانکحوا ما طاب لکم من النساء: کے درمیان ایک تہائی سے زیادہ قرآن تھا۔جس میں خطاب تھا اور قصص تھے (منافقین نے وہ سب ساقط اور غائب کر دیا)۔

(احتجاج طبرسی:ج1:ص377)

(24) اور چوتھی بات ہے اثناعشریہ کی اُن روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف وتغیر وتبدل

کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے۔اور یہ جو بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے تھے (ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ وانجیل میں تحریف کی تھی۔اور یہ ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے۔
(فصل الخطاب:ص70)

(26) جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی نے اس کو لکھ لیا اور پورا کرلیا تو لوگوں سے (یعنی ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ سے) کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمدﷺ پر نازل فرمائی تھی، میں نے اس کو لوحین سے جمع کیا ہے، تو ان لوگوں (یعنی ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ) نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے ہم کو تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو علی نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب آج کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ نہ سکو گے۔(کشف الاسرار:ص227)

(27) تحریف وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن توراۃ اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ بتلاتی ہے کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے (یعنی ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ اور انجیل میں تحریف کی تھی۔(فصل الخطاب:94)

(28) علی بن سوید کہتے ہیں ابو الحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا کہ اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟

سو، یاد رکھو! اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو، اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ ورسول سے خیانت کی، اور جو امانت ان کے پاس رکھی گئی تھی اس میں خیانت کی، ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اس میں تحریف کرڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء واجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔(رجال کشی:ص3)

(29) ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، پورا نہیں ہے، جیسا کہ رسالت مآبﷺ پر اترا تھا بلکہ اس میں ایسی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہے، ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی گئی ہے، اور وہ تحریف شدہ ہیں اور ان میں سے بہت سی چیزیں

نکال دی گئی ہیں ۔(تفسیر الصافی:ج1:ص32)

(30) ابوبصیر،ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت:وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا: اس طرح نازل ہوئی تھی:وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا:(اصول کافی:ص262)

(31) یہ آیت:وَلَقَدْ عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ: اس طرح نازل ہوئی تھی :وَلَقَدْ عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ کلمات فی محمد و علی و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذرّیّتھم فَنَسِیَ:(اصول کافی:ص263)

(32) حضرت جبریل نے یہ آیت:بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِہٖ اَنْفُسَہُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بَغْیًا: محمد ﷺ پر اس طرح نازل کی تھی:بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِہٖ اَنْفُسَہُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فی علی بَغْیًا:(اصول کافی:ص263)

(33) جبریل علیہ السلام اس آیت :فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ: کو محمد ﷺ پر اس طرح لائے تھے :فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا آل محمد حقھم قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا آل محمد حقھم رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ:(اصول کافی:ص267)

(34) یہ آیت:وَلَوْ اَنَّہُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ: اس طرح نازل ہوئی تھی :وَلَوْ اَنَّہُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِہٖ فی علیّ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ:(اصول کافی:ص268)

(35) یہ آیت:فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا:اس طرح نازل ہوئی تھی:فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ بولایۃ علیّ اِلَّا کُفُوْرًا:(اصول کافی:ص268)

(36) یہ آیت:سَتَعْلَمُوْنَ مَنْ ہُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ: اس طرح نازل ہوئی تھی:سَتَعْلَمُوْنَ یا معشر المکذبون حیث انبأتکم رسالۃ ربّی فی ولایۃ علیّ والائمۃ من بعدہ مَنْ ہُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ:(اصول کافی:ص266)

(37) یہ آیت:اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ: اس طرح نازل ہوئی تھی:اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فی علیّ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ:(اصول کافی:ص264)

(38) سورۃ ال عمران: آیت نمبر 81 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ:

تحریف شدہ آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ امم النَّبِيِّيْنَ:(تفسیر مقبول:ص 118)

(39) سورۃ ال عمران: آیت نمبر 104 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ:

تحریف شدہ آیت: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ انمة:(تفسیر مقبول:ص 124)

(40) سورۃ النساء: آیت نمبر 64 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ:

تحریف شدہ آیت: جَآءُوْكَ یا علی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ:(تفسیر مقبول:ص 174)

(41) سورۃ النساء: آیت نمبر 66 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: مَايُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ:

تحریف شدہ آیت: مَايُوْعَظُوْنَ بِهٖ فی علی لَكَانَ:(تفسیر مقبول:ص 175)

(42) سورۃ النساء: آیت نمبر 168 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ:

تحریف شدہ آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا ال محمد حقهم لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ:

(تفسیر مقبول:ص 206)

(43) سورۃ بنی اسرائیل: آیت نمبر 82 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَلَايَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا:

تحریف شدہ آیت: وَلَايَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ ال محمد حقهم اِلَّا خَسَارًا:

(تفسیر مقبول:ص 579)

افسوس ناک المیہ:

دورۂ حدیث کے سال کلاس میں مجھ سے میرے ایک استاد نے کہا کہ میرے ساتھ دفتر میں ایک شیعہ کام کر رہا ہے، اور وہ کھل کر کہتا ہے کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں، پھر آپ سپاہ صحابہؓ والے خوامخواہ اس کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

میں نے کہا مولانا صاحب! میرے اور آپ کے اسلافؒ، میرے اور آپ کے اکابرینؒ نے اپنی کتابوں میں لکھ کر بتادیا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، شیعہ قرآن کے منکر ہیں، شیعہ اسلام سے خارج ہے، آپ اُن تمام اسلافؒ کے فتاوی جات کو چھوڑ کر (غلط کہہ کر) اس شیعہ کے باتوں کی تصدیق کر رہے ہوں کہ جی وہ قرآن کو مانتے ہیں۔

افسوس ہے تیری سوچ اور تیری فکر پر....؟؟؟

میرے محترم قارئین کرام!

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن کریم یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھ کر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتا ہیں..؟

صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

میرے محترم دوستو!

قدسیوں کی اُس جماعتِ صحابہؓ کی تقدیس وتعدیل پر ہمارے افکارونظریات، ہمارے قرآن، ہمارے سنت، اور ہمارے تمام اسلامی نظام کا مدار ہے۔وہ دین اور شریعت کی اساس ہیں۔وہ ہمارے قرآن کی صداقت اور ہمارے پیغمبرﷺ کی حقانیت کے گواہ ہیں۔

صحابہ کرامؓ ہمارے دین کے سرکاری گواہ ہیں۔جن کی عدالت اور صفائی خوداللہ رب العزت اور نبی اکرمﷺ نے فرمائی ہیں۔قرآن وسنت اوردین وشریعت کے نام سے جو کچھ بھی ہمارے پاس ہیں وہ اسی قدسی جماعت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ان کی بے انتہا قربانیوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں کفروشرک اورظلم وضلالت کی ظلمتوں کی جگہ ایمان ویقین اور عدل وانصاف کی روشنی نصیب ہوئی ہے۔

اگر دین کے یہ اوّلین محافظ بقولِ شیعہ کے منافق، سازشی، خودغرض یا اقربا پرور اور (معاذاللہ) جابر وظالم تھے تو جو دین اور شریعت اور جو کتاب وسنت ان صحابہ کرامؓ کے ذریعے ہم تک پہنچی اور جس پر دین کی عمارت کھڑی ہوئی ہے، یہ ساری عمارت اور سارا ڈھانچ خود بخود دھڑام سے گر پڑے گا۔

پس یہ کیسی بدبختی اور شقاوت کی انتہا ہے کہ آج شیعیت اسلام کے انہی بنیادوں پر تیشہ چلارہے ہیں، اور آج پوری دنیائے شیعیت اسلام کا دعوی کرکے اپنی ساری قوتِ گویائی صحابہ کرامؓ کی تعدیل وتقدیس کو مجروح کرنے میں خرچ کررہی ہیں۔

غیر تو غیر، اپنوں میں سے بھی اگر کوئی اُٹھ کر دین اسلام کے ان ستونوں کو گراتا ہے، ان کی عدالت مجروح کرنے کی مذموم کوشش کرتا ہے، ان کی عظمت اور تقدس کو داغدار کرنا چاہتا ہے تو ہم اسے ملی خودکشی اور اپنے دین اور اپنے

پیغمبرﷺ اور اپنی شریعت سے دشمنی ہی سمجھیں گے اور پوری خیر خواہی، اخلاق اور غداری سے اُس ہاتھ، اُس قلم اور اُس زبان کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

دردمندانِ اسلام اور علمائے حق کا اوّلین فریضہ ہے کہ وہ متفق ہو کر اس کفر کا راستہ روکنے کی کوشش کرے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

اُمت مسلمہ کا اجماعی اور قطعی فیصلہ ہے کہ روئے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ و افضل ہیں، کیونکہ یہ منصب اور عہدہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے کسی خوش قسمت انسان کو ہی ملتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تکفیر کریں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد میں جہاں تمام صحابہ کرامؓ کی توہین شامل ہیں، وہاں خود حضور اکرمﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دین اسلام کے انہدام کی سازش بھی ہے۔ کیونکہ نبی کریمﷺ کی وفات کے بعد (بقول شیعہ مذہب کے) اگر تمام صحابہ کرام کو نعوذ باللہ کافر کہہ دیا جائے تو پھر حضور اکرمﷺ کو ناکام نبی ثابت کرنا اور دین اسلام کے تمام احکامات کے خاتمے کا اعلان کرنا کوئی دشوار کام نہیں رہ سکتا، دراصل یہی شیعہ مذہب کے وجود کا مقصدِ اعظم ہے۔

چونکہ صحابہ کرامؓ ہی حضور اکرمﷺ کی نبوت اور آپ کے دین کے عینی شاہد اور چشم دید گواہ ہیں اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جب کسی مقدمہ کے چشمِ دید اور اصل گواہان کو جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو وہ مقدمہ اور دعویٰ خود بخود جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

چنانچہ دین اسلام کی اس سازش کے لئے مذہبِ شیعہ کو وجود میں لایا گیا، اب اگر حضور اکرمﷺ کی نبوت اور آپﷺ کے لائے ہوئے دینِ اسلام کے چشمِ دید گواہوں کو ہی معاذ اللہ مرتد، کافر اور منافق کہہ دیا جائے تو پھر آپﷺ کی نبوت، آپ کے لائے ہوئے دین، کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور قرآن کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، بلکہ یہ تمام چیزیں خود بخود غلط اور جھوٹ ثابت ہو جاتی ہیں۔

یہی وہ بدبخت اور لعین ترین طبقہ ہیں جو حضور اکرمﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا لعنت بھیجنا تو درکنار بلکہ..... ان کی توہین اور تکفیر کرنا نہ صرف جائز بلکہ دین کا حصہ اور اہم عبادت قرار دیتے ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعوں کا عقیدہ صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں کیا ہے؟ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت عمر کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔(جلاء العیون:ج1:ص63)

(2) فرعون وہامان سے مراد ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ص364)

(3) عمر اصلی کافر اور زندیق ہے۔(کشف اسرار:ص119)

(4) حضرت ابوبکر صدیقؓ گالیاں دینے والے تھے۔(شیخ سقیفہ:ص148)

(5) حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی۔(تنزیۃ الانساب:ص66)

(6) خالد بن ولیدؓ زانی تھے۔(قول جلی در حل عقد بنت علی:ص135)

(7) سیدنا امیر معاویہؓ ظالم اور جابر تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص160)

(8) عمرو بن عاصؓ جہنمی تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص95)

(9) صحابہ کرام جہنمی کتے ہیں۔(مناظرہ حسنیہ:ص76)

(10) خلفائے ثلاثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔(نور ایمان:ص321)

(11) عمرؓ فرعون اور ہامان وقارون کا دل تھے۔(نور ایمان:ص295)

(12) ابوبکر صدیقؓ موت کے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے۔(اسرار آل محمد:ص211)

(13) حضرت عائشہؓ کافرہ تھیں۔(حیات القلوب:ج2:ص726)

(14) خلفائے ثلاثہؓ ظلمات کے مصداق تھے۔(ترجمہ مقبول دہلوی:ص707)

(15) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔(ترجمہ مقبول دہلوی:ص674)

(16) جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ص500)

(17) امام مہدی ابوبکرؓ وعمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔(حق الیقین:ص361)

(18) نمرود، فرعون، ہامان کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ جہنم میں ہوں گے۔(حق الیقین:ص522)

(19) تین صحابہ کرامؓ کے سوا سب کافر تھے۔(ترجمہ حیات القلوب:ج 2:ص923)

(20) حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔(حیات القلوب:ج2:ص842)

(21) ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے۔(تذکرۃ الآئمہ:ص31)

(22) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔(قرآن مترجم:مولوی مقبول دھلوی:ص674)

(23) شیطان سے بڑھ کر شقی ترین بد بخت ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ج1:ص509)

(24) خلفاء ثلاثہؓ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔(نور ایمان:321)

(25) ابو بکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا۔(ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر1:ص466)

(26) سنی اپنے سر پرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے۔

(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص122)

(27) علی اور اولادِ علی خانہ کعبہ میں شب باشی کر سکتے ہیں۔(ترجمہ مقبول دہلوی:ص434)

(28) حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ منافق تھے۔(شرح نہج البلاغہ:جزء اول:ص358)

(29) حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھی۔(حیات القلوب:ج2ص900)

(30) حضرت عائشہؓ فاحشہ مبینہ: تھی۔(قرآن مجید مترجم مولوی مقبول دہلوی:ص840)

(31) صحابہ کرامؓ خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد و ہدایات کیسے ممکن ہے۔(احسن الفوائد:356)

(32) عائشہؓ و حفصہؓ پر لعنت ہو، انہوں نے مل کر حضور ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔(جلاء العیون:ص82)

(33) ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور معاویہؓ بت ہیں، یہ تمام لوگ خلق خدا میں بدترین ہیں۔

(حق الیقین:ج1:ص519)

(34) نماز میں ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ھندہ اور ام الحکم پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔

(عین الحیاۃ:ص:599)

(35) رسول اللہ ﷺ کے بعد چار صحابہؓ کے علاوہ سب مرتد ہو گئے۔ابو بکرؓ "گوسالہ" کی مثل اور عمرؓ "سامری" کے مشابہ ہے۔(اسرار آل محمد:ص23)

(36) شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے۔(بصائر الدرجات:ص81)

(37) حضرت مقدادؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت ابوذرؓ کے سوا تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے۔

(قرآن مجید مترجم:مولوی مقبول دہلوی:ص134)

(38) شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابو بکر صدیقؓ تھا۔

(چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی:ص18)

(39) حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ پر لعنت، حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے۔ شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں۔ (زادالمعاد: ص34)

(40) ابوبکرؓ نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کیلئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل نہیں کیا بلکہ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔ (شیخ سقیفہ: ص10)

(41) خلفائے راشدینؓ خدا پر جھوٹ بولنے والے تھے، ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔
(احسن الفوائد: ص599)

(42) جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں، اسی طرح خلفائے ثلاثہؓ ہم تم مسلمانوں کے مذہبی رہنما نہیں ہے۔ (نور ایمان: ص164)

(43) جب امام مہدی آئے گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے۔
(حیات القلوب: ج2: ص901: ایضاً: بحار الانوار سیزدھم: ج10: ص576)

(44) بی بی حفصہؓ بد خلق تھی، بنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا۔ (تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ: ص123)

(45) حضور اکرم ﷺ نے شب زفاف علیؓ اور فاطمہؓ سے فرمایا جب تک میں نہ آجاؤ کوئی کام نہ کرنا، جب حضرت تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔ (جلاء العیون: ص189)

(46) جو آیات قذف اللہ تعالی نے نازل کئے جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لئے خدا نے بھیجی ہیں۔ (حیات القلوب اردو ترجمہ: ج2: ص879)

(47) ابوبکرؓ عمرؓ اور اُن کے رفقاء عثمانؓ ابوعبیدہؓ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کرلیا تھا۔ اور اسلام اور رسول ﷺ کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا۔ (کشف الاسرار: ص113)

(48) ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ خلافت حق ہے، وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی طرح ہے، کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کیلئے ویسا ہی عقیدہ چاہئے۔
(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ: ص72)

(49) حضرت عثمانؓ نے اپنی دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا، اور پوری دنیا میں یہ پہلا

خلیفہ ہے جس نے شرم وحیا بھاڑ کر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے۔

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص432)

(50) ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ،طلحہؓ،زبیرؓ،عبدالرحمٰن بن عوفؓ،سعد بن ابی وقاصؓ،ابوعبیدہ بن جراحؓ،معاویہؓ بن ابی سفیانؓ،عمرو بن العاصؓ،ابوہریرہؓ،ابوموسیٰ اشعریؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ منافقین میں سے ہیں۔(تاریخ اسلام:ص 397)

(51) ملہ کی زلیخا بی بی عائشہؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص64)

(52) صحابہ کرامؓ میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر آں جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے،اور اگر اس شریعت کی ٹھیکیدار بیوی سے کوئی نبی کریم ﷺ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقش دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی۔(معاذاللہ)

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ: بحوالہ:تاریخی دستاویز:ص387)

(53) بی بی عائشہؓ کوئی امریکی میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی،اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا تھا،حضور ﷺ اور حضرت عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے،اور بقول اہل سنت وہ چھ سال کی لڑکی تھی،پس حضور ﷺ تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے،اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص64)

(54) اگر یہ شیخینؓ(اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے(جن میں امامت کیلئے حضرت علیؓ کی نامزدگی ظاہر کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے،اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔تو یہ ایسا ہی کرتے اور(ابوجہل وابولہب کا موقف اختیار کر کے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہو جاتے۔

(کشف الاسرار:ص114)

(55) عام صحابہؓ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان(شیخینؓ کی) خاص پارٹی میں شریک وشامل،اُن کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت وہمت نہیں تھی۔(کشف الاسرار:ص119:120)

(56) رسول ﷺ کے بعد حکومت واقتدار حاصل کرنے کا اُن کا جو منصوبہ تھا۔اس لئے وہ ابتداء ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت پر قبضہ کرلینا ہی تھا۔اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا۔

(کشف الاسرار:ص113:114)

(57) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم وغاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم وجور کا بازار گرم رکھتا،اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اوران کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکرؓ وعمرؓ جیسے یارانِ رسول کرچکے ہیں۔(شیخ سقیفہ:ص159)

(58) اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول ﷺ کے بعد امامت وخلافت کیلئے علیؓ کی نامزدگی کا ذکر بھی کردیا جاتا۔تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے۔جس کیلئے انہوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول ﷺ سے چپکا رکھا تھا۔اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جوداؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے۔اور فرمانِ خداوندی کی پرواہ نہ کرتے۔

(کشف الاسرار:ص113)

(59) اگر وہ اپنا مقصد (حکومت واقتدار) حاصل کرنے کیلئے قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر ہوتا)تو وہ اُن آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔وہ آیتیں ہمیشہ کیلئے قرآن سے غائب ہوجاتیں،اور وہ تورات وانجیل ہی کی طرح محرف ہوجاتا۔

(کشف الاسرار:ص114)

(60) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے دعا کی کہ اے خدا!ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک آسان ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کردے،الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا تو زمین نے ان کے پاؤں پکڑ لئے اوران کو اندر جانے سے روک دیا،اور گھر نے آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ،انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر اپنے گھروں میں داخل ہوئے۔پھر اندر جاکر دوسرے کپڑے بدلنے کیلئے اپنے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہوگئے اور وہ لوگ اس لباس کو نہ اتارسکیں اور کپڑوں نے ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہوگا جب

تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو، انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لئے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو، تب انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا۔

اس کے بعد وہ پاخانہ و پیشاب کی ضروریات کو رفع کرنے گئے تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلہ تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے، جب تک کہ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو، اُس وقت انہوں نے اس ولی خدا (علی) کی ولایت کا اقرار کیا۔ (معاذاللہ)

(آثار حیدری: ص556)

شیعہ مذہب میں :تقیہ: اور :کتمان: کی اہمیت اور فضائل

میرے محترم دوستو!

جھوٹ بولنا ایک ایسی تسلیم شدہ اور مانی ہوئی بُرائی ہے جس کی ہر مذہب وملت، سماج ومعاشرہ اور ہر ملک میں اس کی مذمت کی گئی ہے، اور اس کو ہر ذی شعور انسان اُن بُرائیوں کی فہرست میں شامل کرتا ہے جو کہ :أم الخبائث: ہے۔یعنی جھوٹ ایسی بُرائی ہے کہ اس سے دوسرے بُرائیاں جنم لیتی ہیں۔اس لئے کسی مذہب کو تو چھوڑیں بلکہ انسانوں کی کوئی قوم یا قبیلہ آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو جھوٹ کو عیب نہ سمجھتا ہو۔برعکس اس حقیقت کے کہ یہ خصوصیت (جھوٹ بولنا) صرف شیعوں کو ہی حاصل ہے کہ ان کے ہاں جھوٹ، فریب، دھوکہ اور دغا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کو دین کی اصل اور بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔آگے شیعہ مذہب کی مسلّم ومستند روایتوں سے کتمان اور تقیہ سے متعلق ان کے جو عقائد ونظریات ہیں ان کی پوری حقیقت ناظرین کے سامنے آجائے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

اہل تشیع کی کسی جماعت یا کسی فرد کی پوری حقیقت سمجھنے کیلئے یہ بات بھی ضرور مدِنظر رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ اپنے عقائد کے اظہار میں حد سے زیادہ تلبیس سے کام لیتے ہیں۔بقول شاعر.....

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

ہر شیعہ کے دل میں کم وبیش صحابہ کرامؓ کے بارے میں اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں بغض وعناد ضرور ہوتا ہے۔اس بغض وعناد پر پردہ ڈالنے کیلئے کبھی وہ حُبِ علیؓ کی آڑ لیتے ہیں،کبھی حُبِ اہل بیتؓ کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ورنہ ان کی حضرت علیؓ اور اہل بیتؓ اور اُن کی تعلیمات سے جو محبت ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

مثلاً کوئی شیعہ جب یہ کہے کہ میں تو صرف حضرت علیؓ کو باقی تمام صحابہ کرامؓ سے افضل سمجھتا ہوں تو در پردہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اس افضل ترین شخص کے ہوتے ہوئے خلافت سنبھالی یا جن لوگوں نے حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو خلیفہ بنایا وہ یقیناً غلطی پر تھے۔کیونکہ افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کو مقتداء بنالینا واضح طور پر غلط ہے۔شیعہ لوگ اس ساری بات کو بڑی ہوشیاری سے حُبِ علیؓ کے پردے میں کہہ جاتے ہیں۔لہٰذا اہل تشیع کو سمجھنے کے لئے پوری باتوں کو مدنظر رکھا جائے۔محض ان کے دعوے سے دھوکہ نہ کھایا جائے۔

تقیہ کی تعریف:

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ شیعوں کے کید و مکر کا سب سے بڑا حربہ:تقیہ: ہے۔:تقیہ:کا مطلب ہے اہلِ عقل و شعور سے اپنے باطل مذہب اور غلط عقائد کو چھپائے رکھنا۔سادہ لوحوں،بیوقوفوں، جاہلوں،بچوں اور عورتوں پر اس کو پیش کرنا۔

اہلِ عقل و دانش سے چھپانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی گمراہی اور جھوٹ پر مطلع ہو کر کہیں وہ ان کا تار و پود نہ بکھیر دیں۔اہلِ علم کی طرف سے جب ان کی گرفت کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں تو ائمہ سے ایسی روایت پائی جاتی ہیں جو تمہاری روایت اور عقیدہ دونوں کی تردید کرتی ہیں۔تو جان چھڑانے کیلئے ان کو بہترین جواب ایک ہی ہے کہ یہ ان کا :تقیہ: تھا۔گویا یہاں یہ :تقیہ: ان کے مذہب کا سب سے بڑا اصول ہے۔اگر یہ بھی ان کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو بیوقوف اور احمق بھی ان کے ہاتھ نہ آتے اور ان کی نظروں سے بھی ان کا یہ مذہب گر جاتا اور انتا رواج نہ پاتا۔

اب چونکہ اس فرقہ کی ساری خوشی اور تمام فخر اس بناء پر ہے کہ ہم نے اپنا مذہب اہل سنت سے لیا ہے اور ہم خاندانِ نبوت کے خاص شاگرد ہیں۔لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ اس مذہب کے مدوّن، مرتب اور مصنفین براہ راست ائمہ کرام سے تو نہ شرف ملاقات رکھتے ہیں اور نہ ہی بلا واسطہ شاگرد ہیں۔اس لئے لامحالہ ان کے اور ائمہ کے درمیان ان کے وہی پیشوا واسطہ ہیں جو خود کو ائمہ سے منسوب کرتے ہیں اور اُن ہی سے نقلِ مذہب کا دعویٰ کرتے تھے۔(تحفہ اثنا عشریہ:ص199)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ :تقیہ:ان کے دین کا جز ہے۔ :تقیہ: کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ دینا وغیرہ۔ان کے مذہب میں :تقیہ: جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے۔ جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے۔ اصول کافی صفحہ نمبر 482 پر روایت ہے: لا دین لمن لا تقیة لہ: اور ایک روایت میں ہے: لا ایمان لمن لا تقیة لہ: یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ (احسن الفتاوی: ج1: ص 95)

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعہ مذہب کی اُصولی تعلیمات میں :کتمان: اور :تقیہ: بھی ہیں۔ :کتمان: کا مطلب ہے اپنے اصل عقیدہ اور مذہب و مسلک کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا، اور :تقیہ: کا مطلب ہوتا ہے اپنے قول یا عمل سے واقعہ اور حقیقت کے خلاف یا اپنے عقیدہ و ضمیر اور مذہب و مسلک کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دھوکے اور فریب میں مبتلا کرنا۔

موجودہ دور کا شیعہ رہنما و پیشوا خمینی ملعون اپنی کتاب :کشف لا سرار: صفحہ نمبر 128 پر :تقیہ: کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ :تقیہ: کے معنی ہے کہ انسان کسی حقیقت کے خلاف کچھ کہے یا کوئی کام قانونِ شریعت کے خلاف کرے۔

(1) :تقیہ: واجب ہے اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔ (احسن الفوائد: ص 472)

(2) خانہ کعبہ میں شیعہ کو :تقیہ: کر کے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہئے۔ (عبادت و خود سازی: ص: 265)

(3) بے شک دین کے نو حصے :تقیہ: میں ہیں اور جو شخص :تقیہ: نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ (اصول کافی: ج2: ص 217)

(4) جو شخص :تقیہ: کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو :تقیہ: نہیں کرے گا اسے ذلیل کرے گا۔ (اصول کافی: ج2: ص 217)

(5) تم ایسے دین پر ہو جو اس کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا اور جو دین کو ظاہر اور اسے شائع کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے گا۔ (اصول کافی: ج2: ص 222)

(6) :تقیہ: واجب ہے، اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے، اور مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور آئمہ کی۔ (احسن الفوائد: ص 626)

(7) جس آدمی کو معمولی عقل اور فہم ہے وہ جانتا ہے کہ :تقیہ: اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے ہے۔

(کشف لاسرار:ص129)

میرے محترم قارئین کرام!

ان واضح اور صریح حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ :تقیہ: (جھوٹ بولنا) شیعہ کے نزدیک روئے زمین کی تمام اشیاء سے محبوب ترین چیز ہے کہ دین کے نو حصے اسی میں شامل ہیں، اور اسی میں عزت رفعت اور درجات کی بلندی منحصر ہے، یعنی جھوٹ بولنے میں ثواب ہے۔ بقول شاعر.....

کیا جو جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا

شیعہ مذہب میں

متعہ (زنا) کے فضائل

میرے محترم دوستو!

اسلام نے انسانوں کی خاندانی اور نسلی بنیادوں کو تحفظ فراہم کیا ہیں۔اور اسے معاشرہ سے مل کر رہنے کا درس دیا ہے، تاکہ وہ اپنی، خوشی، غمی، بیماری، صحت، زندگی اور موت وغیرہ پر ایک دوسرے کے کام آ سکے۔غرض ایسے رشتے عطا کئے ہیں جو دیگر مذاہب میں بھی آج اگر ہے تو اسلام کی بدولت ہی ہے۔ورنہ تو اکثر غیر اسلامی ممالک میں انسانی رشتے دم توڑ چکی ہیں۔آج اُن ممالک میں پچاس فیصد لوگ ایسے ہیں جنہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کا اصلی باپ کون ہیں؟اور ایسا ضروری تھا، کیونکہ جس معاشرہ میں مرد اور عورت کے ملاپ کیلئے کوئی مذہبی شرط اور پابندی نہ ہو، وہ جو چاہے اور جس کے ساتھ چاہے ملیں جلیں اور اپنے خواہشات کا استعمال کر گزریں تو ایسے حالات میں یہی نتیجہ نکلے گا اور یہی صورت حال پیدا ہوگی۔لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیروکار اور اس کے ماننے والے حلالی بیٹے ہو، حرامی اور لاوارث نہ ہو، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب باضابطہ نکاح کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو اسلام نے بتایا ہے۔

لغوی طور پر متعہ کا مطلب فائدہ کے ہیں اور شیعہ کی اصطلاح میں متعہ کا مطلب یہ ہے کہ مرد بغیر عورت کے گواہ، بغیر ولی اور بغیر نکاح خواں کے کسی بے خاوند غیر محرم عورت سے متعین وقت کیلئے خواہ دن ہو یا رات یا صرف گھنٹہ دو گھنٹے معاملہ طے کر لے اور اُس وقت کے اندر وہ جماع اور ہمبستری کریں اور خوب داد عیش دیں۔متعہ کرنے والے مرد پر اُس عورت کے نان و نفقہ لباس و رہائش وغیرہ کسی بوجھ کی ذمہ داری نہیں ہوتی، بس مقرر کردہ اجرت ہی دینی پڑتی ہے۔ اور یہ کاروائی ان کے نزدیک نہ صرف جائز ہے بلکہ بہت بڑا درجہ اور ثواب رکھتا ہے۔

جہاں تک معاملہ گناہ کے عام ہونے کا ہے تو ابتداء سے انتہاء تک شیعہ مذہب سراپا گناہ ہیں۔مثال کے طور پر زنا ہی کو لیجئے۔دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں زنا کے اس قدر فضائل بیان کئے گئے ہو جو کسی اور عبادت کیلئے بیان

نہیں کئے گئے ہو، اور زنا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بھی بیان کئے گئے ہیں۔

زنا کرنے پر فضائل اور زنا نہ کرنے پر عذاب دینے کی روایات شیعہ کتب میں بکثرت پائے جاتے ہیں، شیعہ کے معتبر ترین کتب سے آپ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں گے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعوں کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کرلیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کرلیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بصیغہ متعہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیاسوزی کا مرتکب ہونا، اسے کارِ خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دے دیا۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعہ قوم دجل وفریب اور مکاری وعیاری میں بس اپنی مثال آپ ہی ہے۔ انہوں نے بہت چابک دستی سے اپنے کئی عقائد و اعمال مسلمانوں میں ٹھونس دیئے ہیں۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ متعہ بھی ہے۔ شیعہ قوم مسلمانوں کے بڑے بڑے محققین کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگئی ہے کہ ابتداءِ اسلام میں متعہ حلال تھا۔ حالانکہ اسلام میں ایسی بے حیائی کی کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اجازت نہیں دی گئی۔ اب متعہ کے بارے میں شیعہ مذہب کے معتبر ترین کتب کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ متعہ کرے وہ اہل بہشت سے ہے۔ (تحفة العوام: ج2: ص271)

(2) جو شخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ (برهان المتعه: ص52)

(3) متعہ عبادت و اطاعتِ خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے۔ (برهان المتعه: ص50)

(4) مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے۔ (برهان المتعه: ص47)

(5) شیعہ کا اُس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے۔ (برهان المتعه: ص45)

(6) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور عورت کہ جو متعہ کرے۔ (تحفة العوام: ج2: ص271)

(7) جس نے مومنہ عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔

(عجالہ حسنہ: ص 16)

(8) جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ زنا کرے وہ جنتی ہے، جب زنا کرتا ہے تو گناہ اس کے گرتے ہیں، مثل گرنے پتے درخت کے، اور جب غسل کرتا ہے تو گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ (تحفة العوام: 304)

(9) متعہ کرنے والوں کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں اور متعہ نہ کرنے والوں کے لئے قیامت تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔(برھان المتعہ:ص 51)

(10) جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسلِ جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالٰی 70 فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

(برھان المتعہ:ص 50)

(11) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو، اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا منہ سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تفسیر منہج الصاقین:ص 356)

(12) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ متعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ متعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ص 256)

(13) ابو جعفر فرماتے ہیں کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبریل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالٰی فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔(من لا یحضرہ الفقیہ:جز 3:ص 150)

اللہ تعالٰی معاف فرمائیں۔ شیعوں کے نزدیک سرکار دو عالم ﷺ جب معراج سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے، ان کیلئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور (العیاذ باللہ) انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجاتِ اُخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(14) جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں کسی مؤمن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی ﷺ کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے منہ کالا نہ کیا ہو)۔(من لا یحضرہ الفقیہ:ج 3:ص 150)

(15) یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے، ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی، دیکھنے والے کہیں گے یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیاء و رسل؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضور ﷺ کے سنت کی بجا آوری کی ہے، اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔(عجالۂ حسنہ:ص 17)

(16) جوشخص ایک مرتبہ متعہ کرے اس کو حسینؓ کا درجہ ملتا ہے، جوشخص دومرتبہ زنا کرے اس کو حسنؓ کا درجہ ملتا ہے، جوشخص تین مرتبہ زنا کرے اس کو حضرت علیؓ کا درجہ ملتا ہے، اور جوشخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ (تفسیر منہج الصادقین: ج:2: ص 493)

(17) جوشخص ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان کے انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج وعمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش ومباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت وشہوت کے ساتھ ان کے نامۂ اعمال میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔

جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم ویقین کے ساتھ غسل کررہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں، تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا، ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے اور دس دس گناہ بخش دیئے جاتے اور ان کے مراتب دس دس گناہ بلند کردی جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ فارغ ہوکر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے پیدا فرماتا ہے جو تسبیح وتقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثوب قیامت تک ان دونوں کو پہنچتا ہے۔

(معاذاللہ ثم معاذاللہ) (عجالہ حسنہ: ترجمہ رسالہ متعہ: ص15)

میرے محترم قارئین کرام!

بقولِ شیعہ مذہب کے جب متعہ پر اس قدر اور اتنا ثواب ملتا ہے تو کون بدبخت اس بڑی نعمت اور غنیمت سے محروم رہ سکتا ہے؟ اور کون کم بخت دنیا کی لذت اور آخرت کے ثواب کی تحصیل سے جان چرائے گا؟

افسوس ناک المیہ:

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کی عدالت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب وروایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہی ہو چکے، اَخلاق وانسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہوگئی۔

صحابہ کرامؓ کی شان وعظمت اور شیعہ مذہب کے رد میں اسلافؒ اور اکابرینؒ کی لکھی گئی کتابیں

(آ)

(1) آثار التنزیل: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(2) آثار الحدیث: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(3) آثار التشریح: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(4) آثار الاحسان: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(5) آتش کدۂ ایران: اختر کاشمیری صاحب:

(6) آتشکدۂ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ابوسلیمان فارسی صاحب:

(7) آئینہ مذہب شیعہ: ڈاکٹر ناصر بن عبداللہ بن علی القفاری صاحب:

(8) آفتاب ہدایت: حضرت مولانا کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(9) آئینہ شیعہ نما: علامہ فیض احمد اویسی صاحب:

(الف)

(1)السیف المسلول لاعداءِ خلفاء الرسولﷺ:حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(2)السیف المسلول:حضرت مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحبؒ:

(3)الشھاب الثاقب لردّالروافض:حضرت مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحبؒ:

(4)ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء:حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ:

(5)الجمال و الکمال:حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(6)الجواب المعقول:علامہ مقبول احمد رضوی:

(7)الردعلی الرافضۃ: امام حنفی عبداللہ صاحب:

(8)اکفار الملحدین: حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ:

(9)القول المحکم:امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(10):آیات محکمات:امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(11)ایمان بالقرآن: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(12):ارشاد الشیعہ:حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ:

(13):الاصابہ فی تمیز الصحابہ:علامہ ابن حجر عسقلانی صاحبؒ:

(14)اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ:علی بن محمد الجزری صاحبؒ:

(15):اذالۃ الشک:حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(16):الصواعق المحرقہ: علامہ ابن حجر مکی صاحبؒ :

(17):الشیعہ و السنۃ:علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحبؒ:

(18):الامام الحسینؓ:عبدالواحد خیاری صاحب:

(19):المرتضیٰؓ:حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ:

(20)انوار الرشید:حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(21)افضلیت شیخینؓ: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(22)ابو الائمہ کی تعلیم:امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(23)ایجاد مذہب شیعہ: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(24)اُمہات المؤمنینؓ: حضرت مولانا عبدالرشید حنیف صاحب:

(25)اُمہات المؤمنینؓ مع بنات اربعہؓ: عبداللہ فارانی صاحب:

(26)اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کے تعلقات: ابو معاذ سید بن احمد بن ابراہیم صاحب:

(27)اہل بیتؓ کا مختصر تعارف:حضرت مولانا علامہ ضیاءالرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(28)اہل سنت پاکٹ بک: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(29)ازواج مطہراتؓ وصحابیاتؓ انسائیکلوپیڈیا: ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب:

(30)ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات:محمد یوسف خرم صاحب:

(31)اُمتِ مسلمہ کی مائیں: حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلندشہری صاحبؒ:

(32)اسوۂ صحابہؓ: حضرت مولانا عبدالسلام ندوی صاحب:

(33)اصحاب الرسول ﷺ:خلیل احمد مفتی صاحب:

(34)اصحاب بدرؓ: حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری صاحب:

(35)اصحاب رسول اللہ ﷺ: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب:

(36)اصحاب رسول ﷺ کی یادیں: حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن مظاہری صاحب:

(37)اصحابؓ محمد ﷺ کا مدبرانہ دفاع: حضرت مولانا محمد بشیر احمد حامد حصاری صاحب:

(38)ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت:حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ:

(39)ایران افکار وعزائم: جناب نذیر احمد صاحب:

(40)اصحابؓ رسول ﷺ قرآن مجید کے آئینے میں: حضرت مولانا علامہ عبدالحیٔ صاحبؒ:

(41)امیر معاویہؓ اور معاندین کے اعتراضات: حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب:

(42)اہل قبلہ کون: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(43)افضلیت صدیق اکبرؓ: قاری محمد طیب نقشبندی صاحب:

(44)انتخاب لاجواب:محمد اسماعیل آزاد صاحب:

(45)اصحاب صفہؓ: حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری صاحبؒ:

(46)امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ اور اُن کی تحریک مدح صحابہؓ اور اس کے اثرات:حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ:

(47)اختلاف اُمت اور صراط مستقیم:حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(48)اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(49)اسلامی کلمہ:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(50)ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(51)ایرانی انقلاب:حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(52)ایمانی دستاویز: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(53)اتحادی فتنہ:حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(54)افتراقِ اُمت:علامہ محبّ الدین مصری صاحب:

(55)اثناعشریہ عقائد ونظریات:فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی:

(56)اندھیروں سے روشنی تک:مولانا اسماعیل میلسوی صاحب:

(57)افسانہ تحریف قرآن:حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(58)ادیان باطلہ اور صراط مستقیم: حضرت مولانا مفتی نعیم صاحب:

(59)انجینئر محمد علی مرزا، افکار ونظریات: حافظ محمد زبیر صاحب:

(60)امام مہدی شخصیت وحقیقت:مفتی اسعد قاسم صاحب:

(ب)

(1)بشارت الدارین:حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(2)بولتے حقائق:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(3)براءۃِ عثمانؓ:حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ:

(4)براہین اہل سنت:حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(5)بنات اربعه: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(6)بنات الرسول: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(7)بنات طیبات: مولانا احمد حسن ہمام سملکی صاحب:

(8)بناتؓ رسول ﷺ: اداره نقشبندیه اویسیه:

(9)باغ فدک مع حدیث قرطاس: مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب:

(10)باغ فدک اور حدیث قرطاس کی تحقیق: ظفر القادری بکھروی صاحب:

(11)بطلانِ مذہب شیعہ: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(پ)

(1)پہلا محاضرہ علمیہ، رد شیعیت: حضرت مولانا محمد جمال صاحب:

(ت)

(1)تطهیر اللسان والجنان: علامہ ابن حجر مکی صاحبؒ :

(2)تذکرة الشهداء: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(3)تفهیمات الٰهیه: حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ:

(4)تنبیه الحائرین: امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(5)تاریخ الخلفاء: حضرت مولانا جلال الدین سیوطی صاحبؒ:

(6)تاریخ الخلفاء الراشدینؓ: محمد سہیل طفوش صاحب:

(7)تحذیر المسلمین عن کید الکاذبین: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(8)تحفة الاخیار: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(9)تنویر الایمان: علامہ ابن حجر مکی صاحبؒ:

(10)تازیانۂ سنت ردّ رفض و بدعت: حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(11)تبصرہ بر شہید کربلا و یزید: مولانا ابوالمآثر حبیب الرحمٰن الاعظمی صاحبؒ:

(12)تجلیات محرم الحرام: مولانا عبدالکریم ندیم صاحب:

(13) تحفۂ محرم الحرام: مولانا قاری محمد سلیمان الخیر نعیمی قاسمی صاحب:

(14) تذکرہ اہل بیتؓ: حضرت مولانا محمد عبد المعبود صاحب:

(15) تذکرے اصحاب رسول ﷺ کے: محمد سعید کلیروی صاحب:

(16) تحریف قرآن: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(17) تالیفات رشیدیہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

(18) تحفہ اثنا عشریہ: حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(19) تحریف خانہ ساز حقیقت کا جواب: حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(20) تحقیق آل و اہل بیتؓ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(21) تجلیات صداقت پر ایک اجمالی نظر: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(22) تحفۂ اہل سنت: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(23) تفصیل آیات قرآنیہ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(24) تاریخ مذہب شیعہ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(25) تاریخ شیعیت: حضرت مولانا ابو محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی صاحب:

(26) تجلیات آفتاب: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(27) تعارف خلفاء راشدینؓ: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(28) توہین صحابہؓ کا شرعی حکم: حضرت مولانا ساجد خان اتلوی صاحب:

(29) تحفۂ امامیہ: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(30) تحقیق فدک: حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری صاحب:

(31) تاریخی تقیہ: علامہ عطاء الرحمٰن شہباز مدنی صاحب:

(32) تاریخ شیعہ اور مسلمانوں پر مظالم: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(33) تاریخی دستاویز: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(34) تحفۂ جعفریہ: محمد علی نقشبندی صاحب:

(35) تحفۂ خلافت: حضرت مولانا علامہ عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(36) تحقیق حلال وحرام در جواب متعہ اور اسلام: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(37) تقیہ نہ کیجئے: حافظ محمد عرفان عالم صاحب:

(38) تقیہ کی حقیقت: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(39) تحریری مناظرہ باغ فدک: ابوالحسن رحمانی صاحب:

(40) ترجمہ فرمان علی پر ایک نظر: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(41) تاریخی مضامین: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(42) تذکار صحابیاتؓ: طالب ہاشمی صاحب:

(ث)

(1) ثانی اثنین: حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری صاحبؒ:

(ج)

(1) جزء فی طریق لاتسبّوا صحابی: دار عمار:

(2) جنازۃ الرسول: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(3) جلاء الافہام: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(4) جلاء الاذہان: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(5) جوانانِ شیعہ کو راہ حق پر گامزن کرنے والے چند سوالات: سلیمان بن صالح الخراشی:

(6) جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ: حضرت مولانا امداد اللہ انور صاحب:

(7) جرنیل صحابہؓ: محمود احمد غضنفر صاحب:

(ح)

(1) حیاۃ الصحابۃؓ: ڈاکٹر بشار عوّاد معروف:

(2) حدیث ثقلین: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(3) حیاۃ الصحابۃؓ: حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی صاحبؒ:

(4) حضرت ابوسفیانؓ اوران کی اہلیہؓ : حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(5) حقیقت شیعہ: حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(6) حرمتِ ماتم: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(7) حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ: امینۃ عمر الخراط:

(8) حرمت صحابہؓ: محمد معاویہ سعدی صاحب:

(9) حیاۃ صحابہؓ کے درخشاں پہلو: محمود احمد غضنفر صاحب:

(10) حضرت امیر معاویہؓ: حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری صاحبؒ:

(11) حضرت علیؓ اور قصاصِ حضرت عثمانؓ: مولانا محمد عبدالرشید نعمانی صاحب:

(12) حضرت علیؓ بن ابی طالب: حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ:

(13) حضرت علیؓ کے سو قصے: شیخ محمد صدیق منشاوی صاحب:

(14) حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(15) حرمت ماتم: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(16) حقیقی اہل بیتؓ رسول ﷺ: السید طاهر المکی صاحب:

(17) حضور اکرم ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے آخری لمحات: حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحبؒ:

(18) حضرت عمرؓ کے فیصلے: علامہ محمد مسعود قادری صاحب:

(19) حضرت عمرؓ کے سو قصے: شیخ محمد صدیق منشاوی صاحب:

(20) حادثۂ کربلا اور سبائی سازش: ابوالفوزان کفایت اللہ صاحب:

(21) حادثۂ کربلا کا پس منظر: ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی صاحب:

(22) حرمت متعہ: مولانا محمد علی جانباز صاحب:

(23) حقیقت مذہب شیعہ: حکیم فیض عالم صدیقی صاحب:

(24) حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے سو قصے: ابن سرور محمد اویس صاحب:

(25) حضرات شیخینؓ حضرت علیؓ کی نظر میں: مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب:

(26) حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ: ڈاکٹر طہٰ حسین صاحب:

(27) حضرت علیؓ اور حضرات خلفاء راشدینؓ: ڈاکٹر بشار عواد معروف:

(28) حضرت فاطمہؓ کے سو قصے: مولانا محمد اویس سرور صاحب:

(29) حقیقی نظریات صحابہؓ: حضرت مولانا نور محمد قادری تونسوی صاحب:

(30) حکمران صحابہؓ: محمود احمد غضنفر صاحب:

(31) حق چار یارؓ: حضرت مولانا علامہ قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(32) حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط: ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب:

(33) حضرت عثمانؓ کے سو قصے: مولانا خرم یوسف صاحب:

(34) حضرت عمرؓ کی اجتہادی بصیرت اور عصرِ حاضر: ممتاز احمد سالک صاحب:

(35) حزب اللہ کون ہے: جناب علی الصادق صاحب:

(36) حادثۂ کربلا کا پس منظر: حضرت مولانا محمد عبد الرشید نعمانی صاحبؒ:

(38) حضرت عمرؓ بن خطاب: علامہ محمد طارق قادری نعیمی صاحب:

(39) حضرت عمرؓ کا قائدانہ کردار: قاری روح اللہ مدنی صاحب:

(40) حیات صحابیاتؓ: ابوانس ماجد البنکانی صاحب:

(41) حیات صحابیاتؓ کے درخشاں پہلو: محمود احمد غضنفر صاحب:

(42) حضور اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں: محمد یسین مظہر صدیقی صاحب:

(43) حقیقت باغ فدک: حافظ عبد الوحید حنفی صاحب:

(44) حضرت حسینؓ کے قاتل خود شیعہ تھے: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(45) حکایات صحابہؓ: حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ:

(46) حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

(47) حضرت امیر معاویہؓ اور تاریخی روایات: حضرت مولانا محمد ثاقب رساپوری صاحب:

(48) حرمین کی پکار: وقاص حسن خان صاحب:

(49) حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سو قصے: شیخ محمد صدیق منشاوی صاحب:

(50) حرمت ماتم اور تعلیمات اہل بیتؓ: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(51) حقیقی دستاویز: حضرت مولانا ابوالحسنین ہزاروی صاحب:

(52) حضرت عائشہؓ کے سو قصے: مولانا شعیب سرور صاحب:

(53) حضرات صحابہ کرامؓ پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات: افادات اکابرؒ:

(خ)

(1) خمینی اور شیعیت کیا ہے: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(2) خصوصیات ماہ محرم الحرام و یوم عاشوراء: مفتی سراج الحق سعادتی صاحب:

(3) خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ فتوی: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(4) خلیفۂ بلافصل کون، کہاں، کب اور کیسے: علامہ علی شیر رحمانی صاحب:

(5) خلفاء راشدینؓ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(6) خلیفۂ سومؓ کی باتیں: مولانا محمد نعمان صاحب:

(7) خوشبوئے نبوت ﷺ واہل بیتؓ: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(8) خلافت راشدہؓ و امامت: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(9) خلفائے راشدینؓ: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(10) خلافت راشدہؓ: مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب:

(11) خلافت راشدہؓ قدم بہ قدم: عبداللہ فارانی صاحب:

(12) خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت کے باہمی تعلقات: مولانا احتشام الحسن صاحب:

(13) خلفاء راشدینؓ: شاہ معین الدین احمد ندوی صاحب:

(14) خلفاء راشدینؓ کوئز: علی اصغر چودھری صاحب:

(15) خمینیت عصر حاضر کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحبؒ:

(16) خمینی ازم اور اسلام: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(17) خارجی فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(18) خال المؤمنین حضرت امیر معاویہؓ، اللہ تعالیٰ جل شانہ، رسول اکرم ﷺ اور سلفؒ کی نظر میں: مولانا عبدالرزاق

رحمانی صاحب:

(د)

(1) دو متضاد تصویریں: مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ:
(2) دفاع حضرت امیر معاویہؓ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:
(3) دوازدہ احادیث: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:
(4) دامادِ علیؓ: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:
(5) درسِ قرآن: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:
(6) دوسسر دو داماد: محمد عظیم رانی صاحب:
(7) دشمنانِ امیر معاویہؓ کا علمی محاسبہ: علامہ محمد علی نقشبندی صاحب:
(8) دفاعِ صحابہؓ اور علمائے دیوبند: حضرت مولانا عبیداللہ انور حقانی صاحب:
(9) دو بھائی ابوالاعلیٰ مودودی اور خمینی:

(ذ)

(1) ذکرِ ازواجِ مطہراتؓ: حضرت مولانا محمد سلمان منصور پوری صاحب:

(ر)

(1) رحماء بینھم: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:
(2) ردِّ تقیہ من الآیات البیّنۃ: حضرت مولانا محمد سلیمان مہدی صدیقی نقشبندی مجدّدی:
(3) ردالمطاعن: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:
(4) ردّ رفض: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:
(5) ردّ روافض و آداب مناظرہ: سید احمد حلان مکی شافعی:
(6) رسالہ فی الرد علی الرافضۃ: محمد بن عبدالوھاب نجدی صاحب:
(7) ردّ روافض: شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

(8) رجال قرآن: ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرہ صاحب:

(9) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں: حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری صاحبؒ:

(10) رسومات محرم الحرام اور سانحۂ کربلا: حافظ صلاح الدین یوسف صاحب:

(11) رہنمائے شیعہ: مولانا افتخار احمد حبیبی قادری صاحب:

(س)

(1) سیرۃ الصدیقؓ: مولانا محمد حبیب الرحمٰن شیروانی صاحب:

(2) سیرۃ خلیفۃ الرسول ﷺ ابوبکر صدیقؓ: طالب الہاشمی صاحب:

(3) سیرۃ الفاروقؓ: منشی سراج احمد صاحب:

(4) سیر الصحابہؓ: دارالاشاعت کراچی:

(5) سیرت امام مظلوم سیدنا حضرت عثمان غنیؓ: حضرت مولانا سید نورالحسن بخاری صاحبؒ:

(6) سیرت سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(7) سیدنا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ: حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(8) سانحۂ کربلا: ڈاکٹر اسرار احمد صاحب:

(9) سبائی تحریک اور سانحۂ کربلا: مولانا امیر محمد اکرم اعوان صاحب:

(10) سیدنا علیؓ و سیدنا حسینؓ: حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری صاحبؒ:

(11) سنی شیعہ متفقہ ترجمۂ قرآن کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(12) سیرت حضرت عائشہؓ: حضرت مولانا علامہ سلیمان ندوی صاحبؒ:

(13) سیدہ حضرت خدیجہؓ کی زندگی کے سنہرے واقعات: عبدالمالک مجاہد صاحب:

(14) سیرت امہات المؤمنینؓ: حضرت مولانا محمد عبدالمعبود صاحب:

(15) سیرت سیدنا حضرت امیر معاویہؓ: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(16) سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی صاحب:

(17) سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ: حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(18) سیدنا حسنؓ بن علیؓ: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(19) سیدنا حسینؓ بن علیؓ: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(20) سیرت خلفاء راشدینؓ: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(21) سیدہ عائشہ صدیقہؓ: حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(22) سیرت ذوالنورینؓ: حضرت مولانا محبّ الحق صاحب:

(23) سیرت حضرت عثمان ذوالنورینؓ: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی صاحب:

(24) سیرت عثمان غنیؓ: حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحبؒ:

(25) سیدنا عثمان بن عفانؓ: محمد نصیر ہمایون صاحب:

(26) سنی مذہب حق ہے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(27) سنی موقف: ادارہ صدائے اہل سنت کراچی ڈویژن:

(28) سیدنا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی صاحب:

(29) سیدنا معاویہؓ: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(30) سیدنا امیر معاویہؓ کے حالاتِ زندگی: حکیم محمود احمد ظفر صاحب:

(31) سیدنا معاویہؓ گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ: محمد ظفر اقبال صاحب:

(32) سیرت امیر معاویہؓ اور ان کے دلچسپ واقعات: مولانا محمد ظفر اقبال صاحب:

(33) سیرت حسنین شریفینؓ: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(34) سیرت حضرت عائشہ صدیقہؓ: حضرت مولانا سید سلیمان ندوی صاحبؒ:

(35) سیرت ابوبکر صدیقؓ: حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحبؒ:

(36) سیدنا علیؓ بن ابی طالب شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی صاحب:

(37) سیرت علی المرتضیٰؓ: حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحبؒ:

(38) سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی صاحبؒ:

(39) سنی موقف: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب:

(40) سیرت حضرت عمر فاروقؓ: حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحبؒ:

(41)سیرت حضرت عمر فاروق ؓ: جناب محمد رضا صاحب:

(42)سفیر صحابہؓ: محمود احمد غضنفر صاحب:

(43)سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ: اشفاق احمد خان صاحب:

(44)سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ: محمد حسین ہیکل صاحب:

(45)سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ کی زندگی کے سنہرے واقعات: عبدالمالک مجاہد صاحب:

(46)سیدہ فاطمۃ الزاہراؓ: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(47)سیرت فاطمۃ الزاہراؓ: طالب ہاشمی صاحب:

(48)سنی مذہب سچا ہے: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(49)سیدنا حسن بن علیؓ شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد الصلابی صاحب:

(50)سیر صحابیاتؓ مع اسوۂ صحابیاتؓ: حضرت مولانا سعید انصاری صاحب:

(51)سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد الصلابی صاحب:

(ش)

(1)شواھد تقدس: حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ:

(2)شم العوارض فی ذم الروافض: حضرت ملا علی قاری صاحبؒ:

(3)شہادت امام مظلوم: حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری صاحبؒ:

(4)شہید کربلاؓ اور یزید: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ:

(5)شہید کربلاؓ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:

(6)شان حیدر کرارؓ: حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(7)شجرۂ مودّت: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(8)شکست اعدائے حسینؓ: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(9)شانِ اہل بیتؓ: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی صاحب:

(10)شہادت حضرات حسنینؓ: مولانا ریاض احمد صمدانی صاحب:

(11)شہادت حسینؓ:مجموعہ افاداتِ اکابرینؒ:

(12)شہید کربلاؓ اور ماجرم: مولانا محمد الیاس گھمن صاحب:

(13)شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(14)شیعہ اور قرآن: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(15)شیعہ مذہب کے چالیس مسائل: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(16)شیعہ کے ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(17)شہادت گہ اُلفت میں: محمد مسعود صاحب:

(18)شیعیت کا آپریشن: محمود اقبال صاحب:

(19)شیعیت تحلیل وتجزیہ: محمد نفیس خان ندوی صاحب:

(20)شیعیت تاریخ وافکار: قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب:

(21)شیعیت،آغاز،مراحل،ارتقاء:علامہ احمد بن سعد حمدان صاحب:

(22)شیعیت،سنیت،ناصبیت: حضرت مولانا سید سلمان حسنی ندوی صاحبؒ:

(23)شیعہ مذہب دین ودانش کی کسوٹی پر: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری صاحبؒ:

(24)شیعہ مذہب سے ایک سو سوالات: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(25)شیعہ سنی اختلاف حقائق کے آئینہ میں: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(26)شہادت حضرت عثمان غنیؓ کا تاریخی پس منظر: مفتی عبدالرحمٰن صاحب:

(27)شان عثمان ذوالنورینؓ: حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(28)شیعہ نوجوانوں کو راہِ حق پر گامزن کرنے والے چند سوالات:سلیمان بن صالح الخراشی:

(29)شیعیت کا مقدمہ: حضرت مولانا ابوالحسنین ہزاروی صاحب:

(30)شان معاویہؓ ودفاع امیر شام: محمد اسامہ فتح گرھی صاحب:

(31)شان صدیق اکبرؓ: حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(32)شیعیت:ڈاکٹر محمد البنداری صاحب:

(33)شیعیت کا اصلی روپ:جناب غلام محمد صاحب:

(34) شیعیت کا مقدمہ ایک اجمالی نظر میں: مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب:

(35) شہادت حضرت حسینؓ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(36) شان حضرت فاروق اعظمؓ: حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(37) شہید محراب عمر ابن خطابؓ: سید عمر تلمسانی صاحب:

(38) شہسوار صحابہؓ: محمود احمد غضنفر صاحب:

(39) شان صحابہؓ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ: ابوحمزہ عبدالخالق صدیق صاحب:

(40) شیعہ اثناعشریہ اور عقیدۂ تحریف قرآن: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(ص)

(1) صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: علامہ محمد بن عمر الواقدی صاحبؒ:

(2) صدیق اکبرؓ: جناب محمد فاروق صاحب:

(3) صحابہؓ کی شانِ عظمت وفنائیت: حضرت مولانا حکیم اختر صاحبؒ:

(4) صحابہ کرامؓ قرآن مجید میں: حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحبؒ:

(5) صحابہؓ کے مکانات: ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صاحب:

(6) صحابہ کرامؓ کے آنسو: محمود احمد غضنفر صاحب:

(7) صحابہ کرامؓ کے واقعات: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحبؒ:

(8) صحابہ کرامؓ کا عہد زرین: حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ:

(9) صحابہ کرامؓ کا شوقِ عبادت: حافظ محمد ایوب عزام صاحب:

(10) صحابہ کرامؓ کا مقام ومرتبہ: بلال عبدالحئی حسنی ندوی صاحب:

(11) صحابہ کرامؓ اور اُن پر تنقید: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب:

(12) صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا: ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب:

(13) صحابہ کرامؓ کا قبول اسلام: عبدالعلیم ندوی صاحب:

(14) صحابہ کرامؓ کا مختصر تعارف: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(15)صحابہ کرامؓ کی داستانِ حیات: جناب عبدالوارث ساجد صاحب:

(16)صحابہ کرامؓ کی مثالی زندگی: سید محمد واضح رشید حسنی ندوی صاحب:

(17)صفہ اور اصحاب صفہؓ: حضرت مولانا مفتی مبشر صاحب:

(18)صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ: جناب محمد سلیم صاحب:

(19)صحابہ کرامؓ کی زندگی: جناب محمد حنیف عبدالمجید صاحب:

(20)صحابہؓ کی تابناک زندگیاں: جناب عبدالرحمٰن رافت صاحب:

(21)صحابۂ رسول ﷺ ہندوستان میں: جناب اکبر علی خان قادری صاحب:

(22)صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات شیخینؓ: حضرت مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب:

(23)صحابیات مبشراتؓ: محمود احمد غضنفر صاحب:

(24)صحابیاتؓ کی دینی خدمات: حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی صاحب:

(25)قرآن میں آئے ہوئے خواتین کے واقعات: مفتی محمود بن سلیمان صاحب:

(26)صحابہ کرامؓ کی مثالی بیویاں: محمود احمد غضنفر صاحب:

(27)صدیق اکبرؓ: حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب:

(28)صحابہؓ اور قرآن: محمد طیب محمدی صاحب:

(29)صحابہ کرامؓ: شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

(ع)

(1)عظمت صحابہؓ: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(2)عادلانہ دفاع: حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری صاحبؒ:

(3)علمی محاسبہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(4)عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ: حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ:

(5)علماء صحابہؓ: احمد خلیل جمعہ صاحب:

(6)عظمت صحابہؓ بزبان مصطفیٰ ﷺ: حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب:

(7)عظمت صحابہؓ: حضرت مولانا ابوالمآثر حبیب الرحمٰن الاعظمی صاحبؒ:

(8)عقیدۂ تقیہ:الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر صاحب:

(9)عقیدۂ امامت اور حدیث غدیر: حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب:

(10)عقائد اہل تشیع کا علمی محاسبہ: سید احمد بن زینی دحلان صاحب:

(11)عظیم فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(12)عبقات: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(13)عمر فاروقؓ: حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(14)عقیدۂ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں:حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ:

(15)عظمت عمرؓ کے تابندہ نقوش:علی الطنطاوی صاحب:

(16)عمرؓ بن خطاب:امام ابی الفرج عبدالرحمٰن ابن علی الجوزی صاحبؒ:

(17)علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:پروفیسر محمد عبدالحیٔ صاحب:

(18)عمر بن خطابؓ کے یوم شہادت کی تحقیق: مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب:

(غ)

(1)غنیة الطالبین: حضرت مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ:

(2)غداری اور خیانت کا فرق:الشیعہ: محمد طلحہ صدیقی صاحب:

(ف)

(1)فیصل التفرقہ بین الاسلام والزندقہ:امام غزالی صاحبؒ:

(2)فوائد نافعہ:حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(3)فتاوی تکفیر الروافض:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(4)فقہ جعفریہ کیا اسلامی فقہ ہے:

(5)فتوی امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(6)فقہ عمرؓ: حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ:

(7)فاروق اعظمؓ:جناب محمد فاروق صاحب:

(8)فتاوی عزیزی: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(9)فضائل شیخینؓ:علامہ جلال الدین سیوطی صاحبؒ:

(10)فضائل امہات المؤمنینؓ:علامہ محبّ الدین طبری صاحب:

(11)فرقِ باطلہ اور اُن کا شرعی حکم: مفتی میاں محمد عمر فاروق صاحب:

(12)فضائل صحابہؓ:امام احمد بن حنبل صاحبؒ:

(13)فضائل صحابہؓ: حضرت مولانا مہر محمد میانوالی صاحبؒ:

(14)فتنۂ سبائیت کا نیا روپ:عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب:

(15)فتاوی رشیدیہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

(ق)

(1)قاطع اللسان شرح حدیث ثقلین:حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(2)قرة العینین فی تفضیل الشیخینؓ:حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ:

(3)قرآن اور حضرت فاروق اعظمؓ: مفتی عصمت اللہ صاحب:

(4)قرآن اور خلفاء راشدینؓ:مولانا محمد ندیم قاسمی صاحب:

(5)قرآن وسنت اور اہل بیتؓ کی نورانی تعلیمات: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(6)قاتلانِ حضرت حسینؓ کی خانہ تلاشی: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(7)قرآن اور صحابہؓ:رانا محمد جمیل خان صاحب:

(8)قہر خداوندی بر گستاخانِ اصحابؓ نبی ﷺ:محمد اسماعیل گرنگی صاحب:

(ک)

(1)کشف الحقائق:ابوعبداللہ صاحب:

(2)کتاب فی الذب عن قرة العینین:حضرت مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ:

(3)کتب شیعہ سے مروجہ ماتم کی ممانعت: محمد اشرف القادری صاحب:

(گ)

(1) گستاخِ صحابہؓ کی شرعی سزا: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(م)

(1) معارف الصحابۃؓ: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(2) مطرقۃ الکرامۃ: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ:

(3) منہاج السنۃ: شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن تیمیہ صاحبؒ:

(4) منہاج التبلیغ: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ:

(5) مکتوبات امام ربانی: شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

(6) مذہب شیعہ کا علمی محاسبہ: مولانا عبد العلیم صاحب:

(7) مذہب شیعہ: علامہ محمد قمر الدین سیالوی صاحب:

(8) متعہ کی شرعی حیثیت: پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب:

(9) متعہ کی حقیقت: عثمان بن محمد الخمیس صاحب:

(10) متعہ اور اسلام: علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب:

(11) مظلوم صحابہؓ کی داستانیں: حضرت مولانا نور الحسن شاہ بخاری صاحب:

(12) مسئلہ فدک شرح مسلم سے: حضرت مولانا امام مسلم صاحبؒ:

(13) مقام صحابہؓ قرآن مجید کی روشنی میں: حضرت مولانا علامہ عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(14) مذہب شیعہ: مولانا نور حسین عارف صاحب:

(15) مقدمہ جائس: امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(16) مذہب شیعہ کے دو سو مسائل: حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(17) مسئلہ اقرباء پروری: حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ:

(18) منکرات محرم: حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(19) محرم کی دس راتیں: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(20)معراج صحابیتؓ:حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(21)مقام حضرت امیر معاویہؓ: مولانا عبدالعزیز پرھاڑوی صاحب:

(22)مسندِ معاویہؓ: مفتی محمد کریم سندرانی صاحب:

(23)مشاجرات صحابہؓ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(24)مسئلہ تحریف قرآن: مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب:

(25)معیار صحابیتؓ: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:

(26)مذاہب اربعہ میں توہین رسالت ﷺ اور توہین صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ: مفتی ثناءاللہ صاحب:

(27)مناقب حضرت امیر معاویہؓ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(28)منصب امامت: حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ:

(29)مظلوم صحابہؓ کی داستانیں:حضرت مولانا نورالحسن بخاری صاحب:

(30)معاویہؓ کی ذات پر انجینئر جہلمی کے اعتراضات اور ان کا جواب:مولانا عبدالرزاق رحمانی صاحب:

(31)میں مسلمان کیوں ہوا:علامہ عطاءالحق قاسمی صاحب:

(32)مقام صحابہؓ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:

(ن)

(1)نصرت غیبیہ:امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(2)نصیحۃ الشیعہ:مولانا محمد احتشام الدین مراد آبادی صاحبؒ:

(3)نبی ﷺ وصدیقؓ: حضرت مولانا سید نورالحسن بخاری صاحبؒ:

(4)نفاذ شریعت اور فقہ جعفریہ:چوہدری امان اللہ صاحب:

(و)

(1)واقعۂ شہادت،مقام حضرت معاویہؓ کردار یزید:مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب:

(2)واقعۂ قرطاس: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(ھ)

(1) ھدایات الرشید الی افحام العنید: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ:

(2) ھدایات الشیعہ: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ:

(3) ھدیۃ الشیعین: غلام دستگیر الہاشمی صاحب:

(4) ھدایۃ الشیعہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

(5) ھدیۃ الشیعہ: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ:

(ء)

(1) ہم ماتم کیوں نہیں کرتے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(2) ہم سنی کیوں ہیں؟ بجواب میں شیعہ کیوں ہوا: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(3) ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(ی)

(1) یازدہ نجوم و تحفۃ الانصاف: حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

﴿مراجع وماخذکتب﴾

(آ)

(1) آپ کے سوالات اوراُن کا حل: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چاٹگامی صاحب:
ناشر: اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی: اشاعت: اپریل 2017ء۔
(2) آپ کے مسائل کا حل: حضرت مولانا مفتی محمد صاحب:
ناشر: الحجاز کراچی: اشاعت 1426ھ:
(3) آپ کے مسائل اوراُن کا حل: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ۔
ناشر: مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن ایم اے جناح روڈ کراچی: اشاعت: مئی 2011ء۔
(4) آپ کے مسائل اوراُن کا حل: حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ:
ناشر: مکتبہ شامزئی کراچی: اشاعت: دسمبر 2013ء۔
(5) آئینہ مذہبِ شیعہ: ڈاکٹر ناصر بن عبداللہ بن علی القفاری:
ناشر: مکتبہ آل البیت کراچی۔
(6) آفتابِ ہدایت رَدّ رفض وبدعت: مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین صاحبؒ دبیر:
ناشر: مکتبہ رشیدیہ ضلع جہلم۔
(7) آغا خان فاونڈیشن اور علماء کرام کا فتوی:
ناشر: مکتبہ اہل سنت دارالعلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ پشاور صدر پاکستان۔
(8) آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ابوسلمان فارسی:
ناشر: مکتبہ دعوت وارشاد کراچی۔
(9) آپ کے مسائل اوراُن کا حل: ابوالحسن مبشر احمد ربانی:

ناشر:مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور:اشاعت:2004ء۔

(الف)

(1) المسائل المهمه فیما ابتلت به العامة:مفتی محمد جعفر علی رحمانی صاحب:

ناشر:جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا:اشاعت 2014ء۔

(2) اثنا عشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی:

ناشر:مکتبہ حسینیہ:اشاعت:2011ء۔

(3) ارشاد المفتین :ولی کامل،فقیہ العصر،مفتی اعظم،شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ:

ناشر:مکتبۃ الحسن سٹریٹ اردو بازار لاہو:اشاعت ثانی:جنوری 2017ء۔

(4) السیف المسلول:علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ:

ناشر:فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان:اشاعت:نومبر 1979ء۔

(5) اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ عثمانیہ میانوالی پاکستان۔

(6) احکام شریعت:احمد رضا خان بریلوی:

ناشر:شبیر برادرز لاہور۔

(7) العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویه:احمد رضا خان بریلوی:

ناشر:رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

(8) امداد الفتاوی جدید مطوّل حاشیه:حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ نعمانیہ کوئٹہ۔

(9) اصلاحی مواعظ:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ۔

ناشر:مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن ایم اے جناح روڈ کراچی:

(10) احسن الفتاوی:فقیہ العصر،مفتی اعظم،حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

اشاعت اکیڈمی نیو دہلی انڈیا۔

(11) انوار الرشید: فقیہ العصر، مفتی اعظم، حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(12) اصلاحی خطبات: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر: میمن اسلامک پبلشرز: اشاعت 2013ء۔

(13) الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ: علامہ ابن تیمیہؒ:

ناشر: دار الکتاب العربی بیروت۔

(14) البلاغ المبین فی احکام رب العالمین اتباعِ خاتم النبیین: حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔

ناشر: صدیقی ٹرسٹ کراچی۔

(15) احکامِ میت: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد الحی عارفی صاحبؒ:

ناشر: ادارہ الفاروق کراچی۔

(16) اغلاط العوام: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر: زمزم پبلشرز کراچی: اشاعت: ستمبر 2003ء۔

(17) اسلام اور سیاست: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: اشاعت: ربیع الاوّل 1427ھ۔

(18) الحیلۃ الناجزہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر: دار الاشاعت کراچی: اشاعت: جون 2017ء۔

(19) اکفار الملحدین: امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن ایم اے جناح روڈ کراچی: اشاعت: ستمبر 2003ء۔

(20) اسلامی فقہ: حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب:

ناشر: پروگریسو بکس لاہور: اشاعت: مارچ 2012ء۔

(21) ادیان کی جنگ دینِ اسلام یا دینِ جمہوریت: حضرت مولانا عاصم عمر صاحب:

ناشر: نور پبلیکشن: اشاعت: شوال 1434ھ۔

(22)امام مہدی کے دوست و دشمن: حضرت مولانا عاصم عمر صاحب:

ناشر: الحجرہ پبلیکیشن: اشاعت: مئی 2010۔

(23)امـــدادالاحـــکـــام: حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی صاحبؒ و حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلوی صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ دارالعلوم کراچی: اشاعت: اگست 2017ء۔

(24)المجموع شرح المهذب: الامام ابواسحاق ابراہیم علی بن یوسف الشیرازیؒ:

ناشر: دارالکتب العلمیۃ بیروت: اشاعت: 1971ء۔

(25)امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ حیات و خدمات: پروفیسر محمد عبدالحی فاروقی صاحب:

ناشر: ادارہ تحقیقات اہل سنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور: اشاعت: جنوری 2009ء۔

(26)ارشاداتِ مجدد الف ثانیؒ: شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۂ اسلامیات، انارکلی لاہور: اشاعت: اگست 1996ء۔

(27)اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة اصحاب الجحيم: حضرت مولانا علامہ ابن تیمیہؒ:

ناشر: دارالفکر بیروت: اشاعت: 2003ء۔

(28)اسلامی تہذیب و تمدن: حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ:

ناشر: ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور: اشاعت: 1980۔

(29)اشرف الفتاوی: حضرت مولانا مفتی عبیداللہ صاحب و حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرف صاحب:

ناشر: مَعْهَدُاُمِّ القرىٰ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور:

(30)امامت کے احکام و مسائل: حضرت مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب:

ناشر: مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور (یوپی): اشاعت: 2013ء۔

(31)اتحادی فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب:

ناشر: خادم اہلسنت محمد یعقوب ناظم مکتبہ عثمانیہ ہرنولی (میانوالی)۔

(32)افتراقِ اُمت شیعہ وسنی:علامہ محبّ الدین مصری:

ناشر:مکتبہ اشرفیہ:اشاعت:اپریل:1983ء۔

(33)اسلام اور جدید معاشی مسائل:حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر:ادارہ اسلامیات پبلشرز:اشاعت:جون 2008۔

(34)ایران اور عالم اسلام:تصویر کا دوسرا رُخ۔

(35)اعظم طارق شہیدؒ نمبر۔

(ب)

(1)باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:فقیہ العصر،امام ربانی محدّث دوراں،افقہ زماں،حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

ناشر:دارالکتاب ناشران وتاجران کتب غزنی اسٹریٹ لاہور:اشاعت:اگست 2012ء۔

(2)بوادر النوادر:حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ ابن عباس تخت بھائی مردان۔

(3)بہشتی زیور:حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر:کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔

(4)بہار شریعت:صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی:

ناشر:مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران کراچی:اشاعت:مئی 2012ء:

(پ)

(1)پانچواں مُحاضرۂ علمیّہ بر موضوع رَدِّ شیعیت:حضرت مولانا محمد جمال صاحب:

اشاعت:1415ھ:

(2)پیغام قرآن:جلد 2:امام اہل سنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

ناشر:ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ:ایڈن براء:اشاعت:اگست 2010ء۔

(3)پیغام قرآن:جلد 3:امام اہل سنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

ناشر: ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ: اٹین براء: اشاعت: فروری 2011ء۔

(ت)

(1) تحفہ جعفریہ: محمد علی نقشبندی:

ناشر: مکتبہ نوریہ حسنیہ لاہور: اشاعت: مئی 2011ء۔

(2) توہین صحابہؓ کا شرعی حکم: حضرت مولانا ساجد خان اتلوی:

ناشر: مکتبہ عثمانیہ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی:

(3) تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات: حافظ زبیر علی زئی:

ناشر: مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور: اشاعت: مئی 2010ء۔

(4) تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2021ء۔

(5) تحفہ محرم الحرام: مولانا محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی صاحب:

ناشر: دار المطالعہ نعیمیہ لائبریری ضلع سہارن پور: اشاعت: ستمبر 2018ء۔

(6) تفسیر معالم العرفان فی دُروس القرآن: حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ: اشاعت: جنوری 2012ء۔

(7) تالیفاتِ رشیدیہ: فقیہ العصر، قطب الارشاد، امام ربانی، محدث دوراں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ:

ناشر: ادارہ اسلامیات لاہور: اشاعت: تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم: 1992ء۔

(8) تاریخی دستاویز: مؤرخ اسلام حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

ناشر: شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہؓ پاکستان: اشاعت: نومبر 1995ء۔

(9) تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2014ء۔

(10) تهذيب التهذيب: علامہ ابن حجر العسقلانی صاحبؒ:

ناشر: دار صادر بیروت۔

(11)تفسیر معارف الفرقان:حضرت مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب:

(12)تاریخ شیعیت:ابومحمد مولانا ثناءاللہ سعدشجاع آبادی صاحب:

ناشر:خلافت راشدہ اکیڈمی خیرپور سندھ:

(13)تحریف قرآن:حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

ناشر:سنی اکیڈمی، جامعہ اہل سنت تعلیم النساء چکوال:اشاعت:جون 2011ء۔

(14)تفسیر بیان القرآن:حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر:تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، کراچی، پاکستان:اشاعت:اکتوبر 2001ء۔

(15)تفسیر مظہری:اردو:حضرت علامہ قاضی محمد ثناءاللہ عثمانی مجدّدی پانی پتی صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان۔

(16)تفسیر جواہر القرآن:شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ:

ناشر:کتب خانہ رشیدیہ،مدینہ مارکیٹ راولپنڈی۔

(17)تفهيم المسائل:پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب:

ناشر:ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور:اشاعت:جنوری:2013ء۔

(18)تفسیر ابن کثیر اُردو:رئیس المفسرین حافظ عمادالدین ابوالفداء ابن کثیر صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ جویریہ اردو بازار لاہور:

(19)تلخيص فتاوی نظاميه:علامہ مفتی محمد رکن الدین نظامی انواری:

ناشر:فضیلت جنگ اکیڈمی کولہار،ضلع بیجاپور،کرناٹک:اشاعت:2020ء۔

(ث)

(1)ثمينة الفتاوی:شیخ القرآن حضرت مولانا محمد یعقوب شرودی دیوبندی صاحبؒ:

ناشر:شعبۂ نشرواشاعت جامعہ رشیدیہ تدریس القرآن سرکی روڈ کوئٹہ:اشاعت:2004ء۔

(ج)

(1)جواہرات حیدری:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ۔

(2) جدیدفقہی مسائل: حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب:

ناشر: زمزم پبلشرز کراچی: اشاعت: اپریل 2012ء۔

(3) جواھر الفقہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ دارالعلوم کراچی: مئی 2018ء۔

(4) جدید معاملات کے شرعی احکام: حضرت، مولانا، مفتی احسان اللہ شائق صاحب:

ناشر: دارالاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی: اشاعت: فروری 2007ء۔

(5) جواھر الفتاوی: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چاٹگامی صاحبؒ:

اشاعت: اگست 2011ء۔

(6) جامع الفتاوی: حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحبؒ:

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: اشاعت: رجب المرجب 1438ھ۔

(7) امدادالمفتین جامع: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: اگست 2018ء:

(ح)

(1) حسینۃ الفتاوی: شیخ القرآن، حضرت مولانا محمد یعقوب شرودی دیوبندی صاحبؒ:

ناشر: شعبۂ نشرواشاعت جامعہ رشیدیہ تدریس القرآن سرکی روڈ کوئٹہ: اشاعت: اکتوبر 2002ء۔

(2) حبیب الفتاویٰ: حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی:

ناشر: مکتبہ طیبہ دیوبند، یُو پی: اشاعت: ستمبر 2020ء۔

(3) حقیقی دستاویز: مولانا ابوالحسنین ہزاروی صاحب:

ناشر: حضارالتحقیقات اسلامی پاکستان:

(4) حلال وحرام کے احکام: بحرالعلوم حضرت مولانا فتح محمد صاحب لکھنویؒ:

ناشر: زمزم پبلشرز کراچی: اشاعت: جنوری 2014ء۔

(5) حاشیہ علی مراقی الفلاح: سید احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الحنفیؒ:

ناشر: مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر: اشاعت: 1937ء۔

(6) حلال وحرام: حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب:

ناشر: زمزم پبلشرز کراچی: اشاعت: مئی 2015ء۔

(7) حرمین کی پکار: وقاص حسن خان صاحب:

ناشر: ادارہ دفاع حرمین شریفین: اشاعت 2011ء۔

(خ)

(1) خطبات جمعہ: حضرت مولانا صوفی محمد اقبال قریشی صاحب:

ناشر: ادارہ تالیفا ناشرفیہ ملتان: اشاعت: شعبان المعظم: 1430ھ۔

(2) خطبات حیدری: جلد 2: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

ناشر: گوشۂ علم وادب: اشاعت: اکتوبر 2004ء۔

(3) خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا: حضرت مولانا محمد عبد المعبود صاحب:

ناشر: مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

(4) خیر الفتاوی: حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ ودیگر مفتیانِ خیر المدارس:

ناشر: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(5) خطبات حکیم العصر: حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ لاہور: اشاعت: ذوالحجہ 1434ھ:

(6) خصوصیات ماہِ محرم الحرام ویوم عاشوراء: حضرت مولانا مفتی سراج الحق سعادتی میواتی صاحب:

(7) خمینیت حصر حاضر کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحب:

ناشر: بیت التوحید کالونی کراچی:

(8) خزینۃ الفقہ: حضرت مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی مظاہری:

ناشر: جامعۃ الفلاح دار العلوم الاسلامیہ ضلع ارریا بہار، الہند: اشاعت: 2005ء۔

(د)

(1) دینی دستر خوان: الحاج حضرت عبدالقیوم مہاجر مدنی صاحبؒ:

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(2) دفاعِ صحابہؓ اور علمائے دیوبند: حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب:

ناشر: مکتبہ عمرو بن العاصؓ: اشاعت: نومبر 2011ء۔

(3) دینی مسائل اور اُن کا حل: حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری:

ناشر: المرکز العلمی للنشر و التحقیق مراد آباد: اشاعت: اپریل: 2013ء۔

(ذ)

(1) ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ:

ناشر: لقمان اللہ میر اینڈ برادرز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ: طبع سوئم۔

(ر)

(1) روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2016ء۔

(2) ردِّ روافض: شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

ناشر: مدنی کتب خانہ گلپت روڈ لاہور۔

(ز)

(1) زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2016ء۔

(س)

(1) سیر اعلام النبلاء: امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعیؒ:

ناشر:دارالفکر للطباعہ والنشروالتوزیع۔

(2) سبیل الفلاح والوشاح:علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار الشنبلالی الحنفیؒ :

ناشر:بیروت۔

(3) سبائی سبز باغ:عزیزاحمد صدیقی صاحب:

اشاعت 1992ء۔

(4) سوال و جواب:صاحبزادہ مولانا قاری عبدالباسط صاحب:

ناشر:دارالاشاعت اردوبازارایم اے جناح روڈ کراچی:اشاعت:اگست 2006ء۔

(5) سیرتِ مصطفیٰ ﷺ:جدیدایڈیشن:حضرت مولانا محمدادریس صاحب کاندھلویؒ۔

ناشر:کتب خانہ مظہری:گلشن اقبال کراچی۔

(ش)

(1) شیعیت کا اصلی روپ:غلام محمد ولد مرحوم الحذ نہ میمن:

ناشر:مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

(2) شمیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء:مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کاندھلوی صاحب:

ناشر:شمع بک ایجنسی:اشاعت:1998ء۔

(3) شیعہ مذہب کے چالیس مسائل:امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکورفاروقی لکھنوی صاحبؒ:

ناشر:شعبہ نشرواشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی:

(4) شانِ صحابہؓ:حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ:

ناشر:ادارہ اسلامیات کراچی:اشاعت:اکتوبر 2003ء۔

(5) شرح ملا مسکین:حضرت مولانا محمد الفراھی ،الھروی المعروف ملا مسکینؒ:

اشاعت:1936ء۔

(6) شیعہ سنی اختلافات حقائق کے آئینہ میں: قائد اہل سنت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(ص)

(1)صغیری شرح منیۃ المصلی:حضرت مولانا ابراہیم بن محمد بن ابراھیم حلبیؒ:
مطبع دہلی۔

(ض)

(1)ضربِ حیدری:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:
ناشر:مکتبہ شہید اسلام اسلام آباد:اشاعت:دسمبر 2010ء۔

(ع)

(1)عقائد الاسلام:حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحبؒ:
ناشر:مکتبہ یادگارِ شیخ اردو بازار لاہور:اشاعت:محرم 1431ھ۔
(2)عادلانہ دفاع:حضرت مولانا نور الحسن بخاری صاحبؒ:
ناشر نوید پبلشرز اردو بازار لاہور:اشاعت دوئم:2002ء۔
(3)عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:مفتی اعظم،عارف باللہ،حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی صاحبؒ:
ناشر:دارالاشاعت کراچی:اشاعت:دسمبر 2010ء۔
(4)عقائد جعفریہ: محمد علی نقشبندی:
ناشر:مکتبہ نوریہ حسنیہ لاہور:
(5)عبقات:حضرت مولانا ڈاکٹر علاّمہ خالد محمود صاحبؒ:
ناشر محمود پبلیکز اسلامک ٹرسٹ لاہور۔
(6)عظمت وشانِ صحابہؓ:عبداللہ عبدالقادر التلید ی:
ناشر:مکتبہ مکتبہ خلیل اُردو بازار لاہور:اشاعت:اکتوبر 2004ء۔
(7)عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا:مفتی محمد انعام الحق قاسمی:
ناشر:بیت العمار کراچی:اشاعت:2017ء۔

(غ)

(1) غسل کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا:مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر:بیت العمار کراچی:اشاعت:2017ء۔

(2) غُنية الطالبین: شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

(3) غیر مسلم معاشرہ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے روابط:مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

(ف)

(1) فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں: شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی صاحب:

ناشر:ادارہ اسلامیات لاہور:اشاعت:جون 2008ء۔

(2) فرقِ باطلہ اور اُن کا شرعی حکم:مفتی میاں محمد عمر فاروق کافرمان:

ناشر:بکلمۃ الحق پاکستان:اشاعت:2014ء۔

(3) فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب:

ناشر:حجۃ الاسلام اکیڈمی،دارالعلوم دیوبند:اشاعت:2021ء۔

(4) فتاوی دینیہ:حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب:

ناشر:جامعہ حسینیہ راندیر ضلع سورت، گجرات،انڈیا:اشاعت:2013ء۔

(5) فتاوی فلاحیہ:حضرت مولانا مفتی احمد بن ابراہیم بیمات صاحبؒ:

ناشر حافظ احمد بن مفتی احمد بیمات:اشاعت:2015ء۔

(6) فتاویٰ عبدالغنی:حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحبؒ:

ناشر:حضرت مفتی احمد دیولوی صاحب:

(7) فتاوی نذیریہ:مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی:

ناشر:اہل حدیث اکادمی لاہور:اشاعت:1971ء۔

(8) فتاوی اصحاب الحدیث:جلد 1:فضیلۃ الشیخ ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد:

ناشر:مکتبہ اسلامیہ:اشاعت:جون:2007ء۔

(9) فتاوی اصحاب الحدیث:جلد2:فضیلۃ الشیخ ابومحمد حافظ عبدالستارالحماد:

ناشر:مکتبہ اسلامیہ:اشاعت:جنوری:2009ء۔

(10) فتاوی صراط مستقیم:مولانا محمود احمد میرپوری:

ناشر:مکتبہ قدوسیہ اردو بازارلاہور۔

(11) فتاوی بریلی شریف:مولانا محمد عبدالرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی:مرکزی دارالافتاء بریلی شریف۔

ناشر:شبیر برادرز اُردو بازارلاہور:اشاعت:2002ء۔

(12) فتاوی حصاریة و مقالات علمیّہ:محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری:

ناشر:عبداللطیف ربانی مکتبہ اصحاب الحدیث اردو بازارلاہور:اشاعت:2012ء۔

(13) فتاوی ثنائیہ:شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری:

ناشر:ادارہ ترجمان السنۃ لاہور:اشاعت:فروری:1972ء۔

(14) فتاوی علمائے حدیث:ابوالحسنات علی محمد سعیدی:مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال مغربی پاکستان:

ناشر:مکتبہ سعیدیہ خانیوال:اشاعت:مارچ:1973ء۔

(15) فتاوی اہلحدیث:مجتہد العصر،حافظ عبداللہ محدث روپڑی:

ناشر:ادارہ احیاءالسنۃ النبویہ سرگودھا:اشاعت:جنوری:1973۔

(16) فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی:

ناشر:علمی اکیڈمی دستگیر کالونی فیڈرل بی ایریا کراچی:اشاعت:1989ء۔

(17) فتاوی نذیریہ:حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی:

ناشر:اہل حدیث اکادمی لاہور:اشاعت:1913ء۔

(18) فتاوی ثنائیہ مدنیة:شیخ الحدیث،حافظ ثناءاللہ مدنی:

ناشر:دارالارشاد لاہور۔

(19) فتاوی علمیہ:حافظ زبیر علی زئی:

ناشر:محمد سرور عاصم:اشاعت:اکتوبر2009ء۔

(20) فتاوی عباد الرحمٰن: مفتی عبدالرحمٰن ملاخیل صاحب:

مطبع: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی۔

(21) فرقہ واریت کیا ہے:

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ناموس صحابہؓ۔

(22) فتاوی قاسمیہ: حضرت مولانا مفتی شبیر احمد القاسمی صاحب:

ناشر: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ:

(23) فتاوی محمودیہ: فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ:

ناشر: ادارہ الفاروق کراچی۔

(24) فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: مفتی اعظم، عارف باللہ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان۔

(25) فقہی ضوابط: حضرت مولانا مفتی اسامہ پالن پوری ڈینڈ رولوی صاحب:

ناشر: مکتبہ عزیزیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی: اشاعت: مارچ 2020ء۔

(26) فتح الجواد: حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب۔

(27) فتاوی دارالعلوم زکریا: حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحبؒ:

ناشر: زم زم پبلشرز کراچی: اشاعت: جون 2016ء۔

(28) فقہ جعفریہ: محمد علی نقشبندی:

ناشر: مکتبہ نوریہ حسنیہ لاہور۔

(29) فتاوی واحدی المعروف بیاض واحدی: مفتی عبدالواحد سیتانی سندھیؒ:

ناشر: مکتبہ حقانیہ کاسی روڈ کوئٹہ۔

(30) فیوضاتِ حسنیہ: خواجۂ خواجگان، غوث زمان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگؒ:

ناشر: مکتبہ حسنیہ مجددیہ ضلع لیہ۔

(31) فتاوی رشیدیہ: فقیہ العصر، قطب الارشاد، امام ربانی محدّث دوراں، افقہ زماں، حضرت مولانا رشید

احمد گنگوہی صاحبؒ:

ناشر:مؤتمرالمصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

(32)فتاوی نظامیہ:حضرت مولانا انواراللہ بن شجاع الدین بن قاضی سراج الدین عمر حنفی صاحبؒ:

ناشر:سلسلہ اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن۔

(33)فتاوی السبکی:الامام ابی الحسن تقی الدین علی ابن عبدالکافی السبکیؒ:

ناشر:دارالجیل بیروت۔

(34)فتاوی مظاہر علوم المعروف بہ فتاوی خلیلیہ:حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ:

ناشر:مکتبۃ الشیخ کراچی:

(35)فتاوی النوازل:الفقیہ ابی اللیث السمرقندی حنفی صاحبؒ:

ناشر:میر محمد کتب خانہ کراچی۔

(36)فتاوی مفتی محمودؒ ج1:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت ہفتم جدید:مارچ 2010ء۔

(37)فتاوی مفتی محمودؒ ج2:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت پنجم جدید:جنوری 2011ء۔

(38)فتاوی مفتی محمودؒ ج3:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت پنجم تخریج شدہ:جنوری 2014ء۔

(39)فتاوی مفتی محمودؒ ج4:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت سوم:مئی 2008ء۔

(40)فتاوی مفتی محمودؒ ج5:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت پنجم:تخریج شدہ:جنوری 2015ء۔

(41)فتاوی مفتی محمودؒ ج6:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت پنجم جدید:ستمبر 2012ء☆

(42)فتاوی مفتی محمودؒ ج7:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت جدید:جنوری 2013ء۔

(43) فتاوی مفتی محمودؒ ج 8:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت دوم: جون 2008ء☆

(44) فتاوی مفتی محمودؒ ج 9:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت دوم:اگست 2009ء☆

(45) فتاوی مفتی محمودؒ ج 10:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت:مارچ 2008ء☆

(46) فتاوی مفتی محمودؒ ج 11:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت:نومبر 2008ء☆

(47) فتاوی مفتی محمودؒ ج 12:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت:جنوری 2017ء☆

(48) فتاوی مفتی محمودؒ ج 13:مفکر اسلام،شیخ الحدیث،حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ:

اشاعت:مارچ 2017ء☆

(49) فتاوی بینات:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ۔

ناشر:مکتبہ بینات جامعۃ العلوم اسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی:اشاعت:اکتوبر 2006ء۔

(50) فتاوی رحیمیہ:حضرت مولانا حافظ قاری مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری صاحبؒ:

ناشر:دارالاشاعت کراچی:اشاعت:مارچ 2009ء۔

(51) فتاوی حقانیہ:شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ:

ناشر:جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک:اشاعت:اگست 2018ء۔

(52) فتاوی فریدیہ:شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فرید صاحبؒ:

ناشر:مولانا خواجہ حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی:اشاعت:جون 2018ء۔

(53) فتاوی سکھروی:حضرت مولانا عبدالحکیم سکھروی صاحبؒ:

ناشر:مکتبۃ الاسلام کراچی:اشاعت:دسمبر 2013ء۔

(54) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 1: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: اکتوبر 2015ء۔

(55) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 2: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: اکتوبر 2015ء۔

(56) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 3: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: جنوری 2016ء۔

(57) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 4: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: جنوری 2019ء۔

(58) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 5: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: جنوری 2019ء۔

(59) فتاویٰ دارالعلوم کراچی: جلد 6: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: ادارۃ المعارف کراچی: اشاعت: اپریل 2019ء۔

(60) فقہی مقالات: جلد 1: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر: میمن اسلامک پبلشرز: اشاعت: 2017ء۔

(61) فقہی مقالات: ج4 حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر: میمن اسلامک پبلشرز: اشاعت: 2015ء۔

(62) فقہی مقالات: جلد6: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر: میمن اسلامک پبلشرز: اشاعت: 2015ء۔

(63) فتاویٰ جدید فقہی مسائل: فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ:

ناشر: دارالمعارف ملتان: اشاعت: اگست 2015ء۔

(64) فتاویٰ شیخ الاسلام:

ناشر محمد ریاض درانی: مطبع: اشتیاق اے مشتاق پریس لاہور: اشاعت دوم: جولائی 2015ء۔

(65) فتاویٰ عالمگیریہ: اُردو: حضرت مولانا الشیخ نظام صاحبؒ وجماعۃ من علماء العلام۔

ناشر:دارالاشاعت کراچی:اشاعت:ستمبر 2001ء۔

(66) فتاوی دارالعلوم دیوبند:یعنی امداد المفتین کامل:حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ۔

ناشر:دارالاشاعت اردو بازار،ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان:طباعت مئی 2001ء۔

(67) فتاوی عثمانی:حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب:

ناشر:مکتبہ معارف القرآن کراچی:اشاعت:جنوری 2012ء۔

(68) فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت:امام اہل سنت،حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

ناشر:خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ:اشاعت:فروری 2013ء۔

(69) فتاوی سہولیہ:حضرت مولا مفتی محمد سہول عثمانی بھاگلپوری صاحب:

ناشر:دارالسہول نارتھ ناظم آباد کراچی:اشاعت 2016ء۔

(70) فتاوی ختم نبوت:حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ:

ناشر:عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی:اشاعت:اگست 2014ء۔

(71) فتاوی بینات:ترتیب وتخریج:رفقاء دارالافتاء:

ناشر:مکتبہ بینات جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی:اشاعت:اکتوبر 2006ء۔

(72) فتاوی عزیزی:مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

ناشر:ایچ ایم سعید کمپنی کراچی:اشاعت:1387ھ۔

(73) فتاوی عثمانیہ:شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب:

ناشر:ادارہ العصر اکیڈمی پشاور:اشاعت:دسمبر 2018ء۔

(74) فتاوی دیداریہ:حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری:(بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور)

ناشر:مکتبہ العصر کریالہ،جی ٹی روڈ گجرات:اشاعت:1428ھ۔

(75) فتاوی نوریہ:شیخ الحدیث،فقیہ اعظم،مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ صاحب النعیمی القادری(بانی دارالعلوم فریدیہ بصیر پور):

ناشر:شعبہ تصنیف وتالیف دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور،ضلع اوکاڑہ:اشاعت پنجم:اگست 2003ء۔

(76) فتاویٰ مفتی اعظم: حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی صاحب:

ناشر: امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر، بریلی شریف (یو، پی): اشاعت 2014ء۔

(77) فتاویٰ مسعودی: فقیہ الہند، حضرت مولانا محمد مسعود شاہ محدث دہلوی:

ناشر: سرہند پبلی کیشنز کراچی: اشاعت: 1987ء۔

(78) فتاوی نعیمیہ: صاحبزادہ اقتدار احمد خان بدایونی نعیمی:

(79) فتاوی غوثیہ: حضرت مولانا محمد امتیاز القادری:

(80) فتاویٰ افریقہ: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی:

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد: اشاعت: اگست 2004ء۔

(81) فتاوی مہریہ: مجدد دین وملت، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی صاحب:

ناشر: گولڑہ شریف: اشاعت: جولائی 2010ء۔

(82) فتـاوی اتـراکھنڈ: مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی: خلیفہ حضور تاج الشریعہ نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خان کاشہ پور اتراکھنڈ۔

(83) فتاویٰ ارشادیہ: تاج المحدثین، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رام پوری:

اشاعت: اپریل 2000ء۔

(84) فتاویٰ بریلی شریف: تاج الشریعہ، حضرت العلام، مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری، استاد الفقہاء، حضرت علامہ مفتی قاضی محمد عبدالرحیم بستوی:

ناشر: زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور: اشاعت: 2004ء۔

(85) فتاویٰ فقیہ ملت: فقیہ ملت، حضرت، علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی:

ناشر: شبیر برادرز اردو بازار لاہور: اشاعت: 2005ء۔

(86) فتاویٰ فیض الرسول: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی، صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہل سنت فیض ناشر: شبیر برادرز لاہور:

(87) فتاویٰ مرکز تربیت افتاء: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی (صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول)

ناشر:فقیہ ملت اکیڈمی دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج بستی:اشاعت:2014ء۔

(88)فتاوی مظہریہ: شیخ الاسلام،مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ:

ناشر:ادارہ مسعودیہ کراچی:اشاعت:1999ء۔

(89)فتاوی بدرالعلماء:حضرت مولانا بدرالدین احمد صدیقی:

ناشر:رضا اکیڈمی:اشاعت:اکتوبر:2015ء۔

(90)فتاوی شرعیہ:استاذ العلماء مفتی محمد فضل کریم رضوی حامدی(خلیفہ حجۃ الاسلام حامد رضا خان)

ناشر:شبیر برادرز اردو بازار لاہور:اشاعت:جنوری2013ء۔

(91)فتاوی علیمیہ:محقق عصر،تاج الفقہاء،مفتی محمد اختر حسین قادری(استاذ فقہ و معقولات وصدر شعبہ افتاء دارالعلوم علیمیہ)

ناشر:شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔

(92)فتاوی بھکھی شریف: حضرت حافظ الحدیث والقرآن،مفتی اعظم پاکستان،حضرت پیر سید محمد جلال الدین مشہدی(حضرتِ اعلیٰ درگاہ مقدسہ جلالیہ بھکھی شریف)

ناشر:جلالیہ پبلی کیشنز۔

(93)فتاوی خلیلیہ:محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری:

ناشر:ضیاء القرآن پبلی کیشنز:اشاعت:ستمبر2011ء۔

(94)فتاوی اجملیہ: اجمل العلماء،حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری،رضوی،سنبھلی:

ناشر:شبیر برادرز اردو بازار لاہور:اشاعت:فروری:2005ء۔

(95)فتاوی ضیاء العلوم:حضرت علامہ مفتی محمد خورشید مصطفیٰ وحضرت علامہ مفتی ذوالفقار احمد رضوی وحضرت علامہ محمد شکیل احمد تحسینی:

ناشر:جامعہ تحسینیہ ضیاء العلوم نورانی مرکز کانکر ٹولی بریلی شریف تحسینی فاؤنڈیشن چک محمود تحسینی نگر پرانا شہر بریلی شریف:

(96)فتاوی امجدیہ:صدرالشریعہ،حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی:

ناشر:دارالعلوم امجدیہ مکتبہ رضویہ،آرام باغ روڈ کراچی:اشاعت:1997ء۔

(97)فتاوی بحرالعلوم: بقیۃ السلف ،حجۃ الخلف ،بحرالعلوم،حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی:

ناشر:شبیر برادرز لاہور:اشاعت:اپریل 2010ء۔

(98) فتاوی مصطفویہ:شہزادۂ اعلیٰ حضرت،امام الفقہاء،مفتی اعظم ہند،حضرت علامہ مصطفیٰ رضا قادری نوری:

(ق)

(1) قہرِ خداوندی بر گستاخانِ اصحاب نبی ﷺ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی:

ناشر:الہادی للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور۔

(2) قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر:بیت العمار کراچی:اشاعت:2016ء۔

(ک)

(1) کتاب المسائل:مفتی محمد سلمان منصور پوری:

ناشر:المرکز العلمی للنشر والتحقیق لال باغ مرادآباد:اشاعت:اپریل 2018ء۔

(2) کفایت المفتی:مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ:

ناشر:ادارہ الفاروق شاہ فیصل کالونی کراچی۔

(3) کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات:مولانا مفتی عبد الشکور قاسمی صاحبؒ:

ناشر:بیت السلام کراچی لاہور:اشاعت:اکتوبر 2008ء۔

(4) کتاب الفتاوی:حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب:

ناشر:زمزم پبلشرز کراچی:اشاعت:اکتوبر 2013ء۔

(5) کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ:الامام الحافظ المحدّث ابی بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب البغدادیؒ:

ناشر:دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

(6) کتاب النوازل :حضرت،مولانا،مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب:

ناشر:دار الاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی:اشاعت:جون 2016ء۔

(7) کتاب المسائل:مولانا،مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب:

ناشر:دارالاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی:اشاعت:مئی 2016ء۔

(8) کتاب الفتاوی:حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب:

ناشر:مکتبہ نعیمیہ دیوبند:اشاعت:2014ء۔

(م)

(1) معارف وحقائق:شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ:

ناشر:اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی:

(2) مکتوبات امام ربانی:شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

ناشر:اسلامی کتب خانہ لاہور۔

(3) مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی:اُردو:حضرت مولانا محمد عبدالحیؒ لکھنوی فرنگی محلّی صاحبؒ:

ناشر:قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(4) میت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر:بیت العمار کراچی:اشاعت:2016ء۔

(5) مظاہر حق جدید:شرح:مشکوۃ شریف اردو:حضرت مولانا علامہ محمد قطب الدین خان دہلویؒ:

ناشر:دارالاشاعت:اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی:اشاعت:مارچ 2010ء۔

(6) مکاشفة القلوب:حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ عمر فاروقؓ اُردو بازار قصہ خوانی پشاور:اشاعت:2017ء۔

(7) مثالی ماں:جناب محمد حنیف صاحب:

ناشر:مکتبہ بیت العلم کراچی:اشاعت:جولائی 2018ء۔

(8) مسائل رفعت قاسمی:حضرت مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب:

ناشر:مکتبہ عمر فارق رضی اللہ عنہ پشاور:اشاعت:جنوری 2016ء۔

(9) مفید الوارثین:حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحبؒ:

ناشر:ادارۂ اسلامیات کراچی:اشاعت:شوال 1434ھ۔

(10) معارف الصحابہؓ:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

ناشر:کلمۃ الحق پاکستان:اشاعت 2019ء۔

(11) مذاہب اربعہ میں توہینِ رسالت ﷺ اور توہینِ صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ:ڈاکٹر مفتی ثناءاللہ صاحب:

ناشر:مرکز البحوث الاسلامیہ مردان:اشاعت:دسمبر 2016ء۔

(12) معیارِ صحابیت:ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحبؒ:

ناشر:محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ لاہور:اشاعت:2018۔

(13) مقالات حجۃ الاسلام:حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ:

ناشر:ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان:اشاعت:شوال المکرم 1441ھ:

(14) محقق و مدلل جدید مسائل:حضرت مولانا مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب:

ناشر:جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندربار مہاراشٹر:اشاعت:2015ء۔

(15) منتخبات نظام الفتاوی:حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمی صاحبؒ:

ناشر:ایفا پبلیکیشنز نئی دہلی:اشاعت:مارچ 2013ء۔

(16) محمود الفتاویٰ:حضرت مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب:

ناشر:مکتبہ محمودیہ محمود نگر، ڈابھیل، گجرات:

(17) مجموعۃ الفتاوی اردو:ابی الحسنات مولانا محمد عبدالحیٔ فرنگی محلی لکھنوی صاحبؒ:

ناشر:ایم اے سعید کمپنی کراچی:

(18) معین الفتاوی:حضرت مولانا محمود حسن ہزاروی اجمیری صاحبؒ:

ناشر:جامعہ حسینیہ راندیر، سورت، گجرات، انڈیا:اشاعت:2017ء۔

(19) معارف القرآن:حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:

ناشر:مکتبہ معارف القرآن کراچی:اشاعت:نومبر 2018ء۔

(20) معارف القرآن:حضرت مولانا الحافظ محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ:

ناشر:مکتبۃ الحسن:اشاعت:اپریل 2009ء۔

(م)

(1) نجم الفتاوی: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب:

ناشر: شعبۂ نشر و اشاعت دار العلوم یاسین القرآن نارتھ کراچی: اشاعت: 2016ء۔

(2) نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2015ء۔

(3) نوادر الفقه: حضرت، مولانا، مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ:

ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی: اشاعت: 25 نومبر 2014ء۔

(4) نفع المفتی و السائل: حضرت مولانا محمد عبد الحی لکھنوی صاحبؒ:

ناشر: قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(و)

(1) وضو کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: مفتی محمد انعام الحق قاسمی:

ناشر: بیت العمار کراچی: اشاعت: 2017ء۔

(2) وقار الفتاوی: مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی:

ناشر: بزم وقار الدین، مدنی مدرسہ ضیاء القرآن، متصل جامع مسجد گلفشاں بلاک نمبر 4، گلستان مصطفیٰ کراچی:

اشاعت: مئی: 2008ء۔

پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی اپنائیں

(جلد اوّل)

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس سے وضو، غسل اور نماز سنت کے مطابق سیکھی جاسکتی ہے، اور حضور اکرم ﷺ کے وضو، غسل اور نماز کا جو پورا نقشہ ہے معلوم ہوسکتا ہے۔ اس کتاب میں رسول اکرم ﷺ کے وضو، غسل اور نماز کا مکمل نقشہ مستند ذخیرۂ کتب سے جمع کیا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ تعالیٰ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے
وہ نہ پہنچے گا کبھی اللہ تعالیٰ تک
راہِ سنت پہ نہ ہو جس کا قدم

پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی اپنائیں

(جلد دوم)

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں حضور اکرم ﷺ کے کھانا کھانے، دعوتِ طعام، پھلوں و میوں، پانی پینے، لباس پہننے، سونے اور بیدار ہونے، بال رکھنے، ناخن کاٹنے، عطر اور سرمہ لگانے، انگوٹھی پہننے، مہندی لگانے سے متعلق سنتیں اور ہدایات مستند ذخیرۂ کتب سے جمع کیا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ تعالیٰ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے
وہ نہ پہنچے گا کبھی اللہ تعالیٰ تک
راہِ سنت پر نہ ہو جس کا قدم

دفاعِ

سپاہ صحابہؓ

(جلداوّل)

یہ کتاب سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کے لئے بہترین توشہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں..... کچھ اپنوں اور کچھ غیروں کی طرف سے سپاہ صحابہؓ کے ذمہ داروں اورکارکنوں پر کئے جانے والے بے جاقسم کے اعتراضات کے شافی وکافی جوابات

سنسنی خیزانکشافات

شیعیت اور پاکستان

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں، ایرانی انقلاب کی حقیقت، قاتلوں اور دہشت گردوں کا سرپرست ایران ہے، ایران کے بنائے گئے اور ایران کیلئے کام کرنے والی شیعہ دہشت گرد تنظیمیں، تمام اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانے کیلئے برآمد کے طریقے اور منصوبے، پاکستان میں شیعہ کے دہشت گردی اور ظلم وستم اور ٹارگٹ کلنگ کے سنسنی خیز انکشافات، پاکستان میں موجود ایرانی سفارت خانے یا دہشت گردی کے اڈے؟ سنی اکثریت کے حقوق پر شیعہ اقلیت قابض کیوں ہے؟ زکوۃ کے قانون سے شیعوں کو استثناء کرنے کے نقصانات اور شرعی حکم، شیعہ کے کفریہ عقائد، وغیرہ وغیرہ۔

مجلس اقوام عالم کو بتاؤں کس طرح
میں نہیں عیسیٰ تو مردوں کو جگاؤں کس طرح
غدار (شیعیت) نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

دفاع صحابہؓ
اور
علمائے کرام کی
شرعی
ذمہ داریاں

اظہارِ حقیقت

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے قیمتی سرمایہ ہے، جس میں شیعیت کے حوالے سے مسلمانوں کے ذہنوں میں اُبھرنے والے اعتراضات اور شکوک وشبہات کو ختم کرنے کے کافی وشافی مدلل ومفصل جوابات اسلاف واکابرین کے مستند ذخیرۂ کتب سے جمع کر کے شیعیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا گیا ہے، جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

دنیا میں اگر رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباسِ خضر میں اکثر رہزن بھی ہوتے ہیں

:ربّــنــاتــقبّــل مــنّــاانّک انــت السّــمیــع الــعــلیــم:

:وتـــب عـــلیـــنـــاانّک انــت التّــوّاب الـــرّحیــم:

(ختم شد:جلد.....ہفتم)

(صفحات.....190)